باشندگان ومینشیا بسبب ایسے گروہ ایک مدت سے معرفت انکی ہوئی تہی اپنا حق سمجہے
تہی کامیاب ہوئی تہی بسبب مقامات تجارت پرتگیس کے آذر بیجرہ ڈانوکیلیکٹ کو اور
بہی ملاکا مثلاً مکاؤ وغیرہ اور کچھہ مقام بنگالہ مین بہی دوسری قومون ولایت فرنگستان نے
بہی قوم پرتگیس کے کامیاب ہونے سے انکا تتبع اختیار کیا اول اہل فرانچ اور چند روز بعد انگریزون
نے کشور ہند مین تجارت شروع کی ایک ہزار چھہ سو مین کچھہ لوگون نے بیچ شہر لندن کے کوٹہی
مہاجنی بنائی اور لقب انکا صاحبان گورنر با صاحبان کوٹہی مہاجنی لندن سوداگری ہندوستان و شرق
مشرقے مین سوداگری مقرر ہوا تہ مبداء کمپنی حال اور سلطنت انگریزی کا یہہ لوگ تہی اسکی پونجی ساٹہ
لاکہہ روپیہ کی اور اسمین دو سو پندرہ آدمیونکی شراکت تہی رئیس انمین ارل کمبرلینڈ تہا انصرام
کاربار اس کوٹہی مہاجنی یعنی کمپنی کا چوبیس صاحبان ذاتی رکہتا انتخاب ہوکر کرتے تہی جمع صاحبان
مال بر وقت ضرورت واسطے دریافت حال اپنے کاربار کے جمع ہوا کرتے تہی آرزو کمپنی کی شروع کچھہ
فتح تہی بلکہ مقصد انکا تجارت تہا یہہ لوگ سوداگر تہی اور اپنی گماشتون کو اطراف ہندوستان
مین بہیجتے تہی اونہون نے بسبب ضرر زیان اس بلاد اور بہی ان قومونکی جو دعوی
شراکت کا رکہتی تہی حکام کی اجازت لیکر بتدریج قلعہ تعمیر کئے اور اپنی محافظت کیلئے
فوج رکہی جہان جہان کہ انگریزون اور اہل فرانچ نے کوٹہیان بنائی شروع کین وہان قوم
پرتگیس نے اونسے مقابلہ کیا اول انگریزون نے اپنی کوٹہیان تجارت کی بیچ ہندوستان
کے سورت احمد آباد اور کمبایا مین مقرر کین ایک ہزار چھہ سو چوبیس مین جہانگیر نے
ایک فرمان انگریزون کو اس مضمون کا مرحمت کیا کہ آئندہ کو انگریز بنگالہ مین تجارت
کیا کرین تہی بوتن صاحب سے یہہ بات اسطرح حاصل ہوئی تہی جب بادشاہ دکہن مین
خیمہ زن تہی کہ اسکی ایک بیٹی کے کپڑون مین آگ لگی اور وہ بہت جل گئی ایک فرمان
شاہی بنام صاحبان کوٹہی سورت کے صادر ہوا کہ وہ کسی انگریز کو جو فن طبابت

سی خوب ماہر ہو بہیجین بوٹن صاحب وہان سی روانہ ہوئے اور انکا معالجہ موافق مراد ہوئی
دہ لڑکی اچہی ہو گئی بادشاہ نے ممنون ہو کر کہا کہ تم جس چیز کی مجہسے درخواست کرو
مین اوسی بیشک عطا کرونگا بوٹن صاحب نے اپنی لیئے کوئی چیز طلب نہ کی لیکن اسبات
کی درخواست دی کہ صاحبان انگریز صوبہ بنگالہ مین تجارت کیا کرین شاہنشاہ نے فرمایا
کردہ بلا عذر مین کوٹہی بنالین کاروبار کوٹہی بنگالہ کا چند روز تک کوٹہیون مدراس اور بمبئی
سی بہت کم تہا اور وہ نسبت انکی بہت چہوٹی تہی سن ١٦٩٨ ہوا تہا تو تین موضع
چیٹانٹی گووندپور اور کلکتہ شاہزادہ عظیم الشان نے انگریزون کو عطا کیا اگرچہ انگریز کے
کوٹہیان اس دیار مین روز بروز بڑہتی جاتی تہین لیکن چونکہ ایک دوسرے کوٹہی مہاجنون کے
مقابل پہلی کوٹہی کے کہڑی ہوئی تہی اسلئی کوٹہیون طرفین کو خوف بربادی کا تہا بعد
مقابلہ اور جہگڑے کے حصہ دار دونو کوٹہیون کے مل گئے اور سن ١٧٠٨ مین ایک کوٹہی
ہو گئی اور یہہ کوٹہی موسوم بکوٹہی سوداگران جو ولایت ہند مین تجارت کیا کرتے ہین مشہور ہوئی
انکی کوٹہیان بیچ صوبہ بنگالہ کے موضع چٹانٹی بلسورہ ڈہاکہ قاسم بازار ہوگلی مالدہ اراج محل
اور پٹنہ مین تہین سن ١٧٣٤ تک سوداگران مذکورین کو کئی دفعہ سندین بمیعاد چند
سال کے شاہ انگلستان نے مرحمت کین تہین لیکن اسی سال مین شاہ موصوف نے
انکی تجارت موقوف کروادی اگرچہ وہ پہر بہی بیس برس کے لیئے حاکم ہند مقرر ہوئے
تہے شاہان ہند بعد اورنگ زیب کے کم زور ہونے لگے اس لئے فرنگیون نے
غلبہ پایا اور شاہ ہند کی سلطنت پر حملہ متواتر کرنے لگے اور اہل فرنگ کو جوا بعض
مقابلہ اور تسخیر تختگاہ دہلی کی ہوئی سنہ ١٧١٣ مین عرضی کمپنی نے اس مضمون کی عرض
کو لکہی کہ ہماری اسباب کی تلاشی نہوا کرے اور جو محصول نواب ہم سی لیتا ہی معاف
ہو جاوے ہیملٹن صاحب نے جو ایک سفیر ان کمپنی سے تہا ہمارے بادشاہ کو

جو شادی کی رات اُسی لاحق ہوئی تہی اچہا کیا اور شہنشاہ سے مضمون درخواست
کمپنی کا بتکرار عرض کیا اور شہنشاہ نے اقرار کیا کہ جو بات تمہیں مطلوب ہے وہ مجہے منظور ہے
انگریزون نے اگرچہ کئی بار عرائض واسطے حصول فرمان کے بہیجا شہنشاہ نے دینے کا اقرار
کیا تہا بہیجیں جواب انکا دو برس تک نملا خیر روانگی گورنر صاحب سورت بمبئی کی جب
ارکین سلطنت کو معلوم ہوئی وہ معاملہ کرنے پر بلحاظ اسبابت کی کہ مبادا جہاز انگریزی
جہازون مغلیہ اور حاجیون کو سدراہ ہون راضی ہوئی مرہٹون نے ۱۷۴۲ء اس بنگالہ پر
حملہ کیا اور چوتہہ مانگی لیکن نواب علی وردی خان نے انہیں ہٹا دیا کاروبار کوٹہیون
تجارت اہل فرنگ کا بیچ بنگالہ کے اسکی ایام حکومت مین بہت رونق اور خوبی سے چلتا تہا
ایک لڑائی فرانسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی اور اس لڑائی مین برباد ہی لین
انگریزون کی جو کنارہ کرومنڈل پر بستی تہی منصور تہی فرانسیسون نے جو صعب ترین دشمن
انگریزونکے بہ نسبت اہل ڈچ اور پرتگیس کے تہی بہی تتبع دوسری قومون اہل فرنگ کا کیا
تہا اور اپنی کوٹہیان ہندوستان مین بنائی تہین تاکہ وہ سب فواید تجارت ہندوستان
سے حاصل کرین کوٹہیان فرانسیسون کی پونڈچری اور چندرنگر مین تہین ڈوپلکس
صاحب جو ایک بڑا مرد ذی ہوش اور صاحب تدبیر تہا پونڈچری مین گورنر تہا
ایک فوج بحری فرانسیسون کی بسرداری لبی صاحب کے جو ایک مرد قابل اور
شجاع تہا مقابل مدراس کے جس مین بڑے کوٹہی انگریزون کی تہی
آئی اور اس شہر کو تسخیر کر کر فورٹ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا اگر فرانسیسیان
اس مین فتح یاب ہو جاتے تو یہہ ظاہر تہا کہ کوئی برابر اسکے انگریزون کے مقابل
تر ستا انگریزون نے نواب ارکٹ سے اعانت چاہی اس نے ایک فوج دس ہزار
آدمیونکی بہیجے فرانسیس اُنسی مقابلہ نکر سکے اور ہٹ گئی دو برس بعد کچہ فوج انگلستان سے انگریزونکی

کے لی آئی اور وہ سینٹ ڈیوڈ سی اسٹے نزہی اور پونڈچیری کو محاصرہ کر لیا لیکن نا
فتحیاب ہوئی سنہ سترہ سو اڑتالیس کے انجام مین یہہ خبر آئی کہ ولایت مین فرانسیسون اور انگریزون
مین صلح ہوگئی ہی اسی سبب سے فرانسیسون نے مدراس کو چھوڑ دیا اور اس شہر مین انگریزونکا
پہر دخل ہوگیا یہہ صلح تہوڑے دنون تک رہی تہ تخت نشین ہونے سلطنت کا ناٹک پر جھگڑا ہوا
اور ایک دوسرے لڑائی شروع ہوئی تہ بعد مرگ نظام الملک کے چندا صاحب نے نوابی کارناٹک
کا بجہات مظفر جنگ کے دعوی کیا تہ مظفر جنگ پوتے نظام مرحوم صوبہ دکہن ناظر جنگ کی مخالفت
مین جو بیٹا باپ اپنے کے مسند نشین ہوا اتہا مظفر جنگ نے اول مرتبہ شکست پائی اور ناظر
جنگ کے قید مین پڑا چند روز بعد اسکے خلاف مین ایسی ہنگامہ برپا کیا اور ناظر جنگ
اسمین مارا گیا معین مظفر جنگ اور چندا صاحب کے فرانسیس تہے تہ مظفر جنگ صوبہ دار دکہن
کا ہوا اور چندا صاحب نواب آرکٹ کا تہ مظفر جنگ آخر کار مارا گیا اور انگریز محمد علی کا ساتہ
دیتے اور دھان نواب سابق آرکٹ کے موید ہوگئے تہ لبی صاحب نے صلابت جنگ کو
جسنے اقرار کیا کہ مین قبضہ فرانسیسون کو جو نوابون سابق نے انہین دیا تہا بدستور قدیم بحال
رکہونگا مقرر کیا سنہ ۱۷۵۱ مین محمد علی جو متوسلین انگریزون سے تہا بہاگ گیا اور کہا کہ مجہہ
کچہہ دعوی نہین ہے تہ لیکن وہ پہر سنہ ۱۷۵۲ مین انگریزون کی کمک لیکر چندا صاحب اور فرانسیسون
سی مستعد جنگ ہوا اور چندا صاحب انجام کار ناچار ہو کر آپ اس پاس آیا اور
مارا گیا سنہ ۱۷۵۴ مین فرانسیسون اور انگریزون کی صلح ہو گئی اور محمد علی مسند ریاست پر جا بجا
رہا سنہ ۱۷۵۶ مین ایک دوسرے لڑائی فرانسیسون اور انگریزون مین واقع ہوئی لیکن سنہ ۱۷۶۱
مین انگریز فتح یاب ہوئے فرانسیس اگرچہ اب بہی حکومت پونڈچیری اور چندرنگر اور
بادو اور موقع کی رکہتے ہین لیکن تب سے حکومت انکی بیچ ہند کے کسی جا
مین مستقل نہ تہی اب بعض احوال تسخیر بنگالہ کا لکہنا ضرور ہے کیونکہ وہ اسوقت

ہیں واقع ہوتی ہی

ذکر سراج الدولہ

اسی وقت مین ایک انقلاب عظیم درپیش تہا الہ وردی خان جو شجاعت اور امور ریاست
مین شہرت رکہتا تہا دس برس تک مرہٹون سی لڑا اور صوبہ بنگال کو انکے دست تصرف
سی باز رکہا اگرچہ اس عرصہ مین خان مذکور نے بارہا انہین شکست دی لیکن انجام
کار تنگ ہوکر شرایط جو مرہٹون نے پیش کی تہین منظور کرلین اور بارہ لاکہہ روپیہ
سالیانہ خراج دینا انہین مقرر کیا نہ ایک برس قبل وفات اپنے سی خان موصوف
نے مجبور ہوکر صوبہ اڈیسہ کو حوالہ مرہٹون کے کیا ایک مرد نوجوان جو بیس برسکے عمر کا
متکبر و ظالم و نامرد و عیاش اور طریقہ لہو و لعب کو بڑا مطلب زندگی کا سمجہتا تہا اوسکے
قایم مقام ہوا اور ممکن نہ تہا کہ صوبۂ بنگال و بہار اسکی قبضۂ تصرف مین رہے بعد وفات
اسکے مرحوم کے مرہٹی بار دگر مستعد جنگ ہوئی اور اوسوقت کے اوضاع و اطوار سی یہہ بات صاف
عیان تہی کہ وہ لوگ اوس ملک پر قابض ہوجاوین لیکن ارادہ الہی کچہ اور تہا ریاست
بنگال اور تمام سلطنت ہندوستان قریب تہا کہ قبضہ صاحبان انگریز مین آوی موت الہ
وردی خان سی قوم انگلشیہ کے گمان و وہم مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ وہ کبہی حاکم ہندوستان
ہونے تہے ہم لکہینگے تہوڑی سی وارداتین جنکے سبب یہہ لوگ فتحیاب اسپر ہوئے
نہ نواب سراج الدولہ نے دسوین اپریل ۱۷۵۶ع کو مسند بنگال و بہار پر جلوس کیا بحکم
شہنشاہ دہلی اوسوقت جو بے حقیقت محض تہا اسلئے نواب موصوف نے اپنے اس
واسطے فرمان ریاست اپنی کے درخواست کی اول کار اسکی ریاست کا یہہ تہا کہ ایک
لشکر واسطے لوٹنے خزانہ اپنی خالہ کے جو زوجہ نوازش محمد مرحوم کی تہی جو منصب
خاوند اوس عورت کے نے جو حاکم ڈہاکہ کا تہا عرصہ سولہ برس مین بہت سی دولت جمع کی
تہی اور بعد اسکی وفات کے بی بی کو وراثت ہوئی لشکر جسکو اوس بی بی نے واسطے حفاظت

مال کے نوکر رکہا تہا اسوقت مین کنارہ کر گیا اور تمامی خزانہ بمشقت اور لڑائی کے داخل محل سراج الدولہ ہوا اور اُس عورتکو اُس جگہہ سے نکال دیا راج بلبہ نایب نوازش محمد حاکم ڈہاکہ نے بہت مال غارتگری اضلاع کی سے جمع کیا تہا الہ وردی خان حاکم صوبہ بنگلہ جب کثرت پیری سے مسلوب الحواس ہو گیا اُسکی پوتے نے راج بلبہ کو بتہمت ناکردہ مین گرفتار کر کے قید کیا اور کچہہ آدمی فوراً ڈہاکہ کو واسطے ضبطی اموال اُسکی کی روانہ کیے لیکن کشن داس بیٹے راج بلبہ نے کشتیان مال ومتاع خانگی سے بہرین اور بہانہ تیرت گنگا ساگر یا جگناتہ کا کر کر روانہ کلکتہ کا ہوا ستروین مارچ کو مقام مذکور مین آپہنچا اور رخصت رہنے کی شہر کلکتہ مین گورنر ڈریک صاحب سے حاصل کی اور قیام اپنا اُس جگہہ مین تاخیر رہائی اپنے باپ کی اُسنے تجویز کیا تو سراج الدولہ نے جب دیکہا کہ وہ دولت بیشمار قابو سے نکل گئی بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور ایک وکیل کلکتہ کو بہیجا تا کہ گورنر صاحب سے کشن داس کو طلب کرے چونکہ یہہ شخص کچہہ اسناد نہ رکہتا تہا اسلیئے اُسے گورنر موصوف نے باہر اپنے شہر سے کروا دیا تو چند روز بعد ایک خبر یورپ سے سُنی گئی کہ اغلب تہا کہ ایک جنگ درمیان اہل فرانس اور انگلش کے عرصہ چند روز مین واقع ہو اسوقت مین خبر اسیر بنگال کو عمل کیے زیادہ زور آور تہی اور زیر اُنکے لشکر جو چاندنگر مین تہا دس گونہ زیادہ آمن فوج انگریزی سے جو کلکتہ پر متعین تہی تہا اس لحاظ سے صاحبان انگریزی تعمیر فصیل شروع کی اور یہہ خبر جلد گوشزد سراج الدولہ جو ہمیشہ قوم انگلش سے باستکراہ تمام پیش آتا تہا ہوئی اُسنے ایک خط بتنبیہ بنام ڈریک صاحب کے جاری کیا جو مشتمل ممانعت فصایل جدیدہ اور انہدام فصایل قدیمہ اور بعد حوالہ کرنے کشن داس کے تہا سید احمد چچا سراج الدولہ کا ایک یا دو مہینے قبل وفات الہ وردی کے اس جہان فانی سے رخصت ہوا اور تمام دولت ولشکر اور ضلع پورنیہ بنام شوکت جنگ اپنے بیٹے کے ہبہ کر دیا یہہ لڑکا

چند روز پیشتر صوبہ داری سراج الدولہ نے جو اُنکا چچیرا بھائی تہا سند نیابت پرنیہ پائی
ناعاقبت اندیش جفا کار واحمق تہی اور یہہ بات ممکن تہی کہ وہ اُس مین اخلاص سے رہے
سراج الدولہ نے بعد مسند نشینی کے فوراً نوکران قدیمی اپنے دادا کو یک قلم موقوف کر دیا
اور ایک نیا گروہ اوباشونکا اپنی رفاقت مین رکہا وہ ہمیشہ ترغیب دیتے تہے اوسی ادبار
کرنے بد کامون کے اور اصرار کرتے تہی اوپر کرنے ظلم و شتم منصفی کے مال و ناموس لینے
ہر متنفس اُس بلاد کا ہاتہ ظلم اور تعدی اُسکی سے محفوظ نہ تہا رئیسان شہر اُس ظلم
نہایت سے بیجان آئی اور خواہان تغیر صوبہ دار دوسرے کے ہوئی اُنہون نے بامید بہتری
اپنی بیٹے شوکت جنگ کو واسطے اِس عہدہ کی تجویز کیا اگرچہ وہ بہی بد اطواری و ناہمواری
مین کم سراج الدولہ سی نہ تہا یہہ گروہ اعظم متفق ہوا اور ایک وکیل واسطی حصول فرمان
نظامت بنگالہ وغیرہ کی بنام شوکت جنگ کے طرف شاہ دہلی کی روانہ کیا ایک عرضداشت مع نذرانہ
کرور روپیہ سالیانہ کی حضور مین ارسال کی جب یہہ نقل آئی ناظم اُس ملک کا کردے تب سراج الدولہ نے
ارادہ ان اشخاص سے واقف ہو کر علی الفور لشکر اپنے کو فراہم کیا اور بارادہ سرزنش چچیرے بہائی اپنی
کے راہی پورنیہ کا ہوا یہہ لشکر سو ز راج محل تک پہنچا تہا اور گنگا سی عبور کر چکا تہا کہ جواب ایک
گورنر صاحب کا آپہنچا جسمین یہہ لکہا تہا کہ ہم نے بہیجا اور احکام ناظم و نواب کے بہین وہ مجرم
سنتی اُس جواب کے نہایت غضبناک ہوا اور یہہ بات زبان پر لایا کہ انگریز سرکشان مفسدین ملک
ہمارے کو اپنی حمایت مین رکہتے ہین اور فصیل بنا کر ہمارے ملک مین رہتے ہین تشدد سے کہلا بہیجا
ہم تمہارا اثاث اِس قلمرو مین نہ رکہینگے یہانسے کیو تو ڑ کر وہ فوج کشی طرف کلکتہ کے ہوا
اور کوٹہی تجارت انگریزی جو واقع قاسم بازار تہی تاراج کی اور ساکنین کو بہی مقید کیا چونکہ
صاحبان انگریز عرصہ ساٹہہ برس کے بامن و امان کلکتہ مین رہتے تہی اور کسی نوع کا خوف اور
اندیشہ نہ رکہتے تہی اسواسطے امر بست فصیل کی جو موجب حفاظت کا تہا غافل ہوئی اور بسبب اطمینان

اطمینان سے انہون نے بفاصلہ چالیس گز کے فصیل پر کہڑا کیا مگر
انکیو ستر آدمی تہا انمین سے ساٹہہ انگریز او رباقی ہندوستانی تہی بارود بہت تہوڑی اور ناقص ہوئی
تہی اور بندوقین زنگ آلودہ سراج الدولہ سا تہہ چالیس یا پچاس ہزار آدمیون اور توپخانہ معقول
کے واسطے حصار شہر کے چلا انگریزون نے اپنی شین قابل مقابلہ اسکے کی نپاکر ہر چند مکرر سہ کرر
خطوط اسکے پاس بہیجے اور زرخطیر دینا ٹہیرایا لیکن اسنے کچہہ جواب نہ دیا اور عزم بالجزم کرکر روانہ
آگی کا ہوا مسند المجیش سراج الدولہ سولہوین جون کو چیتپور مین پہنچا وہان مورچال انگریزونکا
تہا انہون نے اسپر ایسی گولیان مارین کہ فوج غنیم تاب نہ لا سکی اور پشت کر دم مین [illegible]
سترہوین تاریخ کو لشکر ناظم بنگالہ نے محاصرہ شہر کا کیا اور دوسرے دن ہر طرف سے حملہ کیا
مکانات متصل فصیل کو اپنے قبضہ مین لاے اور ایسی آتشباری کی کہ کوئی تاب نہ لا سکا کہ
فصیل پر ٹہیرے اور مقابلہ کرے نہ اس اوز پشت سے مارے گئے اور کتنے ہی زخمی ہوئے
اور مورچال پر فوج غنیم قابض ہو گئی اور تمام انگریز قلعہ مین بہاگ گئے وقت شب کے تہوڑی
سی عمارات عالیہ مین جو گرد قلعہ کے تہی آگ لگ گئی ایک شوروغل کے واسطے مشورہ لڑائی کے
جمع ہوا افسران جنگی بے تامل و غور کے اپنی عہدون اور حقوق سے جو ان پر لازم تہی او رسلیے
کر سوا بہاگنی کے اور کوئی صورت امن کی معلوم نہین ہوتی نہ ہندوستانی اکثر قلعہ مین سے [illegible]
سنی ہی کہ غلہ جو اسمین تہا ایک ہفتہ بہر کو بہی کافی نہو اب یہہ تجویز ٹہیری کہ دوسرے دن صبح کو
اول عورتین بعد ازان مرد کشتیون پر سوار ہو دین اور اس شہر کو چہوڑ دین لیکن یہہ خرابی
کہ کوئی ان مین سے عالی حوصلہ نہ تہا جو امور ضروریہ کو بخوبی بجا لاوے بلکہ سب سے غافل و فارغ
اور خواہان حکومت تہی اور انقیاد او رفرمان بری روا نہ رکہتے تہے ہر گاہ عورتین کشتیون
پر سوار ہوئین ناگاہ ایک خوف سب پر غالب ہوا ہر شخص کنارہ کو دوڑا اور بلا حکم
کشتیان کنارہ سے کہینچ لین ہر واحد نے حفاظت اپنی جان کی مقدم سمجہی اور جو کشتی کہ اسے

پہلے لفٹننٹ ہی جیرہ لیا تہ اول ڈریک صاحب اور سر فوج بہاگے اور عرصہ چند لحظہ مین کچہ کشتیان
جہازون سے ہل گئین اور کچہ جورا کو گئین اور نصف سے زیادہ آدمی قلعہ مین رہ گئے تہ جب
فرار گورنر ظاہر ہوا مردمان قلعہ نے ہوول صاحب کو اپنا سردار کیا تہ جہازون مردمان قلعہ پر
نے بقاصد ایک کوشش لنگر کئے تہ انہون چون کو دشمن نے باردگر حملہ کیا اور ناکام بہت
کیا مردمان قلعہ نے اہل جہاز کو بہت سی اشارات کئی بارہ انکر انہین دشمن سے مخلصی دین
اور یہہ بات مردمان جہاز کو کچہ مشکل نہ تہی تہ دو دن تک مردمان قلعہ لڑے اور اہل جہاز
سے کوشش انکا معین اور مددگار نہوا تہ مردمان اندرون قلعہ کو ابہی تک ایک توقع باقی تہی
رائیل جارج نامی جہاز جو [illegible] مین لنگر کر رہا تہا ہوول صاحب نے اسکے لانیکے واسطے
دو آدمی روانہ کئی تہ یہہ جہاز آنے مین طرف قلعہ کے زمین پر بیٹہ گیا اور اٹہ نہ سکا اس سے
اہل قلعہ اب اور بہی مایوس ہو گئی تہ انہون تب کو دشمن نے عمارات باقیہ کو جو گرد قلعہ کے تہی
اگ دیدی تہ بہو یین کو دشمن نے حملہ سخت کیا ہوول صاحب نے مقابلہ مناسب بجا لاکر خط صلح بنام
مانکچند نایب ناظم کے بہیجا تہ چار گہنٹہ بعد دوپہر ایک شخص نے فوج دشمن مین سے واسطے ... تہ مبر کرنی کے
کے اشارہ کیا اور انگلش نے توقع جواب انکے سر کرنے انواب سے بازرہی تہ بعد ایک ساعت دشمن متصل
فصیل کے اگئے اور چیرہ لگے تہ عرصہ ایک گہنٹہ مین مردمان سراج الدولہ قلعہ پر قابض ہوگئے اور تاراج
کرنا شروع کیا تہ قریب پانچ گہنٹہ کے نواب بصورت سواری قلعہ ہی آپہنچا اور انگریز آ کے اسکے
لائے گئے ہوول صاحب کا تہہ بندہی ہوئی حضور نواب مین لایا نواب نے ہاتہ اسکے کہلوا دئے
اور بہت سی تشفی دیکر کہا کہ تمہارا ایک مو بہی ایذا نہ پہنچیگی وہ اس گروہ قلیل انگریزونکو دیکہکر
متعجب ہوا اور دل میں کہا کہ کیونکر انہین لوگون نے اس سدہ ... ورا زنک ایسے لشکر سے جو تعداد مین چالیس
مرتبہ زیادہ تہا مقابلہ کیا تہ ازان سبب انہین دربار کیا اور حکم واسطے احضار کشتند اسکے ایک زیادہ کیا تا کہ
حملہ کرتے نواب کا انگریزون پر تہا کہ انہون نے قشند اس کو اپنی حمایت مین بہہایا تہا اور ا

اسی منفعت اس بات کا تہا کہ ہرگاہ وہ یا بہ نواب میں بڑی عقوبت شدید میں گرفتار ہووے
لیکن نواب نے اسی بات کو نہ کیا بلکہ خلعت سرافرازی کا دیا تہ ایک قلعہ دار ہندوستانی چہوڑ خود بدولت نے
مانکچند بابت گذشتہ کے مراجعت بطرف کمینواپ کی تہ انکو چہالیس انگریز معہ ایک مجالی افزرد
مجروح سرداروں کے اسیر ہوئے تہ قلعدار نے واسطے شب باشی ان لوگوں کے جا بیے محفوظ تلاش
کی تہ اس قلعہ میں ایک مکان چہہ گز کا لمبا کچہہ کم پانچ گز کا چوڑا تہا اور ہوا کے لئے ایک
ایک کہڑکی اسکی برسر پر لگی ہوئی تہی تہ شریر سپاہی قید ہوا کرتے تہے تہ اس مکان تنگ میں
مسلمانوں نے انگریزوں کو اس موضع میں جو کمال شدت گرمی کا ہوتا ہے قید کیا تکلیف اس شب کی
بیان سے باہر ہے قیدی کمال تشنگی سے بیجان آئے اور پانی جو چار سپاہی نے انہیں دیا کچہہ نافع
نہوا بلکہ اور انکی حق میں مضر ہوا ہر شخص بہت سعی کر کر کہڑکی تک جاتا تہا اور تفریح نفس حاصل
کرتا تہا تہ اسی حالت اضطرار میں انہوں نے ساتہہ بہت منت و سماجت کے محافظین مقام سے
اپنی ہلاکت کی استدعا کی تہ انجام کار ایک بعد دوسرے کے جان بحق تسلیم ہوا اور وہ
جو زندہ رہ گئے تہے انبار مردگان پر کہڑے ہوئے اور بفراغت تمام استراحت کرنے لگے
اور اسطرح سے چند آدمی زندہ بچ رہے صبح کے وقت جو دروازہ کہولا ایک سو چہالیس آدمی
میں سے تیئیس زندہ اور باقی مردہ پائے تہ یہہ قتل مشہور بہ بلیک ہول یعنے سوراخ سیاہ
و تاریک کے ہوا تہ اسکے سبب سے حصار کلکتہ میں خوف عظیم واقع ہوا تہ ایک بڑی مصیبت
تہی جسکی یادگاری آج تک ہر ایک ملک میں ہے اور اسی کی سبب سراج الدولہ ایک بڑا ظالم مشہور
ہوا تہ نواب دوسرے دن تک اس ماجرا سے بالکل آگاہ نہ تہا یہہ قصور مانک چند کا جو واسطے
ایک رات کی محافظت اس قلعہ کا مقرر ہوا تہا ہے تہ اکثروں جنکو نواب اس واردات سے
مطلع ہوا اور چندان اس امر میں پرواہ نکی منجملہ اسیران سوراخ تاریک سے جو زندہ بچے تہے
ایک ہولول صاحب تہے انہیں بلا کر مقام خزانہ دریافت کیا جب انسے پچاس ہزار زر بہ

ذکر سراج الدولہ

خزانہ مین پانی نہایت مسخر ہوا سراج الدولہ نے تو مقام قریب جوار کلکتہ مین بستی اور نام
اُسی شہر کا علی نگر رکہا بعد ازان سمت مرشد آباد کے ہفت کی دوسری جولائی کو دریا
سی عبور کیا اور اہل ڈچ اور فرانسیس سے باج طلب کیا اور یہہ بہی تنبیہا کہلا بہیجا کہ اگر وہ ادا
درباج مین کچہہ عذر کرین تو حال اپنا مثل انگریزون کی سمجہین اہل ڈچ نے چار لاکہہ بیس ہزار
روپے اور اہل فرانسیس نے ساڑہے تین لاکہہ دیکر باہم اپنے سر نجات پائی جس سال
مین کہ شہر کلکتہ تحت حکومت انگریزون سے نکل گیا اور وہ حدود منجانب اسی خارج سے
گئے اُسی برس یعنی سنہ سترہ سو چہپن عیسوی مین ڈینیز نے تہوڑی سی زمین کا پٹہ پایا اور
شہر سیرام پور کی بنا رکہی سراج الدولہ حصول اس فتح سے خورم و شادان مرشد آباد مین
داخل ہوا اور بار دیگر قصد تسخیر پورنیہ کا جو دار الحکومت شوکت جنگ کہ اپنی عم اسکے بیٹے تہا
کیا اسکی واسطے قبضہ کرنے کی ایک اپنے ملازم کو صوبہ دار اُس ضلع کا مقرر کیا تہ اور اپنے
چچیرے بہائی کو لکہہ بہیجا کہ وہ اب اُس عہدہ کو سپرد کر دین تہ اسبات سے وہ نہایت آشفتہ ہوا
اور در جواب لکہا کہ ہم صوبہ داران اضلاع کی بموجب قانون کے ہین اور مقرر کئے ہوئے اس
عہدہ پر بادشاہ دہلی کے تہ اور علاوہ یہہ اور لکہا کہ نواب مرشد آباد کو خالی کر دیے اور
جدہر اُسکے مزاج مین آوی چلا جاوی تہ سراج الدولہ یہہ جواب سنکر نہایت برہم ہوا اور
بجلدی تمام لشکر فراہم کر کر پورنیہ کے طرف کوچ کیا تہ شوکت جنگ بہی فوج اپنی لیکے اسکے طرف
نکلا لیکن وہ فن لڑائی سے بالکل ناواقف تہا اور نصیحت بہی کسیکی سنتا تہا اسکی سپاہ
افواج ہمراہ لیکر طرف ایک جائی مستحکم کے سامنے جسکے ایک جہیل تہی اور آگے زمین سنگینہ تہا پہنچا
اور اس مقام مین آکر خیمہ زن ہوئے کوئی سردار اُس فوج کا آئین جنگ سے واقف نہ تہا
ہر ایک سردار نے اپنے اپنے لشکر کو حسب جا مناسب جانا مقام کروایا تہ سپاہ سراج الدولہ
آخر کو مقابل جہیل آگئے اور دشمنون پر توپ سر کی تہ توپ کلان سی فوج شوکت جنگ

جنگ سراسیمہ ہو گئی بسبب جلدی اُسکی از راہ بیوقوفی کے سواروں کو حکم دیا کہ وہ جھیل سے پار اُترین
اور حملہ کرین وہ بمشکل تمام اوس دلدل مین سے گذرے اور اونہین مین سخت پریشانی تھی دیر نہوئی
تھی کہ فوج سراج الدولہ نے سخت حملہ کیا جبکہ ہنگامہ جدال گرم ہو رہا تھا شوکت جنگ میدان
معرکہ سے خیمہ مین گیا اور عورتون سے مشغول ہوا اور اسطرح کا مست ہوا کہ کشیدہ قامت بیٹھہ
نہ سکتا تھا سرداران فوج اُسکے پاس آئے اور مصر ہوئے کہ وہ سر فوج پر چل کر کھڑا ہو انہون نے
ہاتھی پر اُسے سوار کیا اور ایک آدمی پیچھے اُسکے بٹھایا تا وہ گر نہ پڑے اور سیدہا بہیجا اور
کنارہ جھیل پر لے گئے جو مین کہ وہ وہان پہنچا ایک گولی فوج عدو سے اُسکی پیشانی پر آ لگی
اور وہ وہین ہودج مین سرد ہو گیا لشکر اُسکی یہہ حالت دیکھہ کر بھاگ نکلا بعد دو دن کے
موہن لال جرنیل ناظم بنگالہ پورنیہ پر قابض ہوا اور خزانہ جو قریب نوے ۹۰ لاکھہ روپے کی تھا معہ
حرم سرائے شوکت جنگ کے مرشدآباد مین بھجوا دیا سراج الدولہ اس لڑائی مین نگیا تھا اور
راج محل سے آگے نہ بڑھا تھا لیکن بسبب اس ظفر کے اپنا بڑا فخر کیا اور بڑی کروفر سے مرشدآباد
کو مراجعت کی تھی ہم ذکر کرینگے وہ امور انگلشیہ جو بسبب فتح کلکتہ کے بگڑ گئے تھے ڈریک صاحب
نے بعد اپنی بیحمیتی یعنے مصیبت مین چھوڑ کر جانے اپنے ہموطنون کی مدراس سے مدد مانگی تھی اور
آپ معہ رفقا کے جہاز پر قریب دہانہ دریا کے ٹھیرا رہا اور وہان بہت سے بیمار ہو کر مر گئے تھے کہ
اخبار مصائب جو کلکتہ مین واقع ہوئی تھے مدراس مین پہنچین گورنر اور ارباب کونسل یہہ احوال
سنکر بہت خائف ہوئے انہون نے ہر طرف سے اپنے تئین گھیرا ہوا خوف سے پایا اسواسطے کہ لڑائی
فرانسیسیون سے بھی قریب تھی کہ ہووے اگرچہ فوج فرانسیس جو پانڈیچری مین تھی بہت زور آور تھی اور فوج انگریز
بہت قلیل تھی لیکن انہون نے معاونت بنگالہ اہم مقاصد جانا انہون نے ایک فوج بسرداری
اڈمرل ویٹسن کے تیار کی اور تھوڑا لشکر بسرکردگی کرنیل کلائو کے جمع کیا تیرہ برس پیشتر اسکے
کلائو صاحب اٹھارہ برس کی عمر مین زمرہ اہل قلم مین داخل ہو کر وارد ہندوستان ہوا تھا بعد ازان

خواہش سپاہگری کی تہی وہ فوج مین بہرتی ہوا اور وہان ایک بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی
اکتیس برس کے عمر مین وہ بنگالہ کو گیا اگرچہ وہ کم عمر تہا لیکن تجربہ کار بڑا تہا تیاری اسباب جنگ
مین ایک مانہ ور آزندر اس مین صرف ہوا تہ اور جہاز وہانسے ماہ اکتوبر سنہ سترہ سو ۵۶
چھپن عیسوی کو روانہ ہوئی ہوا استمال مائل بشرق چلنی شروع ہوگئی تہی اور کشتیان جنہہ ہفتہ
کلکتہ مین پہنچی اور دو کشتیان بہت پیچھے آئین اور اس لشکر مین جو تسخیر کلکتہ کو گیا تہا نو سو انگریز اور
پندرہ سو ہندوستانی سپاہی تہین دسمبر کو وہ فلتا مین پہنچے اٹہائیسوین ماہ مذکور کو مایاپور کی طرف
جہان ایک قلعہ مضبوط تہا کوچ کیا کرنیل کلائو نے رات کے وقت اپنے لشکر کو کشتیون سے زمین
پر اوتارا لیکن رہبران ہندی انکو بے راہ لے گئے اور بعد طلوع آفتاب کے وہ قلعہ کے قریب
پہنچے مانک چند دیوان ناظم ناگاہ کلکتہ سے آپہنچا اور اگر فوج اسکی اسوقت لڑتی تو بایستہ
اغلب تہی کہ انگریز شکست پاتی لیکن کلائو صاحب نے جلد توپین مقابلہ حریف مین لگا دین
ایک گولی ہودج مانک چند پر آکر لگی اور وہ مضطرب ہوکر کلکتہ کو بہاگ گیا خوف کے مارے
وہ وہان بہی نہ ٹہیرا اور ایک جمعیت پانسو آدمی کے چہوڑکر تیسا بی پاس آقا اپنے کے مرشد آباد
کو چلا گیا کلائو صاحب راہ خشکی سے کلکتہ کو گئے اور جہاز بہی تیرہ و چودہ وہان آپہنچے اور دو گہنٹہ
تک اوسپر ایسی توپین مارین کہ آخرکار دوسرے جنوری سنہ سترہ سو ستاون کو وہ قبضہ ایڈمرل
مین آگیا اور ایسے سہل طرح کلکتہ پہر قبضہ انگریزون مین آیا کہ صرف دو چار ہی آدمی تلف ہوئے
چونکہ کلائو صاحب کو یقین کلی تہا کہ نواب بے خوف و ڈر کی صلح نکریگا اس سبب نے دو دن بعد
پہر لیے کلکتہ کے اسنی جہاز و لشکر ہوگلی کو جو اسوقت مین ایک بڑی جاے تجارت و دولت
کی تہی بہیجی اور اسپر متصرف ہوگئی فوراً بعد لینے کلکتہ کے اسنے سیٹہون پاس کسی آدمی کو
بہیجا کہ وہ معاملہ صلح کا درمیان انگریزون اور نواب کے کروا دین نہ سراج الدولہ نے
اولا نصیحت انکی بجرستی تمام سنی نہ لیکن انہی بات معلوم کی کہ کلائو صاحب ہوگلی کو لے لیا

لیا اور اسکی تجارتگاہ کو لوٹا تب وہ بہت غضب مین آیا اور حکم دیا کہ فوراً لشکر کلکتہ کو روانہ ہووے
اسنتی ہو لشکر نے ۲۳ وین جنوری کو دریاے ہوگلی سے عبور کیا دوسرے فروری کو پانچ کوس کے
قرب کمپو کلائو صاحب سے وہ گذرا اور عقب شہر کے خیمین نصب کیے فوج کلائو
مین ساتھ انگریز اور بارہ سو ہندوستانی اور لشکر نواب قریب چالیس ہزار کے تھا سراج الدولہ
کے پہنچتے ہی کلائو صاحب نے پیغام صلح کا پیش کیا اور وہ اسبات پر راضی ہوا اور کئی ملاقاتین
سفیران انگریز اور نواب کے ہوئین تو لیکن انہون نے اسکی راست بازی سے انکار اسکے اقوال اسکی
پر اعتماد نکیا اسکے آنی سے باشندگان اطراف کلکتہ کی بھاگ گئی اور غلہ انگریزون پاس کم
ہونے لگا اس سبب سے کلائو صاحب نے ایکبارگی حملہ کرنا مناسب جانا رات کے وقت جونہی فوج کو
وہ جہاز ایڈمرل کو گیا اور چھ سو ملاح اس سے لئے آدھی رات پر ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ وہ معہ ہمراہیون
اپنے کے زمین پر اوترا اور فوج نے تمام لشکر مسلح ہوگیا اور چار بجے کوچ طرف کمپو نواب کے کیا
کلائو صاحب کی لشکر مین تیرہ سو پچاس انگریز اور آٹھ سو ہندوستانی سپاہی تھی وہ اس جمعیت کو
ساتھ لیکر دوسرے حملہ کرنے کی لشکر عدو پر جوش مرتبہ انسی زیادہ تھا چلا صبح ہونے ہی کہر ایسا
اس شدت سے گرنے شروع ہوئی کہ کوئی شخص عرصہ مین گز تک سامنے اپنے نہ دیکھ
سکتا تھا اور یہہ اکثر آخر موسم سردی مین پڑا کرتی ہی انگریز لڑتے ہوئے کمپو دشمن مین
جا گھسے دو سو سپاہی انمین سے مقتول اور مجروح ہوئے لیکن نواب کے آدمی بہت سے
مارے گئے تھے تو اس سخت حملہ اونکی سے وہ ترسناک ہوا اسنے دیکھا کہ کیسے ایک دشمن
دلاور سے اوسے مقابلہ درپیش تھا اور فوراً کمپو اپنا چار کوس کے فاصلہ پر ہٹا لیا کلائو
صاحب نے دوسرے حملہ کا سامان کیا اب سراج الدولہ جنگ سے بہت عاجز ہوا اور
عہد و پیمان صلح مرقومہ نوین فروری کو منظور کیا تمام حقوق سابقہ اسنے ان لوگون
نے پھر حاصل کئے تو علاقہ نواب مین انکی اسباب تجارت پر محصول بالکل نہ رہا اور

ذکر سراج الدولہ

کلکتہ اور بیار ایک دار الضرب جدید کی اجازت پائی نواب نے واپس کر دی تہا اسباب
کا جو لڑائی مین غارت گیا تہا اور ادا کرنے قیمت کا مال ان اشیاء کے جو ضائع ہو گئی تہین اقرار
کیا بلحاظ ظفر انگریزون کے نواب نے ان عہود کو اپنے حق مین بہت مناسب جانا لیکن کلائو صاحب
اس سے مطلع تہا کہ ایک لڑائی فرنگستان مین درمیان فرانسیسون اور انگریزون کے ہو گئی ہے پہلے
اور لشکر فرانسیس چاندنگر مین برابر لشکر کلائو صاحب کے تہا اسلیے وہ اندیشناک ہوا اور نواب
سے اول صلح کر کے حملہ کرنا فرانسیسون پر مناسب جانا جب خبر جنگ ان دونو قومون کی کلکتہ
مین پہنچی کلائو صاحب نے فرانسیسون سے پیغام کیا کہ ہم ملک ہندوستان مین بصلح رہین کے ایک ابتدا
دوسرے پر حملہ نکرین کے گورنر چاندنگر نے جواب دیا کہ ہمین یہہ بات منظور تہی لیکن اگر جنرل اعظم
فرانسیسون کا آتا تو یقین تہا کہ وہ اس عہد و پیمان کو جائز نرکہتا کلائو صاحب نے دیکہا کہ
کوئی تدبیر ایسی نہ تہی کہ جسپر اعتماد ہو اور کلکتہ کو بہی محل خطر مین پایا اسواسطے کہ فوج فرانسیسی چاند
نگر مین کثرت سے تہی اور وہ یہہ بہی جانتا تہا کہ سراج الدولہ نے صلح بخوف کی تہی اور وقت پاکر
کی وہ پہر مستعد پیکار ہو گیا چونکہ نواب و منر فرانسیسون مین ایک مدت سے موافقت تہی اس لیے
اسنے کچہ فوج انسے اسلیے انکی مدد کی بہیجی کلائو صاحب نے حملہ کرنا فرانسیسون کے بستیون
پر بلے استرضای نواب کے مناسب نجانا اور چند درخواستین اسباب مین اسکے بابت بہیجین
لیکن اسنے کچہ جواب باصواب نہ دیا اور لیت و لعل مین ڈال دیا ایڈمرل ویٹسن نے ایک خط
اسکو اسمضمون کا لکہا کہ لشکر جتنا ہمین مطلوب تہا موجود ہے اور ہم نایرہ جنگ اسطرح مشتعل
کرینگے کہ انطفا اسکا ساتہہ تمام پانی گنگا کے نہو سکیگا سراج الدولہ اس سے بہت
خوف زدہ ہوا اور دسوین مارچ سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو خط معذرت کا لکہا
جسکے انجام مین یہہ الفاظ مرقوم تہی کہ جو تم بہتر سمجہو سو کرو کلائو صاحب نے اسے اجازت حملہ کرنے کی فرانسیسون
پر سمجہا اور علی الفور فوج اپنی خشکی کی راہ سے چاندنگر کو بہیجا ایڈمرل ویٹسن بہی راہ جہازون سے

پر لیا اور یہانی شہر کے لنگر کے کلائو صاحب نے بہت مردانگی اس لڑائی مین ظاہر کی لیکن
حقیقت مین اسجگہہ کو فوج بحری نے تسخیر کیا یہہ ایک بڑا جہگڑا تہا جسمین ایک انگریز ہندوستان مین
پہنچے ہوئے تہی یہہ مقام بعد محاصرہ لودان کے تصرف مین آیا یہہ بات اکثر مفہوم ہوئی ہے کہ
کہ انگریزون نے سپاہیون یا افسرون فرانسیسی کو رشوت دی اور چاندنگر کو دغا سے لیا اور ان
جو اگلی مذکور ہونگی موجب اس افواہ کا ہوئین قلعدار فرانسیسون نے ایک بڑا لنگرا دریا کا کشتیان
غرق کر کر بند کر دیا تا کہ انگریزی جہاز آگے نہ بڑہ سکین اور ایک چہوٹی سی نہر کہولی رکہی جسمین سے
چند آدمی واقف تہی بڑے ٹونا می ایک شخص افسر فوج فرانسیسی گورنر سے ناراض ہو کے
ناخوش ہو کر کلائو صاحب سے جا ملا اور مقام نہر سے مطلع کیا اس نے چند روز کی بعد نوکری
انگریزونکی سے کچہہ روپے پیدا کئے اور فرانس مین اپنی باپ پاس بہیجدئے جسکو اسنے اہانت
سے نہ لیا اور کہلا بہیجا کہ یہہ روپے دغابازی و نمکحرامی کا ہی اسبات سے اوسے ایسی غیرت بسبب
آئی کہ اس نے ایک رومال کی پہانسی بناکر دروازہ اپنے سے لٹک گیا اور جان بحق ہوا
عہد و پیمان سراج الدولہ کے انگریزو واسطے بنا دار الضرب اور قلعہ کے ماذون ہو گئے وہ رسالہ تہہ
برس تک سعی لاحاصل واسطے حصول ان مطالب کی کرتے رہے کیونکہ قلعہ قدیم جسپر کہ توپ اپنے بہت
منصرف ہو گیا خفیہ بنایا گیا تہا کلائو صاحب جلد تیاری فصیل مستحکم مین کہ جسپر کوئی ہندوستانی
فوج غلبہ نکر سکے مصروف ہوا بنیاد قلعہ جدید کی سنہ سترہ سو ستاون عیسوی مین پڑی اوسکی تعمیر
اسکے تمام ہونے مین بہت سی کی وقت بنا ڈالنے سے اسنے کچہہ لحاظ روپے کا نکیا کہ کتنا اسکی
مین صرف ہوگا اور اسطرح ایک دفعہ شروع کیا تہا پہر اسمین کچہہ تصرف نکر سکتا تہا اگرچہ یہہ بات
بتدریج معلوم ہوگئی کہ اس عمارت مین دو کروڑ روپیہ خرچ ہوئے اور ایک دار الضرب اسی
سال مین تیار ہوئی اور پہلی ضرب سکہ انگریزونکی نوین اگست سنہ سترہ سو ستاون عیسوی کو بنگالہ
مین پڑی کلائو صاحب نے جب کہ تصرفات انگریزون کو بذریعہ مقرر کرنے کے دیکہا کہ یہہ بات

برتری قایم رہی لیکن اُسنی شروع سی دیکھا کہ وہ اسطرح رہ نہین سکتے بلکہ آگے جانا انکو ضرور تہا
وہ اس تدبیر مین تہا کہ فرانسیس بہی بنگالہ مین ایک چپا بہر زمین کے مالک ہوتے جیسے کہ اپنی افسر
اضلاع دکہن مین بہت ظفریاب ہوا اور زور پکڑا سراج الدولہ باوجودیکہ انگریزون سے
صلح و دوستی رکہتا تہا پہر بہی وہ لبسی کو بلاتا تہا کہ وہ آکر حملہ انگریزون پر کرے اور چند خط
اُسکے کلائیو صاحب نے پکڑے تہے اور یہہ بات بہی جو سراج الدولہ نے ساتہ انگریزون سے کی
تہی اسکی دل سے ہوئی تہی اور اکثر اس بات سے وہ غصہ مین آتا تہا ایک دن واٹس
صاحب رزیڈنت پہ خفا ہوکر وہ کہتا کہ ہم تمہین اپنے دربار سے نکال دینگے اور دوسرے
دن اسکو خلعت سرفرازی کا دیتا تہا ایک دن خط کلائیو صاحب کو پہاڑ ڈالتا تہا اور دو
دن اسکی معذرت مین اُسکو خط لکہتا تہا جب انگریزون نے دیکہا کہ جب تک یہہ جوان بدعقل
ریاست بنگالہ پر رہیگا امن ہمارا کسی نوع متصور نہوگا جب کہ وہ تدبیرین اپنے دل مین
واسطے اپنی حفاظت کی کر رہے تہے کہ ایک مصاحبین نواب سے اُنکے پاس خط بہیجا اُسکی
خودسری و ظلم سے دل انکی پہٹ گئی تہے اور عزت و مال و جان انکی اُس سے ہمیشہ خوف مین
تہی سابق اس سے انہون نے اتفاق کر رکہا تہا کہ شوکت جنگ کو مسند ریاست پر بیٹہادین
لیکن یہہ تدبیر انکی کچہہ سرسبز نہوئی بار بار ارادہ انکا اسکے اتار دینی کا مسند ریاست سے
ہوا اور خفیہ انگریزون سے مدد طلب کی تہی اور جبکہ وہ لوگ یہہ سمجہتے ہین کہ زمیندارون نے انگریزون
کو بلایا تہا کہ وہ اس ملک کے لین اور ساتہ سراج الدولہ سے انہین رستگاری دین اسکے سبب
سے یہہ بات ضرور ہے کہ ہم قول راست بیان کرین زمیندار ان ہندوان یا ہندو یا راجہ تہے
یا کسی اور ملک کے اس سرکشی مین شریک نہ تہے کسطرح وہ ہوسکتی ہے یہہ لوگ فقط تحصیل پر
سرمنشا اس سرکشی کی یہہ لوگ تہے سیٹہ متمول صرافان مرشدآباد میر جعفر بخشی و خزانہ
فوج اور [illegible] وزیر [illegible] ان لوگون نے کلائیو صاحب سے مدد خواہ

درخواست اس مضمون کی بھیجی کہ وہ مع فوج انگریزی یہاں آوے اور سراج الدولہ کو مسند ریاست
سے اوتارے اور بجاے اُسکی میر جعفر کو بٹھاوے انگریزوں نے دیکھا کہ بے شمول ہمارے بھی یہاں
ایک سرکشی اٹھنے والی ہے اور اُنکی مدد کرنے مین ہمین منفعت کثیر ہوگی صاحبان
کونسل چونکہ بے ہمت اور بڑی شجاعت نرکہتے تھے اس لئے اس سازش مین
شریک ہونے سے تامل کیا بلکہ ایڈمرل وٹسن نے اُسکو ایک امر عظیم سمجھا اسواسطے
کہ وہ لوگ جو اب تک غریب تجار تھے کیونکر جرات کر کر جاتے اور حاکم اس ملک کو نکال دیتے
لیکن کلائو صاحب ایک مرد شجاع اور دلیر تھا اور تمامی مشکلات اُسکو موجب ازدیاد شوق
کا ہوئین ماہ اپریل اور مئی مین نوشت خواند اس معاملہ کے کلائو صاحب اور افسران نواب
مین بوسیلہ وٹس صاحب ریزیڈنٹ مرشد آباد کی مخفی نواب سے جاری رہی اور وہ بالکل
اس معاملہ سے آگاہ نہوا بلکہ سواے ایک مرتبہ کے اُسکو کچھہ شک بھی نہوا اُسنے میر جعفر
کو بلاکر قرآن آگے دھرا اور اس بات کی حلف لی کہ وہ اس نمکحرامی اور بیوفائی نکرتا جب
تمام اسباب حرب آمادہ ہو گیا یہہ راز قریب تھا کہ زبانی امی چند کے ظاہر ہو جاوے
وہ دولت بیشمار رکھتا تھا لیکن طامع بڑا تھا اُس سے یہہ اقرار ہوا تھا کہ جتنا روپیہ
کہ نواب کا ہاتھہ لگتا اُسمین سے بحساب پانچ روپیہ سیکڑے کے اُسکو دیتے لیکن
اسپر راضی نہوا ایکدن بوقت شام کے وہ وٹس صاحب پاس گیا اور یہہ بات کہی
کہ اگر تم تیس لاکھہ روپیہ زیادہ کی نوشت نکردوگے تو نواب کو تمہاری سازش سے
مطلع کر دونگا اور یہہ بات ظاہر تھی اگر یہہ راز فاش ہوتا تو وٹس صاحب اور وہ لوگ
جو اسمین شریک تھے مارے جاتے وٹس صاحب نے اُس مکار و دغاباز کو بہت سا
دلاسا دیا تا کہ کچھہ مہلت حاصل ہووے اور فوراً کلکتہ کو یہہ ماجرا لکھہ بھیجا یہہ خبر سنکر کلائو
صاحب مضطر ہوا اُسنے امی چند کو دشمن خلق اللہ سمجھا جسنے یہہ فریب اُسکے

زیادہ لینے روپی کے کیا تھا اُس نے خیال کیا کہ جو مکر و حیلہ اُسکی فریب کو شکست دینے کے
مناسب تھا اُسنے وٹ صاحب کو حکم بھیجا کہ تم موجب کہنے اُسکے کے اقرار کرلو اُسنے
دو کاغذ تیار کئے ایک میں اقرار تیس لاکھ روپی دینے کا امی چند کو درج کیا اور دوسرے
میں وہ رقم بالکل نہ لکھی کاغذ جسمیں کہ اقرار تیس لاکھ روپے کا تھا اُسکو دکھایا جسسے
اُسکی اطمینان ہوا اور میر جعفر سے یہ بات اقرار پائی کر وہ معیت اپنی کے ہنگام جنگ لشکر
انگریزی کی لشکر آقا اپنی سے جدا ہو کر آملے جب چیز مہیا ہو چکی کلائو صاحب نے ایک خط سراج الدولہ کو
لکھا اور اسمیں تمام تکالیف جو انگریزوں نے اُسکے ہاتھ سے اوٹھائیں تھیں ذکر کی تھیں اور اُسپر نقض عہد کا
الزام دیا اور اسمیں لکھا کہ تمنے جو تلافی میں اُنکے اقرار کیا تھا اور ایکبار اور فرانسیسیوں کو دفع کرنے کے واسطے اخراج انگریزوں
کے طلب کی ہو اور اسیطرح خط میں یہ لکھا تھا کہ میں خود مرشدآباد کو آتا ہوں تا امرا دربار تمہارے
قضایا جو بابت ہمارے اور تمہارے میں فیصلہ کردیں نا قسم طرز خط اور ہیبت اسکی اس خبر سے کلائو
صاحب آتا ہے مضطر ہوا اور دیا معہ لشکر کے کوچ کیا کلائو صاحب نے شروع ماہ جون سنہ
سترہ سو ستاون کو لشکر اپنا روانہ کیا سترہ جون کو وہ کٹوا میں پہنچے اور دوسرے دن
اُسکو محاصرہ کیا اور قابض ہو گئی انیسویں تاریخ کو بارش شدت سے ہوئی کلائو صاحب کو
اسمیں تردد تھا کہ آیا وہ دریا سے گذر کر نواب سے مقابلہ کرتا یا اولٹا ہٹ جاتا اسواسطے
کہ کچھ نشان میر جعفر کا بیان اُسنے دیکھا اور نہ خط اُسکا پایا اُسنے ایک شوری دربار جنگ
کے جمع کیا اور خلاف جنگ کی انکی رائے نے قرار پایا اول کلائو صاحب نے انکی رائے کو تحسین جانا
لیکن بعد خوب خوض کرنیکے اس مقدمہ میں اُسنے لڑنا مناسب سمجھا اُس نے بغور
دیکھا کہ اگر بعد اتنے دور آنے کے وہ اولٹا پھر جاتا تو البتہ فوائد انگریزوں کے بنگالہ میں سے
جاتے رہتے بائیسویں کو لشکر قریب طلوع آفتاب کے دریا سے عبور کرنے لگا اور چہار گھنٹہ بعد دوپہر
کے تمام فوج دوسرے کنارہ پر اتر آئی انہوں نے یہاں مقام کیا اور آگے کو چلے تیسویں کو دو بجے

دو پہر ایک گہنٹہ گذرا تہا کہ بن پلاسی مین پہنچے اور صبح ہوتے ہی لڑائی شروع ہو گئی کلائو صاحب
میر جعفر اور اوسکی لشکر کا منتظر رہا لیکن یہان بہی انکا کچہہ اثر نپایا نواب کے فوج مین پندرہ ہزار
سوار اور پینتیس ۳۵ ہزار پیادہ تہے وہ عقب فوج کی خیمہ مین معہ خوشامدگوون کے بیٹہا رہا اور میر مدن
لڑنے گئے میر جعفر اگرچہ معہ لشکر وہان موجود تہا لیکن اُسنے کچہہ مقابلہ نکیا قریب دوپہر کے ایک
گولہ میر مدن کے آکر لگا اور ٹانگ اُسکی اوڑ گئی اُسکو نواب کے خیمہ مین لیگئے اور راہ مین حضور نواب
مین جان بحق تسلیم کی نواب بہت سراسیمہ ہوا اور تمام نوکرون پر شک دغابازی کا کرنے لگا
اُسنے میر جعفر کو بلایا اور اپنی پگڑی اوتار اُسکے قدمون پر دہری اور بہت تضرع والحاح سے
کہا کہ وہ بواسطہ روح نانا اپنے کی اُسکی تقصیر معاف کرنا اور اُسوقت درماندگی مین اوسکی
پشت نہ دینا جعفر نے اقرار کیا کہ مین تیرا خیرخواہ رہونگا اور تجہسے دغا نکرونگا اور واسطے ظہار
دولتخواہی کے اُسنے نواب سے نصیحتاً کہا کہ اب دن بہت آگیا ہی مناسب ہے کہ تم لشکر
اپنی کو میدان کارزار سے بلالو اور کل انشاء اللہ تعالے ہم دونو باہم ہوکر لشکر کشی کرینگے اور
لڑینگے جب موہن لعل سپہ سالار فوج نواب جنگ مین سرگرم تہا کہ حکم واسطے اسکی مراجعت
پہنچا اور وہ بالکراہ اُسکو بجالایا اُسکے چلی جانی سے سپاہ بیدل ہو گئی اور ہر طرف بہاگ نکلی کلائو
صاحب نہایت آسانی سے مظفر و منصور ہوا سراج الدولہ سانڈنی پر سوار ہوا اور دو ہزار
سوار ہمراہ لیکر تمام رات چلا اور صبح کے وقت قریب آٹہہ بجے کے مرشدآباد مین داخل ہوا اپنے تمام
اپنی افسرون و امیرون کو طلب کیا کہ اُسکے پاس آکر حاضر ہون لیکن ہر ایک اُنمین کا اپنی اپنے گہر چلا
گیا بلکہ خسر اُسکا بہی اُس سے کنارہ کر گیا ایکدن کامل وہ تنہا قلعہ مین رہا اور تب اُسنی اپنے
جانبازی کا ارادہ کیا رات کے وقت اُسنی اپنی زوجہ اور تہوڑے ایک رفیقون کو رتہون
مین سوار کیا اور زر و جواہر جتنا ممکن تہا اسکا ہمراہ اور آدہی رات پر تین گہنٹہ گذرے تہے کہ
وہ بہگوان گولہ کو بہاگ گیا یہان سے اُسنی بارادہ ملنے لا صاحب فرانسیس

کیے جسکو اسنے جیتنہ سو بلایا تہا انگلشیون پر دہاوا کر کے اور دریائی لی جنگ پلاسی سی حکومت
انگریزون نے ہندوستان مین استقلال پایا اسی لڑائی مین صرف بیس انگریز اور پچاس ہندوستانی
سپاہی مقتول اور مجروح ہوئے بعد لڑائی کے میر جعفر نے کلایو صاحب سی ملاقات کی
اور مبارکباد دی اس فتح کی مدد تب مرشدآباد کو گئے میر جعفر قلعہ بادشاہی کو اپنے
قبضے مین لایا تمام رئیس شہر اور امراء ملک وہان جمع ہوئے اور دربار ہوا کلایو صاحب
اپنی جای سی اتہا اور ہاتہہ میر جعفر کا پکڑ کر تخت پر بٹہایا اور آداب نوابی بنگالہ و بہار و اریسہ
کا بجا لایا وہ معہ چند صاحبان دیگر اور رام چند دیوان کلایو صاحب اور نبو کشن منشی کے
منشی خانے خزانہ پر گئے اسمین انہون نے دو کروڑ روپی سی کچہہ زیادہ کی اشرفی اور روپے پائے
مورخ اس زمانہ کا بیان کرتا ہی کہ یہہ خزانہ فقط باہر کا تہا اور ایک خزانہ اور تہا جو زنانہ مین
رہتا تہا اور اس سے کلایو صاحب کو مطلع نکیا اس گنجینہ خفی مین کہا گیا ہی کہ آٹہہ کروڑ روپے
سی زیادہ کا مال چاندی سونے جواہر کا تہا وہ کہتا ہی کہ میر جعفر اور امیر بیگ اور رام چند اور نبو کشن
نے یہہ دولت لیے اور یہہ قول بہی دروغ معلوم نہین ہوتا اس واسطے کہ رام چند جسکا مشاہرہ ساٹہہ
روپی تہا دس برس بعد مرا اور سوا کروڑ روپی کا مال چہوڑا اور نبو کشن جو بعد ازان ملقب
براجہ ہوا اسکی تنخواہ زیادہ ساٹہہ روپی سی نہ تہی چند روز بعد اسنی اپنی ماں کے شراد مین
نو لاکہہ روپی صرف کئی ایام مصائب انگریزون کے اب منقطع ہوئے جو ان سترہ سو چہپن
عیسوی مین کوٹہی اور تمام اسباب تجارت انکا تاراج ہوا تہا اور افسر بدریغ تہ تیغ ہوئے
انکا بنگالہ مین پانو رکہنے کا ٹہکانا نرہا تہا نہ جو ان سترہ سو ستاون کو وہ فقط ای
کوٹہی پر پہر متصرف نہو گئے بلکہ سراج الدولہ کو جو انکا دشمن تہا مغلوب کیا اور ایک اپنی طرف
کا نواب بنایا اور بنگالہ سی فرانسیسیون کو جو انکے مخالف تہے نکال دیا اب فقط یہہ
بات رہی تہی کہ وہ نقصان اپنے کو خزانہ مرشدآباد سی وصول کرنے اس بابت

لے قرار پایا کہ ایک کروڑ روپے کمپنی واسطے نقصان سرکار کے اور پچاس لاکھ روپے
صاحبان انگریز بعوض اپنی اپنی اثاث البیت کے جو کلکتہ کی شکست مین غارت گیا تھا اور بیس لاکھ
روپے ہندوستانی اور سات لاکھ ارمنی لیتے علاوہ اسکے بہت روپے انعام مین فوج بحری
و بری کو عطا کئے بلکہ نوکران سرکاری بھی جو ساعی واسطے مسند نشینی میر جعفر کے ہوئے تھے
محروم نہ رہے کلائو صاحب نے نو لاکھ روپے لئے اور دوسرے صاحبان کونسل نے کم اس سے
اس بات کا عہد و پیمان ہوا کہ انگریز جمیع حقوق اپنون پر بطور سابق کے قابض رہتے اور
زمین جو مابین خندق کے تھی اور جو چھ سو گز پرے اسکے تحت انگریزون مین رہتی اور اختیار زمینداری کے
شہرون جنوبی کلکتہ کا کالپی تک سرکار کمپنی کو ہوتا اور فرانسیس ان اضلاع مین رہنے نہ پاتے
سراج الدولہ بھگوان گولہ کو روانہ ہوکر راج محل مین پہنچا اور کشتی سے اوتر کر قریب جھونپڑی
ایک فقیر کے جسکو اسنے قبل اسکے بہت اذیت دی تھی کچھ کھانا واسطے بی بی اور بیٹی
اپنی کے پکانے لگا اس شخص نے آنے سراج الدولہ سے ان لوگون کو جو اسکے متلاشی تھے آگاہ
کیا اور انہون نے آنکر اسے گرفتار کر لیا اسنے بہت منت و سماجت ان لوگون کی جنسے کہ
ہفتہ عشیرہ ہم کلام بمشکل ہوتا تھا کی لیکن انہون نے ایک بات اسکی نہ سنی اور تمام
زر و جواہر اسکا لوٹ لیا اور مرشدآباد کو الٹا لیگئے جب کہ وہ شہر مین پہنچا میر جعفر نے بہت
سی افیون پی تھی اور موافق عادت کی اسکے خمار مین پڑا ہوا تھا میرن بیٹے اسکی نے
جو ایک بڑا فاسق و فجار تھا سنکر کہ سراج الدولہ آتا ہے حکم دیا کہ اسے متصل مکان ہمارے
کے قید کرین بعد ایک یا دو گھنٹہ کے اس نے اپنے رفیقون سے اسکی قتل کرنے کے لئے کہا
لیکن ان سب نے انکار کیا مگر ایک شقی محمد بیگ نامی نے جسکو علی وردی خان نے پرورش کیا
تھا اس امر شنیع پر مبادرت کی چونکہ یہہ شخص اس مکان مین داخل ہوا کہ نواب
بدنصیب اسکے ارادہ سے واقف ہوا اور بولا کہ مین بعوض خون حسین قلی خان

کہ مارا جاتا ہوں جو ہیں کہ اُس نے یہہ الفاظ بولے ہیہ کہ قاتل نے شمشیر نکالی اور کئی
ضربون مین کام اُسکا تمام کیا وہ اُسکے پانون مین گر پڑا اور دم واپسین اُسنی یہہ الفاظ کہے کہ آج
حسین قلیخان کا انتقام ہوا بعد ازان اُسکی لاش کی ٹکڑے ٹکڑے کئی اور ہاتی پر لے اعضاء
ڈال دیا اور بطور تشہیر کے تمام شہر مین پہرا کر اُسکے دفن کو لیگئے یہہ بات مشہور ہی کہ جب فیلبان
نے واسطے کسی ضرورت کے ہاتی کو ٹہیرانا چاہا ہاتی اُسی مقام پر جا کہڑا ہوا جہان کہ سراج الدولہ
نے حسین قلیخان کو اُتہارہ مہینے پیشتر مارا تہا اور چند قطرہ خون کے اُسکی لاش مجروح سے
اُس جا پر جہان کہ اُس نے اُس بیگناہ کا خون بہایا تہا گرے

وہ حسین قلیخان نایب صوبہ دار ڈہاکہ اور اُسکے عشایر کو بہت ناپسند کرتا تہا اور اُنکی بربادی کے درپے
واسطے اُسنی پہلی ایک ملازم اپنی کو اُس شہر کو بہیجا جسنے اُسکے بہانجے کو دن کے وقت سامنے سب لوگون کے
مار ڈالا بعد ازان اُسنی واسطے قتل حسین قلیخان کے اجازت نانا اپنی سے چاہی الہ وردیخان نے جواب بات کا
بابت اجازت نوازش محمد اُسکے آقا کے ممکن نہین کہ وقوع مین آوی اُس نے اس کار سے اُسی کچہہ زجر و توبیخ
بلکہ شہر چہوڑ کر واسطے شکار کے راج محل کو چلا گیا تا وہ مشاہدہ اُسکا نکرتا اُسکی زوجہ چہرنانی سراج الدولہ خود
پاس گئی اور اجازت قتل اس بیگناہ پر بغیر کوشش کی کہ گہسیٹی بیگم زوجہ نوازش محمد اس مقدمہ مین بہت سعی کے
اُسنی انکی مضمون سے عاجز ہو کر اسبابکو منظور کیا سراج الدولہ بعد ملاقات کی روانہ اپنی دولتخانہ کا ہوا اور حسین قلیخان
کے گہر کے پاس سے گذرا اور حکم دیا کہ اُسکو گہر سے نکال لادین اور اپنی سامنی اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دے اُسکے برادر
کو بہی اُسی وقت ذبح کیا نہ مورخ محمد کہتا ہی کہ بسبب اُس قتل بیدریغ کے غضب الٰہی اوپر گنہگار خاندان
الہ وردیخان کی نازل ہوا چند روز گذری تہے کہ نوازش محمد مر گیا اُسکے بہائی سید محمد صوبہ دار اوڑیسہ نے
بعد دو مہینے کے عالم بقا کو کوچ کیا الہ وردیخان بسبب انتقال اپنی نواسی کے بہت آزردہ و شکستہ خاطر
اور مرنے انکی دونو بہتیجون سے اُسکی کمر ٹوٹ گئی تہی اور اُسی عمر مین نویں اپریل سنہ سترہ سو چہپن عیسوی
کو اس دار فانی سے رحلت کی ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

الغرض میر جعفر کو اہل ریاست صوبہ معترف ہوئے اور یہ بات جلد ظاہر ہو گئی کہ وہ لائق سرانجام
سلطنت کے نہ تھا اور وہ نامرد و بے رحم و طامع تھا اسکا اول ارادہ بربادی سرداران ہنود
کا جو زیر حکومت اسکی تھے اور بھی ایام ناظمین سابقین کے انہون نے دولت بیشمار جمع کی تھی ہوا
وہ اول راجہ رام دولب منصرم اعظم پر جو علاوہ دولت بیقیاس کے ایک لشکر چھ ہزار آدمی
کا رکھتا تھا مگر یہ مرد صاحب سلیقہ ان اشخاص میں سے جنہوں نے کہ اسکو مسند پر بٹھایا تھا ایک تھا
چالاک اور ذی ہوش تھا جب سے وہ واسطے اتارنے سراج الدولہ کے مسند ریاست سے
ہوشیار ہوا دولب نے اسکے منی النعمن کو صلاح دی کہ مسند نشینی بجائی اسکے میر جعفر کو سزاوار
تھی جسکے عوض میں میر جعفر خواہان بربادی اسکے کا ہوا اور رام دولب اس سے البتہ نفرت ہی کر بدگمان ہوئے
اسکے کہ اسکی چھوٹے بھائی سراج الدولہ کی دوستی ہی اس معصوم کو مروا ڈالا اور رام دولب بسبب
حمایت انگریزون کی اسکی ہاتھہ سے بچ رہا ناظم بعد ازان درپے بربادی رام نراین کے ہوئے
جو ایک مدت سے نایب صوبہ دار بہار رہا ہوا اور صوبہ داری اس مقام کی بنام بھائی راجہ ان
کے جو بموجب روایت کلائو صاحب کے میر جعفر سے زیادہ تر موقوف تھا تجویز بجائے راجہ رام
حاکم مدناپور بسبب قید کرنے اسکی بھائی کے اس سے برگشتہ ہو گیا راجہ اول سنگھ
نایب پورنیہ نے بسبب اغوا کرنے اہل دربار کے بغاوت قبول کی بعد بیٹھنے میر جعفر کے
مسند ریاست پر عرصہ پانچ مہینے میں تین سرکشیاں ان اضلاع میں واقع ہوئیں اسکی رجوع
طرف کلائو صاحب کے جسپر ایک بنگالی اعتماد رکھتا تھا یہ تکیہ کرنا اسکا فایدہ ہوا
اسواسطے کہ اس نے تین سرکشیاں بغیر بہانے ایک قطرہ خون کے دبا دین بسبب بجا لانے منت
و عاجزی نواب کے وہ معہ لشکر کے پٹنہ کو جاتے ہوئے مرشد آباد میں جو ہوا
گیا وہ روپیے جو نواب نے انگریزون کو دینا کیا تھا بہت سا باقی تھا
اب تک ادا نہوا کلائو صاحب نے بعد پہنچنے کے دارالامارت

مین تہا کہ کوئی سبیل واسطے ادای زر موجود کے ضرور ہے نواب سے ایک سہ اور
محصول پر پروان رندیا و ہوگلی کے لکہدیا جب کہ یہہ مقدمہ فیصلہ پاچکا ہندوستانی
و انگریزی فوج نے پٹنہ کو کوچ کیا رام نراین کلایو صاحب پاس آیا اور کہا کہ انگریز
اُسکے حامی ہوتے تو البتہ وہ اپنے آقا کے مطیع رہتا و رہتا کلایو صاحب نے بہت قال
قیل و قال در باب قبول کرنے اطاعت اُسکی کے نواب سے کی اور آخر کار اُس سے یہ
منظور کیا رام نراین فوراً کمپو کو گیا اور آداب تسلیمات میر جعفر کو بجا لایا اور اپنی جا
پر پہر مستقل ہو گیا نواب اور کلایو صاحب نے معہ اپنے دونون لشکر کے مرشد آباد کو مراجعت کی
اُس شخص کو اسباب کا ظن تہا کہ صرف جب تک کہ یہان انگریز مین مامون ہونگا میں
اس معاملہ کی ہونی سے بہت خفا ہوا مطلب اُسکا اور اُسکی باپ کا بربادی اور کم کرنا طاقت
ہنود کا تہا لیکن برخلاف اپنی خواہش کے اُنہون نے اس سفر میں اُنکی طاقت کو مضبوط کیا
وہ دونو کلایو صاحب سے بدظن ہوئے میر جعفر کے تمام صوبہ دار تینون ضلعو نکا تہا لیکن
حقیقت مین کلایو صاحب مالک تہی سردار جنگ و انگریز دو برس پیشتر واسطے کہینچنے کلت الجمیر سے
حضور نواب مین بہت سی منت و عاجزی کرتے تہی اور روپیہ دیتی تہی اسیطرح اُنکی چاپلوسی
و خوشامد کرنے لگی مسلمانون نے دریافت کیا کہ ہندو جو صاحب شعور تہی اُنہون نے جا بجو
نواب کے چہوڑدیا اور کلایو صاحب سے اپنی مطالب معروض کرنے لگی لیکن اُس نے اپنا
طریقہ دانائی و اعتدال کا اختیار کیا کہ جبتک وہ اُن امور مین مداخلت رکہتا تہا
ذرا بہی خلل نہوا ایک نیا دشمن حدود بنگالہ مین پیدا ہوا شاہ عالم پسر شاہ دہلی کا باپ
اپنی سے مخالف ہو گیا اور صوبہ دار الہ آباد و اودہ سے سازش کی اور ایک سپاہ معلوم التعداد
کی تیار کر کر واسطے تسخیر بہار کے اور اسقصدان دونو صوبہ دارون کا مدد کرنا شاہزادہ کا ایما تہا
بلکہ وہ یہہ چاہتے تہی کہ اُنہیں بہی کچہہ اضلاع مابین مین مداخلت ہوتے

ہوئی شاہزادہ نے چند خطوط کلائو صاحب کو باین مضمون لکھی کہ اگر تم ہماری اعانت
کروگی تو تمہیں ہم اضلاع متعددہ عطا کرینگے لیکن اُسنے جواب دیا کہ مین عہد و پیمان میر جعفر سے
کرچکا ہون اور یہہ نہوگا کہ مین اُسکی دغا کرون اسطرف شہنشاہ نے کلائو صاحب کو لکھا کہ اُسکے
بیہ برکت کو جہان کہین پاؤ گرفتار کرکر ہمارے سپرد کردو لشکر میر جعفر بسبب چڑہنے تنخواہ
کے اُسکی مخالف تہا اور وہ بباعث بے انتظامی کے لڑنے پر قادر نہی اُسنی دوبارہ
درخواست مدد کلائو صاحب سے کی جسنی شتابی تمام سنہ سترہ سو اٹہاون مین پٹنہ کی طرف
نہضت کی پیشتر اُسکی پہنچنے کے مقدمہ فیصلہ پاگیا تہا شاہزادہ و صوبہ دار الہ آباد نے
نو دن تک پٹنہ کو محاصرہ کیا اور اغلب تہا کہ وہ اُسپر قابض ہوجاتے لیکن جبکہ متصل پہنچنا
انگریزونکا اور بہی دغا کرنا صوبہ دار اودہ کا کہ جو غایبانہ صوبہ دار الہ آباد کے اُسکی دار الحکومت
پر متصرف ہوگیا تہا اُنہیں معلوم ہوا تب اُسنی شاہزادہ کو چہوڑا کہ وہ خود اپنے کام سے
نبٹ لیا اور آپ جلد واسطے بچانے ملک اپنی کے روانہ ہوا لیکن وہ لڑائی مین مارا
گیا تب شاہزادہ فوراً بعد اُسکے کنارہ کر گیا اور تین سو آدمی اُسکی ساتہہ رہگئے
اور وہ مفلس ایسا ہوگیا کہ اُسنے کلائو صاحب سے کچہہ روپیے طلب کیا جسنے
کہ از راہ فیاضی کے ایکہزار اشرفی بہجوادی جب میر جعفر کی اُس خوف سے خاطر جمع ہوئی
اُسنی ممنون ہوکر کلائو صاحب کو ایک اپنا اُمرا بنایا اور بطور جاگیر کے زر آمدنی کو جو
کمپنی نے واسطے زمینداری کلکتہ کے دینا مقرر کیا تہا معاف کیا وہ قریب تین لاکہہ روپیہ
سالیانہ کے آمدنی تہی چند روز بعد اُس معاملہ کے میر جعفر نے کلکتہ مین جاکر کلائو
صاحب سے ملاقات کی اور وہ وہان کمال عزت سے استقبال کیا گیا جب کہ وہ
یہان مقیم تہا کہ ایک اہل ڈچ کا بڑا لشکر بحری پندرہ ہزار آدمی کا ساتہ جہازون
مین آیا اور دہانہ دریا پر لنگر کئے اور یہہ بات جلد معلوم ہوگئے کہ وہ

برمہی نواب یہان آئی اتہے وہ چند مدت تک جزیرا مین بامید لانے فوج فرنگ کے
جو مقابلہ انگریزون کا کرسکی سازش کرتا رہا یہہ سازش بواسطہ خواجہ وجید کے ہوئی جو اگرچہ سیٹھ
سکے جیسے علی وردیخان بہت مہربان تہا جو ئی اُسنی نمک کا ٹہیکا لیا تہا اور بسبب ایسکے برا دولتمند
ہوگیا یومیہ اخراجات اُسکے ہزار روپے کی تہی اور ایک مرتبہ اُسنی نذر پندرہ لاکہہ روپیہ
کی نواب کو دی ابتدا مین وہ فرانسیسون کی طرف سی گماشتہ مرشدآباد مین تہا لیکن جبکہ اُنکی
دولت کو بسبب تسخیر چندرنگر کے زوال آیا وہ انگریزون پاس چلا گیا اگرچہ سراج الدولہ کو اُسپر
بہت اعتماد تہا لیکن یہہ بہی انہین لوگون مین سی تہا جنہون نے انگریزون کو واسطے آمادہ
اُسکے کی مسند ریاست سی بلایا تہا بعد سرکشی کی جب اُسنی دیکہا کہ اُسکی مطالب خاطر خواہ
پورے نہوئی اسلئی اُسنی فوج ڈچ کی لانیکا بنگالہ مین ارادہ کیا تا وہ انگریزون سی مقابلہ
کرین اُسوقت مین تہوڑے جزیرا کی دو گروہ تہی سردار ایک طائفہ کا نرم گو از جو بسی
کلاؤ صاحب سے رکہتا تہا اور وہ واسطے مداومت صلح کے متردد تہا اور دوسرے کا سرگروہ
ورنیٹ صاحب اُسکی تابعین جنکا تسلط جزیرا مین تہا بہت مفسد و شریر تہے انگریزون نے
واسطے امن اپنے کی بیشتری سی اہل ڈچ کو اُنکی اپنے قوم کے ناخداؤن کے رکہنے سی
ممانعت کی تہی اسواسطے انہون نے جیٹویا کو لکہا اور ایک بڑا لشکر بامید اسباب کے کہ وہ زیان
اِس ملک سی نفع اپنا حاصل کرین منگایا کلاؤ صاحب نے اس لشکر کے آنے سی بہت متردد
ہوا چونکہ انگریزون اور اہل ڈچ مین صلح تہی اسلئے اسکی اپنی فوج فرنگ زیادہ تر سے
حصہ اس فوج اہل ڈچ سی جو اب اُن پاس موجود تہی نہ تہی وہ بہیا کی سی اپنی کام مین
مصروف رہا اور اسوقت مین اُسنی کہا کہ نوکران سرکار گورنمنٹ ہندوستان بیشتر
معرض خطر مین بن فائدہ فرانسیسون کا بنگالہ سی معدوم کرکر اب اسنے یہہ ارادہ کیا کہ
اہل ڈچ بہی یہان زور نہ پکڑنے پاوے اسنے میر جعفر سی التماس کی کہ مدد نہ کی انکا اسبا

میر جعفر

یہان تک فوج ڈچ کو رخصت کرتا نواب نے کہا مین خود ہوگلی کو جاکر تصفیہ اس امر کا کرتا
ہون وہان جاکر اُسنے کلائو صاحب کو ایک خط بہیجا جسمین یہہ مرقوم تہا کہ مین نے کچھہ عہد و
پیمان اہل ڈچ سے کرلیا تہا اور وہ کہ اپنی جہاز کو بعد گذرنے موسم کے یہان سے لیجاینگے
کلائو صاحب بسہولت اس فریب کو دریافت کرگیا اور یہہ جانا کہ کشتیان اہل ڈچ کے جہاز اور بیڑا
پائین اُسنے مورچال ٹہیا کو جو زیر کلکتہ واقع ہے مستحکم کیا لیکن پہر بہی پہلے حملہ کا ارادہ نکیا
کشتیان اہل ڈچ کی محاذی قلعہ کے آگئین اور فوراً حملہ کیا لیکن اُنہون نے ہزیمت پائی تب
اُنہین سے سات سو اہل فرنگ اور آٹہہ سو ملایا زمین پر اترے اور خشکی کی راہ ساحل ندی دریا سے
چنسرہ کیطرف روانہ ہوئی کلائو صاحب نے کرنیل فورڈ کی کچھہ فوج ہمراہ کی تا وہ پیشتر سے
جاکر اُس جگہہ کو جو مابین مقام مذکور و چنسرہ کے واقع ہے قابض ہو جاوے فوج ڈچ کی
آگے بڑہی اور بلا فاصلہ ایک کوس جنوب چنسرا کی خیمہ زن ہوئی چون کہ فورڈ صاحب جانتا
تہا کہ ان دونو قومون مین صلح و اتفاق ہے اسلئے اُسنے بے اجازت ارباب کونسل کی حملہ
کرنا مناسب نجانا اور اسبات مین اُنہین ایک خط لکہا اور انکا حکم قطعی چاہا کلائو صاحب
گنجفہ بازی مین مشغول تہا کہ خط اُسکا پہنچا اُسنے اُسی مقام سے جواب اُسکا بقلم سرخی لکہا
عزیزمن فورڈ تمہین لازم ہے کہ تم بے تامل جنگ کرو اور مہلت ایک لحظہ کو روا نرکہو اور
کل مین تمہین حکم باجلاس کونسل کے بہیجونگا فورڈ صاحب بمجرد پہنچنے اس حکم کے
فوج ڈچ سے لڑنے لگا اور عرصہ آدہ گھنٹہ مین اُنہین شکست دی اُسی دن انگریزون نے
جہازون کو جو دریا مین آئی تہے تسخیر کرلیا اور اس مہم سے اُنہین کچھہ منفعت ہوی
بعد اختتام جنگ چنسرا کی نواب میرن ساتہہ جمعیت چہہ یا سات ہزار سوارون کے
آپہنچا یہہ بات ظاہر تہی کہ وہ بے شبہہ امداد اہل ڈچ کی کرتا اگر وہ ظفریاب ہوتے
لیکن اب اسنے انگریزون سے شریک ہوکر انکا تعاقب کیا کرنیل فورڈ صاحب نے

فورا بعد ہزیمت دینے کے چینسرا کو محاصرہ کر لیا اور یہہ مقام مدت تک لڑ سکتا تہا لیکن
اہل ویچ نے جلد کلایو صاحب سے عذر خواہی کی انہون نے ادا کرنا روپے کا جو اس لڑائی مین
انگریزونکا صرف ہوا تہا اقرار کیا اور اُسنے انکی جہازون کو چہوڑ دیا چند روز بعد انفراغ
ہونے کے ان امور سے وہ بڑی شان و شوکت سے ماہ فروری سنہ سترہ سو ساٹہہ
مین ولایت انگلند کو بسواری جہاز روانہ ہوگیا لیکن تین برس کی مشقت و رنج سے
جو اُسنے اٹہائی تہے بہت ضعیف و لاغر ہوگیا تہا اُس نے عنان حکومت ہاتہہ وینس
سٹارٹ مین چہوڑی وہ ملک اب اس مین نہ تہا نواب میر جعفر نے جواب بہت ہی مسن
ہوگیا تہا اختیار حکومت اپنے بیٹے میرن کو دیا وہ نوکران سرکاری سے گستاخانہ پیش آیا
اور انکی بہت سے تحقیر کے اور رعایا اسکی سفاکی و بیرحمی سے ظلم و تعدی سراج الدولہ
کو بہول گئے شاہ عالم پسر شاہنشاہ دہلی نے بسبب اس فساد عام کے واسطے سفر بہار کے
دوبارہ جرأت کی خادم حسین خان صوبہ دار پورنیہ نے تہیہ کیا کہ وہ معہ فوج اُسکی لشکر
مین آ ملے جو بین کہ شاہزادہ کرمناسہ سے جو سرحد بہار ہے گذرا تہا کہ اُسے یہہ خبر
پہنچی کہ وزیر عماد الملک نے اُسکے باپ کو مار ڈالا تہا اس حادثہ کی واقع ہونے سے وہ شہنشاہ
ہندوستان ہوگیا اور صوبہ دار اودہ کو اپنا وزیر بنایا لیکن یہہ شہنشاہ زور و رعایا نرکہتا تہا
بلکہ اُسکی دار الخلافت پر بہی اُسکی اعدا تسلط تہی حال اُسکا اور ایک فراری کا اُسکے
اپنی قلمرو سے چندان فرق نرکہتا تہا اُسنے پٹنہ کو نہضت کی رام نراین جو ایک مرد
شجاع تہا اُسنے اسکی حفاظت مین بہت سعی کی اور مرشد آباد کو ساتہہ بہت عجز و
انکسار کی لکہا کہ ایک لشکر اُسکی مدد کے لئے بہیجا جاوے کرنیل کیلیاڈ جو فی الحال حکومت
فوج کی رکہتا تہا فورا ساتہہ فوج انگریزی کے برفاقت میرن معہ فوج نواب کے روانہ ہوا
اُس ملعون شقی نے چند روز نہو ہوئے تہے کہ دو اپنی افسرونکو مروا ڈالا تہا اور سترہ عورتونکا

میر جعفر کی

اپنی حرم سرا مین سی ساتہہ جنجر کے جدا کیا تہا گہسیٹی بیگم اور امینہ بیگم جو صاحبزادیان
الہ وردیخان اور بیٹیان نوازش محمد اور سید احمد مرحومین کی تہین چند روز سی پوشیدہ
ڈہاکہ مین رہتی تہین وقت روانگی کے اس مہم پر اسنے احکام انکے قتل کی بہیجی حاکم ڈہاکہ
نے انکی خون مین ہاتہہ آلودہ کرنے سی انکار کیا حسین میرن نے ایک اپنے ملازمین کو
بہیجا اور حکم دیا کہ انہین بہ بہانہ لیجانے مرشد آباد کی کشتی پر سوار کرکر مع کشتی کی غرق
کر دینا یہہ احکام بلے تفاوت عمل مین آئی قاتلین جب انکے غرق کرنے کشتیون کے دا
نکال رہے تہی چہوٹی بہن بولی کہ ای خدا ہم دونو عاصی گناہگار ہین لیکن ہمنی کچہہ خطا میرن کے
نہین کی تہی بلکہ تمام حشمت و جاہ اسکو ہمارے خاندان سے حاصل ہوئی میرن نے وقت اپنی روانگی
کے اسم تین سو آدمیون کا ایک بند کاغذ پر لکہا اور ارادہ کیا تہا کہ بعد معاودت
اس سفر سی انہین قتل کردیگا لیکن پہر اسی الٹا پہرنا نصیب ہوا کرنیل کلیو نے رام
نراین کو لکہہ بہیجا کہ وہ شہنشاہ سی اسکے آنی تک نہ لڑتا لیکن اسنے اس نصیحت سی غفلت
اور دشمن سی لڑنے گیا اور شکست فاحش پائی پٹنہ کا کوئی اب محافظ نہ تہا اور شہنشاہ
ایک حملہ مین اسپر قابض ہو جاتا لیکن وہ غارتگری ملک مین مصروف ہوگیا اس اثنا مین
کلیو صاحب آپہنچا اور التماس فورا حملہ کرنیکی غنیم پر کی لیکن میرن نے کہا کہ بائیسوین
فروری تک ستارے نامسعود ہین بیسوین کو شہنشاہ نے حملہ اوپر دونو لشکر متفق کے
کیا میرن کی پندرہ ہزار سوار الگ ہوکر بہاگ گئی لیکن کرنیل کلیو نے ساتہ استقلال
و مردانگی کے حملہ اوپر لشکر شاہ موصوف کی کیا اور تہوڑی عرصہ مین انہین ہزیمت
دی اسی شب کو شاہ عالم نے وہان سی خیمے اٹہوا ڈالے اور پانچ کوس کے فاصلہ
پر میدان رزمگاہ سی استادہ کئے اسکے خستہ سالار فوج نے اسے
صلاح دی کہ وہ پہاڑون مین سی جاتا اور مرشد آباد کو دفعۃً لے لیتا اگرچہ

میر جعفر
تباہی تمام ہو گئے لیکن میرن نے فی الحال ایک کشتی میز رو روانہ کی اور اپنی باپ کو خوف
سے مطلع کیا شہنشاہ عرصہ قلیل میں پہاڑون سے جو پندرہ کوس دار الریاست سے تھے
باہر آیا اور فوراً حملہ نکیا بلکہ اس مملکت میں دیر تک رہا کہ کرنیل کلیڈ نے اسکا تعاقب
کیا دونون لشکر مقابلہ میں ایک دوسرے کی پڑی اور فوج انگریزی نے شہنشاہ سے لڑنا
چاہا لیکن وہ سراسیمہ ہو کر پٹنہ کو چلا گیا اور اسے محاصرہ کیا خادم حسین خان حاکم پورنیہ نے
فی الحال بادشاہ سے عرض کیا کہ وہ اعانت حضور کی کرنا چاہتا ہے اور اپنی لشکر کو روانہ
کیا شہنشاہ نو دن تک پٹنہ پر حملہ کرتا رہا لیکن یہہ بات ظاہر تھی کہ وہ اس شہر پر مسلط
ہو جاتا لیکن اس اثنا میں کپتان نوکس ساتھ جمعیت قلیل کے پٹنہ میں آگیا اسی کو کرنیل کلیڈ
نے بھیجا تھا اور تیرہ دن میں وہ بردوان میں پہنچا وقت شب کے اس نے مقام دشمن کو بغور
دیکھا اور دوسرے دن اسی جب وہ قیلولہ میں تھے اسپر یورش کیا لشکر شاہ نے شکست
پائی اور اپنی خیمون کو آگ دیکر بھاگ گیا خادم حسین خان بعد ایک دو دن کے معہ لشکر
کے جسمین سولہ ہزار آدمی تھے حاجی پور میں آیا اور آمادہ یورش کرنے پٹنہ کا ہوا
کپتان نوکس نے ساتھ ایک چھوٹی لشکر انگریزون اور ہندوستانیون کے جو ہزار
آدمی سے زیادہ نہ تھے دریا سے عبور کیا اور اسکو ہزیمت دی یہہ ایک بڑا کار جرأت اور
دلاوری کا تھا جو اس لڑائی میں واقع ہوا اور اسی سبب سے ہندوستانیون کو انگریزون [illegible]
کمال اعتقاد ہوا راجہ شتابرائے نے اس لڑائی میں ایسی شجاعت اور مردانگی ظاہر کی انگریز [illegible]
تاراج ہوئی بعد ہزیمت کہانیکی حاکم پورنیہ واسطے رفاقت شہنشاہ کی روانہ ہوا اور
کرنیل کلیڈ و میرن نے اسطرف سے آتی ہوئی اسکا تعاقب کیا برسات شروع ہو گئی تھی
لیکن انہون اسکی تعاقب سے باز نہ آیا دو مہری کا جولائی سنہ سترہ سو ساٹھ کو بوقت
شب کی طوفان شدید واقع ہوا اور میرن جبکہ اپنی خیمہ میں قصہ سن رہا تھا کہ ایک بجلی گری اور وہ

اور وہ ذکر اسکے مر گئی کرنیل کلیوڈ نے اس واقعہ سی مجبور ہو کر تعاقب چھوڑ دیا اور پٹنہ
کو پھر آیا اور برسات بھر وہان رہا میرن اگرچہ عیاش تھا لیکن اپنی باپ کی سلطنت کا ایک
شہ ارکن تھا مورخ محمدی اوس زمانہ کا یون لکھتا ہی کہ جو اُسکی مرنے سے عیش و دست و ہیبت
اب بالکل جاتی رہی اور نظم و نسق ملک مین خلل کلی واقع ہوا لشکر نے قلعہ کو گھیر لیا اور
واسطے باقیات تنخواہ اپنی کے شور و غل کرنے لگے میر قاسم داماد نواب آن پاس آیا
اور اقرار کیا کہ مین تنخواہ تمہاری اپنی پاس سے دونگا انگریزون کو عنقریب ایک جنگ
درپیش تھی کہ روپیے بہت مطلوب تھے لیکن اُن پاس اتنا روپیہ نہ تھا جو لڑسکین وہ دولت
بیقیاس جو انہین غیر مترقب ہاتھ لگی تھی لے تا ل اُٹھا ڈالی اُنہون نے نواب سے روپیہ درخواست
کیا لیکن اُسکے خزانہ مین بھی کچھ نہ تھا اس سبب سے اُنہین اب بجز لینے قرض کے کچھ چارہ اور
نہ تھا یہہ بات ظاہر تھی کہ حال اسطور ہمیشہ نہ رہیگا نواب نے میر قاسم کو سفیر کر کے کلکتہ
کو بھیجا اور وہان اُسکا شعور و لیاقت وینسٹارٹ صاحب و ہیسٹنگز صاحب جو بالفعل مدار المہام
امور کمپنی تھی ظاہر ہوا میر قاسم بار دگر واسطے ایک دوسرے معاملہ کی بھیجا گیا اور گورنر
صاحب کے نزدیک یہہ بات ثابت ہوئی کہ اس شخص سے نظم و نسق ہوگا اور دوبارہ ہو سکیگا
اُسنی اُس سے کہا کہ وہ نایب ناظم اُن اضلاع کا ہو تا جسکو اُسنی لی نا ل منظور کر لیا وینسٹارٹ
و ہیسٹنگز صاحب معہ کچھ لشکر کے مرشد آباد کو روانہ ہوئی اور یہہ مقدمہ میر جعفر
سے عرض کیا وہ اُسکی ایکبارگی اقبال کرنے سے بہت ناراض تھا اُسنی سمجھا جس صورت مین
تمام طاقت اُسکے داماد کی ہاتھ مین چلی گئی تو وہ مرجع انام ہوگا اور مجھسے کوئی رجوع
نکریگا وینسٹارٹ صاحب نے نواب کی مرضی نہ دیکھی خاموش ہو رہا اور میر قاسم نے
ڈرایا کہ مین شہنشاہ سے جا ملتا ہون کیونکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ بعد اس قیل و قال کے
رہنا اوسکا مرشد آباد مین خالی خوف سے نہ تھا وینسٹارٹ صاحب نے اس لحاظ سے

سختی کرنا مناسب جانا اُسنے حکم دیا کہ انکو انگریزی قلعہ میں ترجمتا اور میر جعفر نے یہ حالت
دیکھکر قبول کرلیا اور یہ التماس کی کہ مجھے مرشدآباد یا کلکتہ میں سکونت کرنیکا اختیار دیا
غور کی کہ یہ مقتضاے غیرت نہ تھا کہ میں مرشدآباد میں بے حکم و اختیار جہاں ایکمدت سے حاکم تھا رہوں
اور سنر لیس اپنی داماد کی اٹھاوں اس سبب اُسنے کلکتہ کا جانا پسند کیا اُسنے اپنی حرم سرا میں ایک تختی
ڈالی تھی اور اُسنے ایسا فریفتہ کرلیا تھا کہ جو وہ کہتی تھی سو کرتا تھا اور بعد ازاں وہ منی بیگم کر
مشہور ہوئی مورخ محمدی بیان کرتا ہے کہ قبل روانہ ہونیکے وہ عورت اور میر جعفر ہوتات میں
جو اندر محل کے تھے لگئے اور جواہرات نایاب جو حکام سلف مرشدآباد نے جمع کئے تھے
لے لئے اور ساتھ ایک لشکر جلو کے روانہ کلکتہ کو ہوئے ۔

میر قاسم

بنگال

۱۷۶۰ع

میر قاسم باستعانت انگریزوں کی چوتھی مارچ سنہ سترہ سو ساٹھ عیسوی کو صوبہ دار
وبہار ہوگیا اور اس خدمت کی شکریہ میں اُسنے کمپنی کو ضلع بردوان پیشکش کیا صاحبان کونسل
کو بیس لاکھ روپیہ دئے جسکو انہوں نے آپسمیں تقسیم کرلیا وہ ایک مرد لیق اور مستقل
مزاج کا تھا بعد مسند نشینی کے اُسنے پہلے ایک صحیح کاغذ حساب اس روپیہ کا جسکو اُسنے
انگریزوں اور فوج میر جعفر اور اُسکے نوکروں اور اپنی خادموں کو دینا کرلیا تھا تیار کیا اور
بعد اُسکے اُسنے تجویز اُسکی ادا کرنے کی نکالی اُسنے خرچ اپنی دربار کا کم کیا اور بہت
ہوشیاری سے کاغذ حساب دیکھے اور اُسنے روپیہ جو سرداروں نے ایام بے تدبیری حکومت میر جعفر
میں لے لیا تھا واپس کرلیا اُسنے زمینداروں سے بقایا زر باقیات بھی نہیں طلب کیا بلکہ اُسنے
ہمر نو محال کی ایک نئی تشخیص کے تحصیل سالیانہ دونوں صوبوں کی بیشتر اُسکے زمانہ کی ایک کروڑ
بیالیس لاکھ بیتالیس ہزار روپیہ کی تھی اب اُسنے دو کروڑ چھپن لاکھ چوبیس ہزار روپیہ کی تحصیل
مقرر کی فی الحقیقت بعد جمعبندی جو اُسنے مقرر کی ادا کرنا اُسکا دینا تھی ناشند ذکو دشوار تھا

تہا اس طور سے خزانہ اُسکا جلد بہر گیا اور قابل ادای زر باقیات ہوا چونکہ وہ تحویلہ فوج
اپنی کو ماہ بماہ دیتا تہا اسلئے وہ اُسکی مطیع تہی اگرچہ اُسنے ریاست بمدد انگریزون
کی حاصل کی تہی لیکن اب اُسکا ارادہ یہہ ہوا کہ وہ اُنکی متعلقی سے نہو تا اُسنے خیال کیا
اگرچہ وہ نواب بنایا گیا تہا لیکن حقیقت مین طاقت اُن لوگونکی ہاتہہ مین تہی جو اُسے مسند ریاست
پر لائے تہے اُسنے دیکہا کہ بجز لڑائی کے کوئی صورت اُسکی رہائی کی ارباب کونسل کلکتہ کے
ہاتہہ سے نہ تہی اور اسی سبب سے وہ انتظام فوج مین مشغول ہوا اُسنے سپاہیون کو جو نوکری
کی قابل نہ تہے خارج کیا اُس نے فوج اپنی کو قواعد انگریزی سکہلائی اُس نے ایک شخص
ارمنی گرگین خان کو جسکا مولد اصفہان تہا جو ایران مین واقع ہی سردار فوج اپنی کا مقرر کیا
وہ ایک مرد صاحب سلیقہ تہا ابتدا مین وہ ایک بزاز تہا لیکن چونکہ وہ فن سپاہ
گری سے بہت ماہر تہا اسلئے میر قاسم نے اُسے اپنا نوکر کر لیا اور اُسنے بہی واسطے آزادی
خداوند نعمت اپنے کی ہاتہہ انگریزون سے بہت سی سعی کی اُس نے بندوقین تیار کروائین
اور توپین ڈہلوائین اور گولہ اندازونکو تعلیم کیا اور فوج جسپر کہ وہ حاکم رہتا بہترین تمام
فوج ہندوستانی امیرون بنگال کی تہی واسطے اخفا رنجتگی اُس راز کے انگریزون سے میر قاسم
نے مرشد آباد چہوڑ کر مونگیر کو دار الریاست اپنا مقرر کیا اُسکے ارمنی سپہ سالار نے
یہان کارخانہ بندوقونکا کہڑا کیا یہہ شہر واسطے بندوقون کے بسبب گرگین خان کے جسکے
عمر تیس برس سے کچہہ زیادہ تہی اب تک مشہور ہی بعد گذرنے برسات سنہ سترہ سو تریسٹہ
کے میجر کارنک واسطے مقابلات معاملہ کے جو ابہی تک طرف بہار مین تہا گیا اور شکست
فاش دی بعد لڑائی کے کارنک صاحب نے راجہ شتاب رای کو ساتہہ پیغام صلح کے اُس
پاس بہیجا جسکو اُسنے بعذر قبول کر لیا اور انگریزی سپہ سالار اُسکے لشکر مین آیا اور اُسکو
بجا لایا میر قاسم باستماع معاملہ انگریزون اور بادشاہ کی مضطر ہوا اور جلد پٹنہ کو گیا

میر قاسم

تاکہ کوئی مباحثت اُسمین واقع ہو کارنک صاحب نے اُس سے عرض کیا کہ وہ تابعداری
شاہ عالم کی کریں لیکن اس شخص کو بسبب اپنی غرور کی یہہ امر ناگوار تھا استحکام کا اسباب تو
قرار پایا کہ طرفین مکان تجارت انگریزون مین آکر ملاقات کرینگے یہان تخت رکھا گیا اور
بادشاہ ہند نسل تیموریہ جو ابتک قلمرو مین بھاگا بھاگا پھرتا تھا اُس تخت پر بٹھایا میر قاسم [illegible]
مقررہ سے لایا اور شہنشاہ نے اُسکی صوبہ داری بنگال و بہار و اوڑیسہ عطا کی اور اُسنے
اقرار کیا کہ چھبیس لاکھ روپے سالیانہ جزیہ مین دیا کرونگا بعد ازان بادشاہ نے دہلی کو [illegible]
کی اور کارنک صاحب ہمراہ رکاب اُسکی کنارہ کرمناسہ تک گیا بادشاہ نے وقت رخصت
کے اقرار کیا کہ ہم ہر وقت درخواست انگریزون کے دیوانی ان تینو اضلاع کی اُنہین عطا کرینگے
یہہ بات ہمین بیان کرنی ضرور ہے کہ اوڑیسہ اگرچہ سنہ سترہ سو چھپن عیسوی مین دوسرے
ضلعون سے جدا کر کر مرہٹون کو دیا گیا تھا لیکن پرگنات شمالی دریا سونن ریکہ کے اسمین
بنے رہے تھے اور انکا نام اوڑیسہ رکہا تھا قاسم علی نے تمام زمینداروں کو سوای رام نراین
حاکم پٹنہ کے اپنا مطیع کر لیا وہ بہت صاحب دولت مشہور تھا لیکن حمایت انگریزون کے
رکھتا تھا اُسنے تین برس تک زر خراج کا حساب نکیا لیکن یہہ بات بلحاظ خاطر رکھتے تھے
مین اُسوقت فوج غنیم سے بہت سے سختیان پیش آئی تہین نواب نے کہلا بھیجا کہ مین زر
باقیات انگریزون کو جبتک رام نراین زر باقی ادا نکریگا نہ دونگا اُسنے باتہ مین دو گروہ
کونسل کلکتہ کے تھی ایک اُسمین کا مخالف میر قاسم کے اور دوسرا جس گروہ کا سرگروہ وین سٹارٹ
صاحب موافق اور سرگروہ وین سٹارٹ صاحب کے آخرکار غالب آئی لشکر انگریزی پٹنہ
سے بلا یا گیا اور رام نراین تنہا نواب کے اختیار پر چھوڑا گیا اُسنے فی الفور اُسے گرفتار
کر کر قید کیا اُسکے نوکرون پر بہت تشدد رکھا تا کہ خزانہ سے اطلاع دیوین کس مقام مین
پوشیدہ ہے لیکن روپی جو وہان سے ہاتہ لگی زیادہ خرچ روزمرہ ریاست سے نہ تھی ایک

بڑی سلطنت ایام حکومت دہین سٹارت صاحب مین واقع ہوئی اسواسطے
کہ اب ہندوستانیونکو حمایت انگریزون پر اعتماد نرہا اب تلک نواب اپنی حکومت
پر بخوبی کامران رہا لیکن اب بیان کرنا کہ کیونکر وہ غارتگری ملازمان کمپنی سے برباد
ہوا ضرور ہے بہت سی روپئے ہندوستان مین محصول اشیاء تجارت سے جو ایک
ضلع سے دوسرے ضلع کو منتقل ہوتی ہین تحصیل ہوتا تھا یہہ طور تحصیل زرکا معقول
نتھا کیونکہ اسکی سبب سے تجارت مین قصور ہوتا تھا لیکن اسکی ایسا رواج پایا
تھا کہ بہی انگریزون نے پیشتر سنہ اٹھارہ سو عنیتیس کی اسکو موقوف نہین کیا جب کہ
کمپنی نے باقرار پنتیس ہزار روپیہ سالیانہ کی اجازت تجارت کی حاصل کی انکے
مال پر محصول نرہا پریسیڈنٹ کلکتہ کی ایک دستک اپنی دستخطی تیار کی اور بسبب اسکے
کوئی مال کمپنی کا مزاحم واسطے محصول کے نہوتا تہا اور یہہ اجازت فقط واسطے
مال سرکار کی تہی ہرگاہ انگریزون نے اپنی طرف سے ایک نواب مقرر کیا اور اس ملک
مین زوردار ہوگئے تہی ہریک نوکر کمپنی کیا اہل قلم اور کیا اہل سیف تجارت اپنی اپنے
مال کی کرنے لگے جبتک کلائو صاحب اس ملک مین رہے وہ محصول بموجب
سوداگران ہندوستانی کی ادا کرتے رہے لیکن جب کہ وہ ولایت کو گئے اور اصحاب
کونسل نے دوسرا نواب مقرر کیا تب اختیار انکا بہت ہوگیا اور ارادہ کیا کہ وہ
تجارت کرتے اور محصول کچہہ نہ دیتے وہ بنگالہ مین ایسی زوردار تہے کہ نوکران نواب
جرات انکی مقابلہ کی نرکہتے تہے وہ دن بدن خرابیان زیادہ کرتے تہے اسکے
گماشتے جہان انکی مرضی مین آتا نشان انگریزی نصب کردیتے تہے اور نوکران
سرکار اور تجاران ہندوستانی پر زیادتی کرتے تہے جو شخص کہ ایک
دستک بدستخط کسی انگریز کے اپنے پاس رکہتا وہ اپنے تئین بمنزلہ

کمپنی کے سمجھا تہا ہر گاہ کوئی جھگڑا واقع ہوتا انگریز کچہہ سپاہی بھیجکر اسی ان
نواب کو پکڑ بلاتی اور قید کردیتی جب کہ کوئی کشتی خانگی محمول اموال تجارت جاتے
کرلیے ادای محصول گذر جاے تب ملاح نشان کمپنی کہڑا کردیتی تہی نواب کا حکم کچہہ
نہ رہا اور سوداگران ہندوستانی تباہ ہو گئی اور انگریزون نے بہت روپیہ پیدا کیا آمدنی
نواب کی کم ہو گئی اسواسطے کہ فقط نہین انگریزی محصول دیتی تہی بلکہ ہر ایک شخص
اپنی تئین انکا نوکر قرار دیکر اپنا مال بے محصول نکال لیجاتا تہا میر قاسم نے بہت سی
نالشین ان تکالیف کی ارباب کونسل سی کین اور آخر کار تہدیدا کہلا بہیجا کہ اگر وہ
ان باتون سی ممانعت نکرینگے تو مین حکومت اپنے سی دست بردار ہونگا ون
سٹارٹ صاحب اور ہیسٹنگز صاحب نے واسطے رفع ان برائیون کی بہت سی
کوشش کی لیکن چونکہ دوسرے اصحاب کونسل کو انکی سبب سے منفعت کثیر ہوتی تہی اسلیے
سعی ان دونونکی مفید نہوئی انجام کار یہان تک ہوا کہ انگریزون کے گماشتون
نے ہندوستانیون کو مجبور کیا کہ تم خرید و فروخت ہماری قیمت پر کیا کرو میر
قاسم نے اب انگریزون کو اپنا دشمن سمجہا اور آثار جنگ کی دونو گروہ مین ظاہر
ہوئے واسطے رفع کرنے اسباب کی ونسٹارٹ صاحب خود بیچ مونگیر
کے اسکے پاس گئے اور ملاقات کی اور وہ مخلصانہ پیش آیا جب کہ تحقیقات
معاملہ کا ہونے لگا نواب نے بہت سی شکایتین زیادتی نوکران سرکار کمپنی
کی اور نقصان جو سبب موقوف ہونے محصول کے اس ملک مین واقع ہوئی
تہی آگے اسکے ظاہر کئے ونسٹارٹ صاحب نے اسکو بہت سی تشفی دیکر
کہا کہ تم خاطر جمع رکھو کہ دونو ہندوستانی اور انگریز محصول مقرری یعنے نو
روپے سیکڑا تمام اسباب پر جو تمہارے ملک مین ہوتے گذرینگے ادا کرینگے

اسنی نواب سی کہا کہ مین خود اس بندوبست کو بیتارکٹ صاحبان کونسل
کلکتہ کے جاری نہین کرسکتا ہون لیکن واسطے منظوری اسکی کی مین انہین
بہت سمجہاؤنگا اسنے دلگیر ہوکر یہہ بات قبول کی اور کہا کہ اگر اس سے یہہ خرابیان
رفع نہون گی تو مین بالکل محصول موقوف کرونگا اور ہندوستانیون اور انگریزون
مین بلحاظ تجارت کی کچہہ فرق نہ رکہونگا وین سٹارٹ صاحب بعجلت تمام کلکتہ
کو گئے اور یہہ تدبیر کونسل مین پیش کی میر قاسم نے منظوری کونسل کا انتظار کیا
اور فوراً اپنے عاملون اور باج گیرون کو لکہہ بہیجا کہ وہ انگریزون سے انکی مال تجارت
پر حساب نو روپئے سیکڑے کی محصول لیوین انگریزون نے اسکے دینے سے انکار
کیا اور افسران ہندوستانیون کو گرفتار کیا سرداران مختلف کوٹہیون کے
بہی اپنے اپنے مقام چہوڑکر کلکتہ مین بجلدی تمام چلے آئے وین سٹارٹ صاحب
نے جو محصول نو روپے سیکڑا کا تجویز کیا سب نے سوای ہسٹینگز صاحب کے نا منظور
کیا انہون نے بالاتفاق ہوکر کہا کہ ہم ڈہائی روپے سیکڑا کا محصول صرف نمک پر
دینگے میر قاسم اسوقت مین جنگ نیپال پر گیا ہوا تہا اور وہان وہ مظفر ہوا
جب کہ اسنے وہان سے مراجعت کی اسنے سنا کہ انگریزون کو محصول کے دینے مین
انکار ہے اور اسکے افسرون کو قید کرلیا تہا اسنے فوراً بموجب اپنے کہنے کی اصلاع
بنگال و بہار سے بالکل محصول موقوف کردیا صاحبان کونسل اس بات سے نہایت
برہم ہوئے اور مصر ہوئے کہ نواب محصول قدیمی اپنی رعایا سے لیوے اور انگریز بے
محصول کے تجارت کیا کرینگے اس مقدمہ نے طول کہینچا ہسٹینگز صاحب نے
کہا کہ اسکا کچہہ سبب معلوم نہین ہوتا کہ کیون حاکم فرمانروا مثل میر قاسم کو
بہبودی رعایا اپنے کے مطلوب نہین مَن صاحب نے جو کسی کوٹہی کا

کہتا تھا کہ اس طرح کا کلام مناسب حال نائب نواب کے نہ تھا کہ صاحب کونسل
کے ہیسٹنگز صاحب نے جواب دیا کہ کوئی شخص سوای دغابازی کے ایسی بات کہنے
سے باز نہ رہتا آخر کو یہہ ٹہیرا کہ امیٹ صاحب اور حے صاحب میر قاسم پاس
جاویں اور تکرار کریں کہ وہ محصول قدیمی اوپر اشیاء ہند کے مقرر کریں بعد بھیجنے
کے انہوں نے اس سے کئی ملاقاتیں کیں اور اول یہہ بات ظاہر تھی کہ مقدمات فیصل
ہو جاتے لیکن بسبب درشت کرداری الیس صاحب کے جو رئیس پٹنہ اور جمیع نوکران
کمپنی سے تند مزاج تھا اشید میں صلح کی جانبین میں نواب نے امیٹ صاحب کو رخصت
کیا اور حے صاحب کو یرغمال میں اپنے افسروں کے جو مقید تھے رکھ لیا مگر جاہ
الیس صاحب نے دیکھا کہ امیٹ صاحب دائرہ حکومت نواب سے نکل گیا تھا اس نے
پٹنہ پر حملہ کیا اور قابض ہو گیا لیکن لشکر اسکا شکست ہو کر پراگندہ ہوا اور بڑی
جمعیت فوج میر قاسم کے آئی اور شہر کو پھر چھین لیا الیس صاحب اور دوسرے
فرنگیوں کو قید کر دیا قاسم علی پٹنہ میں اس ماجری سے مطلع ہوا اور دیکھا کہ
اب جنگ ناگزیر تھی اس نے حکم دیا کہ تمام فرنگیوں کو کوٹھیوں میں گرفتار کریں اور
امیٹ صاحب کو رستے میں روک رکھیں اور کلکتہ کو جانے نہ دیں جب کہ صاحب
موصوف جوار مرشدآباد میں تھا کہ بہ فرمان حاکم اس شہر پاس پہنچا جس نے کہ اسے
بلایا اور اس نے انکار کیا جس پر ایک ہنگامہ برپا ہوا اور امیٹ صاحب مارے گئے
صرف ان آسودہ حال کوٹھی جگت سیٹھ کو جو واقع مرشدآباد تھے میر قاسم نے
گمان کر کر کہ وہ موافقت انگریزوں سے رکھتے تھے حکم دیا کہ وہ مونگیر میں لائے جائیں
اور وہاں انہیں قید کیا جب کہ خبر موت امیٹ صاحب اور مقید ہونے الیس صاحب
کے معہ رفقا کے کلکتہ میں پہنچی صاحبان کونسل نے فوراً پیکار کا ارادہ کیا

وین سٹارٹ صاحب اور ہیسٹنگز صاحب نے ہرچند کہ انہین سمجھایا کہ وہ
اس بات کو جبتک کہ صاحب جو پٹنہ مین ہے ہاتہہ میر قاسم سے نکل آوے موقوف
رکہین فوج انگریزی باتفاق گروہ اعظم صاحبان کونسل کے نامور بجنگ ہوئے
اور مرتبہ ثانی تخت نشین کرنا میر جعفر کا اس شرط پر کہ وہ اسباب ہندوستانیون
سے محصول لیا اور کہ انگریز اپنے اسباب خانگی تجارت پر محصول نہ دین تجویز
کیا یہہ میر جعفر بہتر برس کی عمر کا جو بسبب بیماری جذام کے بمشکل حرکت کرسکتا تہا کلکتہ
سے مرشدآباد کو مع فوج انگریزی کے روانہ ہوا میر قاسم نے واسطے تربیت و نظم فوج
اپنی کے بہت محنت کی اور فی الحقیقت یہہ فوج ایسی تہی کہ کبہی کسی حاکم بنگالہ کو
نصیب نہوئی تہی گرگین خان ارمنی اسکا سپہ سالار اگرچہ فن سپاہگری سے بہت
واقف تہا لیکن پہر بہی جنگ نے جلد اختتام پایا بسبب مخالفت افسران نواب کے
کی اسکی لشکر نے انیسوین جولائی سنہ سترہ سو ترسٹھ ۱۷۶۳ کو کٹوا مین ہزیمت پایا
چوبیسوین ۲۴ کو لشکر انگریزی نے موتی جھیل پر حملہ کیا اور مرشدآباد پر متصرف ہوا
دوسرے اگست کو گہیریا پر جو متصل سوتی کے ہی دوسری لڑائی واقع ہوئی اور فوج
میر قاسم نے پہر شکست پائی اسنے خندق مستحکم اودوانلا مین قریب راجمحل
کہودوائی تہی جہان کہ اسکا لشکر آپ چلا گیا بلکہ وہ مونگیر مین تہا اور لڑائیان
جو اس عرصہ مین واقع ہوئین انمین وہ شریک نہ تہا اسنے اب چاہا کہ مین لشکر
اپنی سے جو متعین اود تہا شامل ہوجاؤن لیکن اسنے قبل اپنی روانگی کے تمام
اسیران ہندوستانی کو مارڈالا یہہ منقول ہے کہ راجہ رام نراین کو جو سابق مین
حاکم پٹنہ تہا ساتہہ ایک تہیلی ریگ کے دریا مین غرق کردیا اور انہین ایام مین
راجہ راجبلبھ جو سابق مین نایب حاکم ڈہاکہ تہا معہ تمام فرزندوان

اوسکی سے اور ہم گمان کرتے ہین کہ کشن داس جسکا کہ ابہی مذکور ہوا اور راجہ
رایان راجہ امید سنگہ اور راجہ بنیاد سنگہ راجہ فتح سنگہ وغیرہ کو مع اولاد و
فرزندون دولتمند اور مشہور کو باہر لاتی اور برج قلعہ مونگیر سی انہین دریا مین گرا دیا
اور ایک زمانہ دراز تک ملاح اوس مقام کا جہان کہ انہین ڈوبایا تہا تلاش ان دیتی تہے
بعد فراغ ان خونریزیون کے قاسم علی اودوا مین اپنے لشکر سی شریک ہوا شروع
ماہ اکتوبر مین انگریزون نے اوسپر حملہ کیا اور شکست دی ایک یا دو دن بعد شکست کے
وہ مونگیر کو راہی ہوا لیکن اوسنی تاب مقابلہ فوج انگریزی کے جو اوسکے ڈرنے سی
اپنی مین نپاکر پٹنہ کو مع فوج کے بہاگ گیا انگریز جو اوسکے اسیر تہی اونہین ہمراہ اپنے
لیگیا دوسرے دن بعد ورود انکی کے اوسکا لشکر کنارہ اودوا پر پہنچا دفعۃً ایک شور عظیم
اوسکے لشکر مین ہوا ادہر ایک شخص واسطے عبور دریا کے مضطر تہا اور دیکہا کہ کچہہ آدمی
ایک نعش مردہ کو دفن کے لئی میدان مین لئی جاتے ہین جب اوسنی پوچہا کہ یہہ کیا ماجرا
ہی انہون نے جواب دیا کہ یہہ لاش گرگین خان سپہ سالار کی ہی اور اس سی نواب کو
خوشی کمال حاصل ہوئی یہہ بات اسطرح معلوم ہوتی ہی کہ عنقریب غروب ہونی آفتاب
کے تین یا چار مغل اوسکی خیمہ مین گہسی اور کام اوسکا تمام کیا یہہ بات اوڑا مشہور ہے
کہ وہ واسطے مانگنے تنخواہ کے گئی تہے اور جب کہ سپہ سالار انہین نکالنی لگا انہون نے
تلوارین اپنی کہینچ اوسپر گر پڑے لیکن انکی تنخواہ کچہہ چڑہے ہوئی نہ تہی کیونکہ نو دن
پیشتر اس واقعہ سی وہ تنخواہ تقسیم کر چکا تہا یہہ بات بہت قریب یقین سمجہے کہ
انہین قاسم علی نے واسطے قتل گرگین خان کے بہیجا تہا اوسکا بہائی خواجہ پیدروس
ایک مرد مشہور کلکتہ مین تہا اور وہ وہین بشارت جناب صاحب اور مسٹر ونسٹگر صاحب
سی کمال دوستی اور محبت دلی رکہتا تہا پیدروس نے خفیہ گرگین خان کو لکہا کہ

ختم نوکری نواب کی چھوڑ دو اور اگر گرفتاری اُسکی کسی نوع ممکن ہو دریغ نکرنا
مخبروں نے جو کہ نواب کی خدمت میں تھے اس معاملہ سے آگاہ ہو کر دو پہر پر ایک گھنٹہ گذرا
تھا کہ اُسنے اپنے آقا کو بیدار کیا اور فی الفور سپاہ لا رہی اطلاع دینی جو بیس گھنٹہ
بعد اس خبر کے گرگین خان ارمنی جنرل جو اس زمانہ میں بہت شہرت رکھتا تھا
مارا گیا میر قاسم جلدی سے تمام پٹنہ کو بھاگ گیا مونگیر طرف انگریزوں میں آگئی اُسنے
دیکھا کہ اُسے لازم ہے کہ وہ پٹنہ کو بھی چھوڑ دیتا اور اس ملک سے نکل جاتا وہ اب
انگریزوں پر بہت خفا ہوا اور پیشتر چھوڑنے پٹنہ کے اُسنے ارادہ کیا کہ وہ اپنے قیدیوں
کو مار ڈالے اس نے اپنے امیروں کو حکم دیا کہ وہ قیدخانہ میں جا کر اسیروں کو قتل کریں
انہوں نے جواب دیا کہ اُنہیں مسلح کر کر ہمارے مقابلہ میں بھیجو تا کہ ہم اُنسے لڑیں اور ہم
جلاد نہیں ہیں کہ انہیں بیکس کر کر ماریں تب نواب نے اپنے افسران فرنگ سے
شمرو کو حکم دیا کہ وہ اس امر کو بجا لاوے یہ شقی اول فوج فرانسیس میں سارجنٹ تھا
اور بعد ازاں ملازمین میر قاسم میں داخل ہوا اُسنے اس بات کو فوراً قبول کر لیا
وہ ساتھ اپنے تھوڑے سے سپاہی لیکر گیا جنہوں نے ان بیکسوں پر بندوقیں سر کیں
اور سوا ڈاکٹر فلرٹن صاحب کے کام اُن بیچاروں کا تمام کیا اڑتالیس انگریز
ممتاز اور ڈیڑہ سو سپاہی مارے گئے انتہی و بعد ازاں بہت سے حاکموں کے
نوکری میں رہا اور انجام کار سردنہ کا حاکم ہو گیا الس صاحب اور ہے صاحب
لوشنگٹن صاحب جو ارباب کونسل تھے اس واردات میں مارے گئی چھٹی
نوامبر سنہ سترہ سو تریسٹھ کو پٹنہ دست تصرف انگریزوں میں آیا اور میر قاسم
بھاگ کر صوبہ دار اودہ کے حمایت میں گیا اور اس سبب سے چار مہینے میں
لڑائی ختم ہوئی دوسرے برس بائیسویں اکتوبر کو بکسر میں جنرل منرو نے

اور لشکر صوبہ دار اودہ کا مقابلہ ہوا اور انگریزونکو فتح کامل حاصل ہوئی معاملات جو انگریزون اور وزیر مین ہوئی انکا تعلق کچھہ تواریخ بنگالہ سے نہین پس یہہ تنہا ذکر کفایت کرتا ہی کہ اُسنے اولاً میر قاسم کو اپنی حمایت مین رکہا اور بعد ازان اسکا خزانہ لوٹ کر اُسے بہگا دیا لیکن نواب نے پہر بنگالہ کی طرف رخ نکیا

میر جعفر

مرتبہ ثانی میر جعفر نے جب کہ مسند بنگالہ پر قدم رکہا اُسنے دیکہا کہ روپے جو انگریزونکو دینا اقرار کیا تہا سرانجام اُسکا ممکن نہ تہا وہ اب بہت بوڑہا ہوگیا تہا اُسکی بیماری نے غلبہ کیا اور چہہتر برس کی عمر مین ماہ جنوری سنہ سترہ سو پینسٹہہ مین بیچ مرشدآباد کی طایر روح اُسکی نے پنجرہ قالب سے پرواز کیا اُسکا خلیفہ مقرر کرنا اختیار مین بادشاہ کے تہا لیکن اُسکا کچھہ حکم نہ تہا ایسا مفلس ہوگیا تہا کہ اُسکی تختگاہ تک پہنچنا دشوار تہا اس سبب سے انگریزون نے جو چاہا سو کیا اب کونسل نے بہت سا روپیہ نجم الدولہ پسر میر جعفر جو بطن منی بیگم سے تہا لیا اور اسے نواب کیا اس سے اب انہون نے نیا عہد و پیمان کیا انہون نے حفاظت ملک اپنے اختیار مین رکہی اور اسے تنگ کیا کہ فقط ایک نایب اپنا واسطے سرانجام امور دیوانی اور فوجداری اس ملک کے مقرر کرے اسنے درخواست کی کہ نندکمار جو بہت بداطوار تہا اس عہدہ پر مقرر ہو جسکو ارباب کونسل نے بالکل انکار کیا ونسٹارٹ صاحب نے اُسکی حمایت چاہی اور شرارت مین ایک بڑی باعث واسطے مداخلہ گورنرون کے جو بعد اسکے آتے چہوڑ گیا محمد رضا خان جو الہ وردی خان کے اقربا مین سے تہا اس عہدہ پر منصوب ہوا

لارڈ کلاإو گورنر

صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹرز نے اختیار بے انتظامی جو بسبب بدچلنی انکے
نوکرون کے ہندوستان مین واقع ہوئی تہی اور جنگ سابقہ میر قاسم اور
وزیر اور قتل پٹنہ کی سنکر نہایت پریشان ہوئی اُنہون نے خوف کیا کہ
ملک جسکو اُنہون نے ابہی لیا تہا شاید انکی ہاتہہ سی جاتا رہی اور دیکہا کہ
کوئی شخص سوائی اُسکے جس نے کہ یہہ فتوحات حاصل کی تہین اُس ملک
کو بچا نہین سکتا تہا باین لحاظ اُنہون نے کلاإو صاحب کی طرف جسکو شاہ
انگلنڈ نے عہدہ امیری پر ممتاز کیا تہا رجوع کی اور کہا کہ وہ ہندوستان
کو جاوین اور مقدمات اُنکے درست کرین اگرچہ صاحبان ڈائرکٹرز
نے جب وہ انگلنڈ مین پہنچا اُسکی توقیر و عزت جیسا کہ چاہئے کی تہی
بلکہ جاگیر بہی اُسکی قرق کرلی تہی تسپر بہی اُسنی قصد ہندوستان
کا کیا وہ کمنڈر انچیف یعنی مالک سپاہ اور گورنر بنگالہ کا مقرر ہوا اور وہ
اختیار کل رکہتا تہا صاحبان ڈائرکٹرز نے اُسے کہا کہ وہ تجارت نوکرون
ہمارے کی جو موجب ایسی تکلیف کا ہوئی تہی موقوف کر دیتا اور
نوکرون ہمارے نی اس آٹہہ برس کے عرصہ مین جسمین کہ ایک نواب
بعد دوسرے کی مسندنشین ہوا دو کروڑ سی زیادہ روپے بطور پیشکش
کی ہندوستانیون سی لئے اور ہم چاہتے ہین کہ آئندہ کو یہہ رسم جاری
نرہی اُنہون نے حکم دیا کہ جمیع نوکران ہماری کیا اہل قلم و کیا اہل سیف
عہد و پیمان کرین کہ سوائے چار ہزار روپیے کی جو تحفہ کر اور بطور
تحفے کے لیوین وہ داخل خزانہ عامرہ کرین اور لہ آئندہ کو پیشکش زیادہ

ہزار روپیے سے بے اجازت نہ لیوین ساتھ ان نصایح کے لارڈ کلاآد صاحب ہندوستان کو رخصت ہوا وہ تیسری مئی سنہ سترہ سو پینسٹہ کو جہاز سے اترا اور کلکتہ مین داخل ہوا اسنے دیکہا کہ تمام خوف جنگی سبب سے صاحبان ڈائرکٹر کے خاطر پریشان ہوئی تہی جاتی رہی لیکن سبب ہندوبستی نظم نسق مین ابتری تہی ہر ایک شخص بلکہ ارباب کونسل کو بہی خیر خواہی کار کمپنی کی مطلوب نہ تہی بلکہ غرض انکی نوکری سرکار مین یہہ تہی کہ کچھہ روپیے جسقدر بنے جمع کر کر جلد ولایت انگلنڈ کو چلے جاوین ہر سررشتہ مین سبب منفعت پہیل گئی تہی ہندوستانی انگریزون کے ہاتہہ سے ایسے تنگ ہوئے کہ وہ انکے نام سے بیزار تہے بڑی دیانت معذرت کسی محکمہ مین نہ تہی صاحبان ڈائرکٹر سال گذشتہ مین پیشکش کی ممانعت مین حکم سخت واسطے اپنی نوکرون کے بہیج چکے تہی میر جعفر قریب الموت تہا جب کہ احکام آئے صاحبان کونسل نے ان احکام کو کتاب کونسل مین درج نکیا بلکہ بعد اسکے مرگ کے انہون نے ایک نیا نواب مقرر کیا اور اسے بہت سا پیشکش لیا اسی خط مین صاحبان ڈائرکٹر نے لکہا کہ آپکے نوکر اپنے مال کی تجارت نکرے برخلاف ان احکام کے صاحبان کونسل نے ایک عہدنامہ نواب حال سے لیا جسمین یہہ لکہا تہا کہ انگریز بطور سابق بے محصول تجارت کرے کلاآد صاحب نے بمجرد پہنچنے کی تعمیل حکم صاحبان ڈائرکٹر کا ارادہ کیا ہرچند صاحبان ممبر کونسل نے اسکی بہت دہمکایا تاکہ وہ انکے قابو مین آجاوے لیکن چونکہ سرشت اس شخص اور ونسٹارٹ صاحب مین بہت فرق تہا اس لئے

تدبیرین انکی مفید ہوئین اُس نے اقرار کیا کہ وہ تمام اسباب برابر نامہ
اپنی مہروان سے لکھہ دینگے کہ ہم آیندہ کو پیشکش نہ لینگے جس نے کہ اسکا انکار
کیا اُسی اعنی بے تامل موقوف کر دیا بعضے اُسکا کہنا بجا لائے اور وہ جنہون
نے کہ خاطر خواہ روپے جمع کر لیا تھا ولایت کو چلے گئے لیکن سب اُسکے
دشمن ہو گئے جو مشہور ہین جب ان کو کلائو صاحب بارادہ صلح کی طرف اضلاع
غربی کے کلکتہ سے روانہ ہوئے کیونکہ لڑائی مین روپے کی تحصیل کا ضایع ہوا تھا
نجم الدولہ نے ایک نیا وثیقہ لکھا جس سے کہ انگریز نظم و نسق ملک مین
بالکل مختار ہو گئے انہون نے واسطے خرچ اُسکے دربار کے پچاس لاکھہ روپے
سالیانہ مقرر کر دئے مصارف اس روپے کا بمشورہ محمد رضا خان اور راجہ
دورلبھ رام اور جگت سیٹھ کے مقرر ہوا چند روز بعد نواب اودہ سے
صلح ہو گئی بڑا مطلب اس سفر سے یہہ تھا کہ شہنشاہ نام صاحبان کمپنی کے
دیوانی صوبہ ثلاثہ کے مقرر کر دیتا اسکا ہم پیشتر ذکر کر چکے ہین کہ اُسکی اجازت
تھی کہ جب انکی خوشی ہووے وہ اُسے لے لین کلائو صاحب نے اُس کی
ملازمت الہ آباد مین حاصل کی اور ایفاء وعدہ چاہا جسکو اُسنے بعذر قبول
کر لیا بارھوین اگست کو شہنشاہ نے کلائو صاحب کو دیوانی بنگالہ و بہار
و اوڑیسہ نام کمپنی کے مرحمت کی اُسنے آمدنی مین بادشاہ کو ماہیانہ دو
لاکھہ روپے دینگا اقرار کیا یہہ بات بھی قابل لکھنے کی ہے کہ بارگاہ سلطانت
دہلی کو اپنی ممالک محروسہ مین قرار نہ تھا اسلئے ہمراہ اُسکے کچھہ اسباب
تجمل نہ تھا بجای تخت کے دو میزین جنپر کہ صاحبان انگریز کہانا کہاتے
ہین برابر بچھاکر پارچہ زر دوزی سے پوشش کر دی اُس پر شہنشاہ بیٹھے

جلوس کیا اور تین کروڑ رعایا معہ آمدنی دو کروڑ روپے کی انگریزون کو عطا کی
مورخ محمدی اس مقدمہ مین یون لکھتا ہی کہ فیصلہ ایسی بڑے کام کا جو اور زمانہ
مین بغیر تدبیران ذی شعور اور وکلائی دانشور اور بہت گفتگو کے نہو سکتا کم اُس
عرصہ قلیل سی بہی جو مع خریا بوتلی مین صرف ہوتا ہو گیا بعد جنگ پلاسی کی
اب یہہ ایک بڑی تردد یا تہہ انگریز دشمنین آئی فی الحقیقت اس لڑائی مین
وہ مالک اُس ملک کی ہو گئی لیکن پہر بہی اہل بلاد اُنہین غاصب و جبار
جانتے تہے اب اُس عطای شاہی سی ملکیت اور حقیقت اُنکی واسطے
صوبہ جات ثلاثہ کی ثابت ہو گئی اور نواب مرشد آباد کی کچہہ حقیقت نہ رہی ساتوین
ستمبر کو کلائو صاحب نے کلکتہ کیطرف مراجعت کی سال نوکران کمپنی نے بہت
قباحتین بہت سی پیدا ہوئین تہین صاحبان ڈایرکٹر نے بارہا اُنکے
ممانعت لکہہ بہیجی لیکن ملازمین اُنکے اِن احکام کو بجا نہ لائے اُنکے احکام حال
کچہہ مبہم و مشکوک تہی اور کلائو صاحب نے دیکہکر کہ مشاہرہ اہل قلم کا بہت
کم تہا اور جسکی کمی کو وہ بڑی طور سی پورا کرتے تہے چاہا کہ پیشہ تجارت
اور قاعدہ اجہی کے جاری رہتا اُس نے ایک طایفہ تجارون کا تجویز کیا اور
واسطے سوداگری نمک و چہالیا اور تمباکو کے اُنہین رخصت دی جنپس
سیکڑی کا محصول واسطے خزانہ کمپنی کے مقرر کیا اور اُسکے منافع کو ملازمان
اہل قلم اور اہل سیف السیمین تقسیم کرتے ارباب کونسل کا بڑا حصہ تہا اور
جو اُسکی رتبہ مین کم تہی چہوٹا اُس نے صاحبان ڈایرکٹر کو اُس اپنی تجویز سے
آگاہ کیا اور واسطے اضافہ تنخواہ گورنر کے بہت سی لکہہ بہیجی تا کہ وہ کچہہ
تجارت سی سروکار نہ رکہتا لیکن پہہرا نے صاحب اُسکی بعد پندرہ برس تک

منظور ہوئی جب کہ صاحبان ڈائرکٹر حال اس طایفہ سے واقف ہوئے انہون
نے اسکی بیروانکہنی مین حکم غضبناک لکھ بھیجا اور کلائو صاحب کو اسکی تقرر مین ملزم
کیا اور حکم دیا کہ وہ جلد موقوف کیا جاوے اور کوئی نوکر سرکار تجارت اسملک مین نکرے
ابتک اخراجات گورنمنٹ ہندوستان کا بہت تہا اور تمام آمدنی بہی صرف ہوتی
تہی اگرچہ ظاہر مین آمدنی صاحبان کمپنی کی بہت تہی لیکن وہ ہمیشہ قرضدار رہتے
تہی کیا فرنگی اور کیا ہندوستانی جتنے انکی نوکر تہی سب نے انہین جید ترک لوتا لارڈ
کلائو صاحب سے انگلنڈ مین سوال کیا کہ کیون کمپنی باوصف اسقدر آمدنی کی ہمیشہ
مفلس رہتی ہی اس نے جواب دیا کہ جو شخص کمپنی کا مصاحب ہوا اس نے اپنے
لئی بہت سی دولت جمع کی لیکن فوج مین بہت روپی صرف ہوتا تہا جب کہ
فوج انگریزی نواب کی طرف سی لڑ رہی تہی اس نے واسطے انکی ایک انعام مقرر
کیا جو موسوم بہتہ مضاعف کر تو اہیہ انہین بہت مدت تک ملا کیا جسکو کہ
وہ آخر کو اپنا حق سمجہنے لگی کلائو صاحب نے دیکہا کہ اقرار اس محصول سے کے
خرچ فوج کی متصور نہین وہ یہہ جانتا تہا کہ کوئی شخص کسی طرح تجویز کمی کو گوارا
نکرتا لیکن چونکہ اسکی طبیعت مین استقلال تہا اسلئے اس نے بہتہ مضاعف
کو یکقلم موقوف کر دیا افسران فوج اس بات سی بہت آزردہ خاطر ہوئے
انہون نے کہا کہ ہمنے اس ملک کو فتح کیا ہی اور لازم ہی کہ ہم ہی اسکا فایدہ اوٹہاوین
لیکن کلائو صاحب اپنی بات سی نہ ہٹا اس نے کچہہ روپیہ بطور انعام کے دینا ٹہرایا
لیکن پہر بہی اسکا ارادہ طرف کمی خرچ فوج کے تہا افسرون نے آپس مین اتفاق
کیا تا کہ وہ تنگ ہو کر موافق انکی خواہشون کے کرتا انہون نے خفیہ ایک دوسرے
کو خط بہیجے اور اسی دن استعفا دینے پر مستعد ہوئی جب کہ افسران اول

برگیڈ کے اسطور پر مستعفی ہوئی اور خبر کلائو صاحب کو پہنچی وہ بہت مضطرب
ہوا اُسکو یہہ شک ہوا کہ اتفاق و سازش تمام فوج مین ہوگئی ہی اگرچہ اُسنی بہت سی
سختیان دیکھین تہین لیکن یہہ مصیبت سب سے اشد تہی مگر سبنے سامان حملہ کا
اُس ملک پر کررہی تہے اور فوج انگریزی مین افسر تہی کلائو صاحب نے ایسی غفلت
ذاتی عمل مین لائی اُسنے افسر مدراس سے طلب کئی بعضے افسران علاقہ بنگالہ
جو بہت سرکش نہوئے تہے رجوع ہوگئی مفسدین گرفتار ہوی اور اُنکی عہدون سے
اُنہین معزول کر ولایت کو بہجوا دیا اِس تشدد سی اُسنے پہر لشکر کو مطیع کیا
اور ریاست کو جواب بڑی معرض خطر مین تہی اِس طور سی نجات دی لارڈ
کلائو بیس مہینی ہندوستان مین رہا اُسنے اُمور کمپنی کا دوبارہ انتظام کیا
اُسنے خرچ کم کیا تہا اور بسبب حصول دیوانی کی آمدنی قریب دو کروڑ کے بڑہ
گئی اُسنے ایک بڑی سرکشی لشکر کی دبائی تہی اور اُسکا بندوبست بخوبی کیا اور
اُس انواع انواع کی مشقتون سی اُسکی صحت و تندرستی مین خلل آیا اور لاچار ہو کر
ولایت کو چلا گیا وہ فروری سنہ سترہ سو سٹرسٹہ ١٧٦٧ع کو جہاز پر سوار ہوا یعنی
جبکہ وہ اول دفعہ بنگالہ مین وارد ہوا تہا اُس پر قریب دس برس کے منقضی
ہوئے تہے اِس عرصہ دس برس مین یہہ بات کہی جاسکتی ہی کہ اُسنے بنیاد سلطنت
انگریزون کی ہندوستان مین ڈالی اُسکے بندوبست سی اُسکے بہت دشمن
ہوگئے اُنہین سے تہوڑی ایک ساتہہ بڑی ثروت کی ولایت کو گئی تہے
اور وہان جاکر اُنہون نے اختیار انڈیا ہاوس مین حاصل کیا جب کہ کلائو
صاحب انگلنڈ مین پہنچے وہ اپنی دار اسپیر پارلیمنٹ اور کورٹ اوف
ڈایرکٹر مین کرنے لگے سخت سے اُس بہت بدسلوکی کی جسنے محض

اس بڑی سلطنت کی بنا رکھی اُسکے دشمنون نے اسکو دم واپسین تک
نچھوڑا وہ بہت برے حال مین بائیسوین ۲۲ نومبر سنہ سترہ سو چوہتر کو موا

ویرلسٹ صاحب اور کارٹیر صاحب

دیوانی یعنی تحصیل بنگال و بہار و اڑیسہ جو انگریزون کو مرحمت ہوئی تھی
وہ اُسکے بندوبست سے واقف نہی نوکران کمپنی اب تک لڑائی یا تجارت یا ل
سرکار یا اپنی مین مصروف تہے لیکن اب تحصیل مین بالکل دخل نہ رکھتے تھے صوبہ داران
سابق یہہ امور سپرد ہنود کی جو بہت محنت کش اور حساب دان تھے کرتے تہے
اگرچہ انگریز حال اس ملک سے واقف نہ تہے لیکن ہندوستانی بہی جانتے تہے
کہ کونسی بات اس جگہہ کی اُن پر ظاہر ہوئی اور انہین کسی نوع کا اسمین علم نہو
انہون نے لاچار ہوکر ہر ایک چیز کو دستور قدیم پر رکھا راجہ شتاب راے دیوان
بہار کا مقرر ہوا اور وہ پٹنہ مین رہا کرتا تہا محمد رضا خان دیوان بنگالہ کا اور
مقام اُسکا مرشد آباد ہوا یہہ طور حکومت کا سات برس یعنی سنہ سترہ سو ۱۷۶۴
بہتر تک رہا بعد ازان انگریز خود کاروبار سلطنت کرنے لگے اس عرصہ مین
حکومت کیسی معلوم ہوئی زمیندار اور دوسرے رعایا جانتی نہی کہ ہمین کسکے
اطاعت کرنی چاہئے ایک طرف ہندوستان نواب اور اُسکے نوکرون کا برا
نام تہا لیکن انگریز اس ملک مین ایسے زور آور ہوگئے تہے کہ افسران ہند سے
ان پر کچھہ حکومت نہ رکھتے تہے کہ دوسری طرف گورنر کلکتہ بائین پارلیمنٹ
اختیار سے کسی جرم کا اسطرف خندق مرہٹہ سے نہ رکھتا تہا بعد حصول
دیوانی تمام انگریزون کے سات برس تک بہت پریشانی وجہ اسلیے
تمام ملک مین رہی سبب اس انتظامی سلطنت سے سارے بہت ہوگئے

٥ ہر ضلع مین گردہ کے ڈاکے والون کے پہرتے تہے اور لوٹ سے بہی جو بڑا مفسد
ہوگئے تہے کہ جب کمپنی نے عنان سررشتہ حکومت کی اپنی ہاتہہ مین لی وہ بسبب ضوابط
جاری کرنے آئین تشدید کے مجبور تہی انہون نے حکم دیا کہ ڈاکے والےکو اسکے اپنے گانو
مین لیجا کر مارین اور اسکے اہل وعیال غلام سرکاری ہو وین اور باشندگان اسکے
گانو کے موافق قدر اپنی کے جرمانہ دیوین ایام اس بے انتظامی مین بہت سے
اراضی بے محصول ہوگئی اگرچہ آمدنی بنگال حضور بادشاہ سے انگریزون کو مرحمت
ہوئی تہی لیکن تحصیل اسکی کلکتہ مین نہین ہوتی تہی بلکہ مرشد آباد مین ہوا
کرتی تہی کلکتہ مین صرف تحصیل خالصہ تہی تحصیل بنگالہ اختیار مین محمد رضا خان
وراجہ دورلب رام اور راجہ کنٹ سنگہ بہائی گنگا گوبند سنگہ کے جو ایک بڑا
امیر نامور رہا تہی وہ اپنی طور پر بندوبست کرتے تہی اور روپے تحصیل سے اور
محصول معاف کر دیتے تہے ان کے اغماض سے جو ودہریون نے سمجہا جا بیس
لاکہہ بیگہہ اراضی برہمنون کو دی اس طور پر محصول سرکار مابین تیس
اور چالیس لاکہہ روپے سالیانہ کے حبس سے کہ وہ اب تک آگاہ نہ
تہے کم ہوگیا بسبب خیانت زمینداران اور عاملون خالصہ مرشد آباد کے
سرکار کمپنی باوجود آمدنی دو کروڑ روپے کی ہمیشہ مقروض اور مفلوک
رہتی تہے ویرلسٹ صاحب بجای لارڈ کلائو کے سنہ سترہ سو سٹسٹ
مین گورنر بنگال مقرر ہوئی بعد ایک سال کے حکم آخر صاحبان ڈائرکٹر
کا در باب موقوفی تجارت نمک اور اجناس دیگر نوکران اپنی کے صادر ہوا
انہون نے لکہہ بہیجا کہ تجارت اس ملک مین ہندوستانی کرتے اور انگریز
اسمین دخل نہ دیتے چونکہ تنخواہ افسران انگریزی کے بہت قلیل تہے

اسواسطے صاحبان ڈایرکٹر نے ڈھائی روپے سیکڑا محصول زمین پر اور زیادہ
کر دیا اور بخشش روپیہ کی تو انہون نے حکم دیا کہ آپکی نوکر کیا اہل قلم اور کیا اہل شمشیر
موافق قدر اپنی کے تقسیم کر لین لیکن بعد روانگی لارڈ کلایو صاحب کے کاروبار
ملکی مین بہر خلل آنے لگا اگرچہ آمدنی ہندوستان کی بہت تہی لیکن خرچ اس سے
زیادہ تہا بہر روز خزانہ مین کمی ہونی لگی جو موجب بڑی تشویش کا ہوا جب کہ
آخر سنہ سترہ سو انہتر کو کاغذ حساب تیار ہوا گورنر کلکتہ نے دیکھا کہ بہت روپے
قرض ہو گیا تہا اور بہی روپے درکار رہتا یہہ تجویز واسطے قرض لینے کے ہوئی کہ گورنر
نے خزانہ کلکتہ مین روپے نوکران کمپنی کا جو انہون نے کمایا تہا داخل کر لیا اور انکو
ہنڈویان صاحبان ڈایرکٹر پر دین صاحبان ڈایرکٹر نے سوای فرد
اسباب کی جو ہندوستان سے بہیجا گیا تہا کوئی دوسرا ادا کرنے زر ہنڈوی کا
نہ پایا لیکن چونکہ گورنر اور صاحبان کونسل کلکتہ نے وہ روپیہ ہم
پہنچایا ایک تو قرض لیا اور دوسرے اسباب ولایت کو بہیجا تہا اسواسطے صاحبان
ڈایرکٹر کو ادا کرنے زر ہنڈوی دشوار ہوا انہون نے گورنر کلکتہ کو ارقام کیا
کہ آیندہ کو ہنڈویان نکرنا اور کلکتہ مین واسطے ایک سال کی روپے قرض
لینا مال جسکا یہہ ہوا کہ انکی نوکرون نے اپنی دولت بواسطہ اہل فرانس اور
ولندیز اور ڈنمارک کے فرنگستان کو روانہ کی یعنی انہون نے اپنا روپیہ خزانہ
چندنگر چنسرا اور سیرام پور مین داخل کیا اور ہنڈویان اوپر متعلقین کمپنیون
انکی فرنگستان مین کروالین اس روپے کا اسباب خرید کر کے فرنگستان
لیا اور قبل منقضی ہونے میعاد ہنڈویون کے وہ بک گیا اس سبب سے
قومون کو احتیاج روپے کی واسطے تجارت کی نہ رہی اور مقصود انگریزون

بہت افلاس طاری ہوا باوجود ممانعت صاحبان ڈائرکٹرس کے حاکمین ملکت
نے راہ قرض لینے کی سنہ سترہ سو انہتر مین کہولی اور انگلنڈ پر ہنڈویان کرینے
لگی انگلنڈ مین کاروبار کمپنی کی کساد بازاری ہو گئی نجم الدولہ جو بجای جعفر خان کے
سنہ سترہ سو پینسٹھ مین ناظم مقرر ہوا تہا بعد ایک برس کے مر گیا اور سیف الدولہ
اسکے قایم مقام ہوا اور سنہ سترہ سو ستر مین بیماری چیچک سے موا اور مبارک
الدولہ اسکا بہائی مسند ریاست پر آیا صاحبان کونسل نے تنخواہ قدیم اسکی بحال
رکہی لیکن صاحبان ڈائرکٹرس نے اسکی تنخواہ کم کرکر سولہ لاکہہ روپیہ
سالیانہ مقرر کر بہیجے سال سترہ سو ستر مین بنگالہ بسبب قحط سالی کی ویران اور
بےچراغ ہو گیا مصائب جو غربا پر واقع ہوئی انکا بیان قلم مین نہین آ سکتا
لیکن طالب اخبار خود معلوم کرے گا جب وہ پڑہیگا کہ حصہ سوم باشندگان
اس ملک کا اس خشک سالی مین تباہ ہو گیا تہا اسی سال مین صاحبان
ڈائرکٹرس نے اہل قلم مین سے دو کونسلین واسطے تحصیل کے مرشدآباد اور
پٹنہ مین مقرر کین انکا یہہ کام تہا کہ وقایع جمع کرتے تہی اور اقساط آمد سے
کو نظر مین رکہتے لیکن بندوبست تحصیل اب بہی مرشدآباد مین محمد رضا خان
کرتا تہا اور پٹنہ مین راجہ شتاب رای اور کوئی کاغذ بابت اراضی مین بے اسکے
مہر کے نہوتا تہا ویرلسٹ صاحب نے سنہ سترہ سو انہتر مین عہدہ گورنری
سے استعفا داخل کیا اور کارٹیر صاحب انکی جا پر منصوب ہوئے اور کاروبار
بار کمپنی اب بسبب کمزوری حکومت کلکتہ کے قریب بربادی کے ہو گیا
اور واسطے انتظام امور اور کمی خرچ کے وین سٹارٹ صاحب گورنر
سابق اور سکرافٹن صاحب اور کرنیل فورڈ کو ولایت سے روانہ

کیا لیکن وہ ہندوستان مین نہ پہنچے اور جہاز جسپر وہ سوار ہوئی تہی بعد پہنچنے
اُس طرف کیپ کڈ ہوپ کے خبر اُسکی کچھہ نملی لوگ یہہ مظنون کرتے ہین کہ وہ
مع راکبین کے سمندر مین غرق ہوگیا

ہیسٹنگز صاحب

کارٹیر صاحب نے سنہ سترہ سو بہتر مین استعفا داخل کیا اور وارن ہیسٹنگز
صاحب جو بڑا دانشمند تہا اور آجتک کوئی نوکران کمپنی مین سے مثل اوسکے
ہندوستان مین نہ آیا تہا بجای اُسکے مقرر ہوا وہ سنہ سترہ سو انچاس عیسوی
مین بعمر ستر دہ سال کے زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر ولایت اپنی سے باہر نکلا اور
السنہ مختلفہ اور داب انتظام اس ملک کے بہت محنت سے سیکہے سنہ سترہ سو
ستاون مین کلائو صاحب نے اُسی اگرچہ وہ چھبیس برس کا تہا رزیڈنٹ دربار
مرشد آباد کا مقرر کیا اُس زمانہ مین یہہ عہدہ بعد گورنر کے تہا وین سٹارٹ
صاحب جبکہ عہدہ گورنری کلکتہ کو زینت بخش تہی وہ سوای ہیسٹنگز صاحب
کے کسی پر اعتماد نکرتے تہی دسمبر سنہ سترہ سو اکسٹ کو ہیسٹنگز صاحب
کونسل کلکتہ مین آیا اور حامی وین سٹارٹ صاحب کا مقابلہ مین دوسرے صاحبان
کونسل کے رہا اسنی اپنی دامن دیانت کو اس غدر عام مین خاک طمع سی آلودہ
نکیا اور رشوت لینی سے باز رہا اس حال مین اُسکے ہمسرون اور ہمرتبگون نے
عزل ونصب نوابون سے بہت روپیے جمع کیا تہا اُسپر ذرہ بہی شک کسی
چیز کے لینی کا نہ تہا ہان البتہ جب کہ وہ اپنے دوست وین سٹارٹ صاحب
کے ساتہہ ولایت کو جانے لگا وہ ایسا مفلس تہا کہ اُسنے کچھہ تہوڑا روپیے
قرض لینا چاہا جسکو اُسکے گماشتے خواجہ پیٹروس نے نہ دیا سنہ سترہ سو

ستر مین وہ صاحب دویم کونسل مدراس مقرر ہوکر ولایت سی روانہ ہوا اور
اس بندوبست کیا کہ صاحبان ڈائرکٹران اسکی شکر گذار ہوئی جب عہدہ گورنری
کلکتہ خالی ہوا انہون نے سوائی ہیسٹنگز صاحب کے کسیکو لائق تر اس عہدہ کے
نپایا چالیس برس کی عمر مین وہ گورنر بنگال ہوا صاحبان ڈائرکٹر بندوبست
تحصیل ہندوستانیون سی اب بہت ناخوش ہوئی انہون نے دیکھا کہ آمدنی
ہر روز کم ہوتی جاتی تہی سات برس بعد حصول دیوانی کی انہون نے چاہا کہ
وہ خود بندوبست تحصیل کرین اور کہ انگریز جو ملازم سرکار تہی روپیے تحصیل کرین بنسبت
ہیسٹنگز صاحب نے اس بندوبست جدید کی تعمیل کی ۱۳ تیرہوین اپریل کو وہ داخل
تخت مسند گورنری کا ہوا چودہوین مئی کو صاحبان کونسل نے ایک اشتہار
اس مضمون جاری کیا کہ ہم بندوبست تحصیل کا کرینگے اور جو انگریز کہ روپیے
تحصیل کریگا کلکٹر پکارا جاویگا اور کہ واسطے چند سال کے زمین بطور ٹھیکے
کے دیجاویگی انہون نے ایک کمیٹی چار صاحبان کونسل کی مقرر کی اور حکم دیا
کہ وہ تمام اپنے قلمرو مین پہرتے اور بندوبست کرتے صاحبان کمیٹی نے
بندوبست اپنا کشنگر سی شروع کیا لیکن چونکہ آمدنی اراضی بہت قلیل ہوئی
اسلیے انہون نے قصد نیلام کا کیا جس زمیندار یا تعلقدار نے روپیے
خاطر خواہ دیا اسکا قبضہ بحال رہا اور جسنے روپیہ کم دیا اسکا قبضہ جاتا رہا
اور اسکا کچھ تنخواہ واسطے اسکے مقرر کی اور زمین اسکی حوالہ اوروں کے
کر دی اسی زمانہ مین تحصیل خالصہ مرشد آباد سی موقوف ہوکر کلکتہ مین
لگی تا کہ گورنر اسکا ملاحظہ کرتا رہتا بباعث ان انقلابات کے انتظام
امور دیوانی و فوجداری مین بہت تبدیلی ہوگئے ہر ضلع مین دو عدالتین

رالت فوجداری مین صاحب کلکٹر مع قاضی اور مفتی کے
ا تہا اور عدالت دیوانی مین معاون کلکٹر کے دیوان اور دیگر
ہوتی تہے اور دو عدالتین کلکتہ مین انہین ایام مین واسطے
رہوتین عدالت صدر دیوانی واسطے مقدمات دیوانی کے اور
صدر نظامت واسطے مقدمات فوجداری کے صاحبان جج کو
ی مقدمات کسیکی جو انکی عدالت مین پیش ہوتی تہی ممانعت
نت سا جرمانہ کرنے کی بہی اجازت نہ تہی اور قرضخواہ کو اختیار
ے مقروض کا موافق اسکی مرضی کے نہ تہا جمیع مقدمات دیوانی
دیے سی چودہری پرگنہ پاس رجوع ہوتے تہے یہہ مرتبہ اصل
پردن نے بندوبست بنگال اپنے طور پر کر لیا صاحبان ڈائریکٹر نے
صان آمدنی بسبب بے انتظامی محمد رضا خان کے سوا انہین اسپر جیسی
س عہدہ پر مقرر ہوا شبہہ رہتا انہین معلوم تہا کہ جب وہ جنگلہ وار
میر جعفر کے طرف سی مقرر ہوا تہا وہان کئی لاکہہ روپیے کا نقصان
ے آدمیون نے اسکو الزام لگایا کہ ٹہیکہ غلہ کا قحط سالی سنہ سترہ سو
مین اسنے واسطے اپنی فایدہ کے لیا تہا اسپر گمان فقط تغلب
معمول سرکاری نہ تہا بلکہ اسنے رعایا پر بہت سا تشدد کیا تہا جبکہ
رآباد مین اسکو عروج تہا مثل اسکے کوئی بنگالہ مین نہ تہا عہدہ صوبہ
ی اسکو بالکل مال کے کام کا اختیار تہا اور عہدہ نایب ناظم سی تمام
بست پولس بہی وہی کرتا تہا صاحبان ڈائریکٹر نے دیکہا کہ جب
ے آپ اختیار رہیگا کسی کو مجال نہوگی کہ اسپر نالش کر سکے

ہیسٹنگز صاحب

انہون نے لکھہ بھیجا کہ اسکو گرفتار کر کر مع اسکے عیال و اطفال کے کلکتہ
کو روانہ کردین اور جمیع کاغذ اسکے پکڑ لے جاوین دس دن بعد مسٹر
ہو نے ہیسٹنگز صاحب کے ارباب کونسل مین یہہ احکام بوقت شب کے
اسکے پاس بھیجے صبح کو اسنے مڈلٹن صاحب ریزیڈنٹ مرشدآباد کو لکھا
کہ وہ محمد رضا خان کو کلکتہ مین بھیجدے حسب الحکم اسنے مع اسکے اہل و
عیال کے کشتی پر سوار کردیا اور اسکا کام آپ لے لیا ایک ارباب کونسل مین
سے جیٹ یورپ مین بھیجا گیا تاکہ اسکے وہ آنے تک وہان رہتا اور اسکی سبب
اس حال کے سے مطلع کرتا ہیسٹنگز صاحب نے بہی اسکو ایک خط
اس مضمون کا لکھا کہ چونکہ مین نوکر سرکاری ہون اسلئے سوا آپ کے بجا لانے
احکام اسکے سیکے کوئی چارہ نہین اور قطع نظر امور سرکاری کے مجہکو تم سے
محبت دلی ہی اور چونکہ شتاب رای نایب دیوان بہار پر بہی شبہہ تہا اسلئے
وہ کلکتہ کو بلایا گیا اور روبکاری اسکی جلد ہوگئی اسپر کسیطرحکا الزام
ثابت نہوا اور آبرو کے ساتہہ خلاص ہوا مورخ محمدی اس زمانہ کا اگرچہ
اسکے نظم و نسق کا بہت مدح خوان ہی لیکن وہ بہی لکھتا ہی کہ اسنے مثل دوسرے
افسران ہندوستانی کے اپنی ایام عروج مین بہت روپئے ظلم سے لیا عوض
اسکے ہتک عزت کی صاحبان کونسل نے اسکی خلعت اور خطاب راے
رایان بہار کا عطا کیا کہ اس بے عزتی سے وہ بہت شکستہ دل ہوگیا قدر
شناسی برانی کی جمیع نوکران ہندوستانی سے جو علاقہ سرکار مین تہے زیادہ
تہی اسکی اپنی عہدہ سے معطل ہوکر واسطے روبکاری کے کلکتہ مین جانا
بہت شاق معلوم ہوا وہ تہوڑے دنون مین اسی رنج و قلق مین مرگیا اور

اوسکا بیٹا راجہ کلیان سنگہ سجائی کے مقرر ہوا باشندے پٹنہ کے
واسطے انگوروں کے جو وہان بہت عمدہ ہوتے ہین اور جنکے سبب سے
وہ جا بہت مشہور ہے شتاب رای کے ممنون ہین اوراسی اس
اضلاع مین درخت انگور و خربوزہ کی زراعت کروائی تہی تحقیقات مقدمہ
محمد رضا خان کی بہت دنون تک رہی نندکمار ایک مرد بدنام اسکا مدعی ہوا
چونکہ یہ شخص مکر و فریب مین بہت طاق تہا اسلئے یہہ بات اول معلوم
ہوئی کہ مدعی علیہ حقیقت مین مجرم تہا مگر چند بعد تفحص اور تفتیش دو سال
کے اسکی بےقصوری ثابت ہوئی لیکن سرکار نے اسی پر نوکر رکہا صاحب کہ
وہ مرشد آباد کو پہر آیا اسکا عہدہ نظامت تقسیم ہوگیا تربیت و تعلیم
نواب کی منی بیگم کے ذمہ ہوئی اور خرچ خزانہ پر مسٹر سپنگلر صاحب نے گرو داس
پسر نندکمار کو مقرر کیا رای اکثر صاحبان کونسل کی اسکے تقرر پر نہ تہی
کیونکہ انکی یہہ حجت تہی کہ گرو داس ایک مرد نوجوان ہے اور مقرر کرنا اسکا
گویا مقرر کرنا اسکے باپ کا جسپر انگریزون کو اعتماد نہ تہا لیکن سپنگلر
صاحب نے انکی بات نہ مانی آخرکار اسپر بدنامی بسبب سلوک اس خاندان
کے عاید ہوئی انگلینڈ مین کاروبار کمپنی معرض خطر مین آگیا عرصہ پانچ برس
مین بہت سے انتظامی ہندوستان مین واقع ہوئی کلائو صاحب نے سنہ
سترہ سو سٹ مین ولایت کو مراجعت کی اور سترہ سو ستر کو سپنگلر
صاحب یہان مقرر ہوئے اس عرصہ مین طریقہ ڈائرکٹر صاحبان انگلنڈ مین بہت
بگڑ گیا تہا حالت افلاس مین صاحبان کمپنی نے ساڑہی بارہ روپئے
سیکڑہ صاحبان مال کو حصہ وہ اپنے ایام عروج مین بمشکل لیتے

دینا ٹہیرایا بعد اُس کام ہو چکنے کی انہون نے اپنے خزانہ کو دیکہا اور
اُسے خالی پایا انہون نے لاچار ہو کر بنک اوف انگلنڈ سے چالیس
لاکہہ روپیے قرض لیا اور پہر بیس لاکہہ روپیے اور لیا اور انجام کار وہ
وزیر منصرم امور بادشاہی نا پسند ہو گئے اور ایک کروڑ روپیے قرض لینا چاہا جبکہ
احوال ابتری کاروبار کمپنی کا افشا ہو گیا صاحبان پارلیمنٹ نے انکا
بندوبست آپ کرنا چاہا کیونکہ انہون نے ابتک مقدمات ہندوستان
کے طرف رجوع نہین کی تہی ایک کمیٹی واسطے تفحص اُن خرابیون کے جو
عملداری کمپنی سے واقع ہوئی تہین مقرر ہوئی بعد اُنکے رپورٹ کے
رای صاحبان منتظم کی مقتضی انقلابات کلی کی ہوئی انہون نے بہت سے
تدبیرین واسطے بندوبست کے صاحبان پارلمنٹ کو پیش کین جنکے
اجرا ہونے مین صاحبان ڈائرکٹر حتی المقدور متعرض ہوئے لیکن
انکی بد اوضاعی اور بے انتظامی نے ایسی شہرت پائی تہی کہ سب آدمی
اُنسے ناراض تہے اور اس لحاظ سے صاحبان پارلمنٹ نے رای صاحب منتظم
کو مستحسن جانکر منظور کیا انتظام کمپنی مین بالکل انقلاب انگلستان اور
ہندوستان مین ہو گیا اب بسبب تبدیلی طریقہ انتخاب صاحبان ڈائرکٹر
کے خرابیان جو انگلنڈ مین واقع ہوا کرتی تہین موقوف ہو گئین اور یہہ بات
مقرر ہوئی کہ ہر سال چہہ صاحبان ڈائرکٹر اپنے عہدہ سے معزول ہو نگے
اور چہہ سپاہی اُنکے اوپر قایم ہون اور گورنر بنگال گورنر جنرل ہندوستان
یعنے مختار کل ہوتا اور باقی پریسیڈنسیان یعنے احاطے ملکی کا دربار
مین اسکی اطاعت کرنے ہون کہ گورنر اور صاحبان کونسل

مین اکثر خلاف رہتا تہا اسلئے یہہ بات ٹہیری کہ گورنر جنرل بنقط حکم
ران فورٹ ولیم کا ہوتا گورنر جنرل اور ارباب کونسل اور صاحبان جج
کو تجارت سی ممانعت ہوگئی اور بنابرین تنخواہ اُسکی ڈہائی لاکہہ روپیہ
سالیانہ مقرر ہوئی اور صاحبان کونسل کی اسّی ہزار روپے نوکران
لینی اور نوکران شاہی کو لینی پیشکش سے ممانعت ہوئی صاحبان ڈائی
رکٹر کو حکم ہوا کہ جمیع کواغذات ریاست کی جو ہندوستان سی بہیجی جاوین
منصرم شاہی کو پیش کیا کرین باب منصفی مین یہہ بات تجویز ہوئی کہ سپریم
کورٹ یعنی عدالت اعلے کلکتہ مین مقرر ہووی اور اسمین چار آدمی
رہین انمین سی ایک کو جو اول درجہ مین ہی اسّی ہزار روپے سالیانہ ملین
اور باقی تین کو ساٹہہ ہزار روپے اختیار کمپنی کا حاکمون اس محکمہ پر کچہہ
نہ تہا کیونکہ وہ نوکر بادشاہی تہے اور اس عدالت مین قوانین انگلستان
انگریزون پر عمل مین آیا کرتے تہی یہہ حکم ہوا کہ آئین پارلمنٹ باب انتظام
ہندوستان مین پہلی اگست سنہ سترہ سو چوہتر ۱۷۷۴ کو جاری ہو بعد تعمیل
ان احکام کے اختیار گورنر بنگالہ بسبب گورنر جنرل ہونیکے واسطے بندوبست
تمام ہندوستان کے ہوا لیکن چونکہ ہمین ایک تواریخ مختصر بنگالہ کی لکہنی
منظور ہی اسلئے ہم خلاصہ احوال اس ملک کا بیان کرینگے اور وہ شخص جسکو
دریافت احوال فتوحات گورنر جنرل کا جو زمانہ ممتد اور اضلاع مختلفہ مین واقع
ہوئین تہین مطلوب ہووی دیکہو حاشیہ دویم آخر کتاب مین کہ تواریخ
ہندوستان کو دیکہی ہیسٹنگز صاحب نے بندوبست بنگال اس خوبی
سے کیا کہ وہ گورنر جنرل مقرر ہوگیا باوصف اس لیاقت اور کاردانی

کے اسلئے ولایت میں مخالف بہت تہی اور وہ اشخاص جو کاروبار ملکی سے
ناواقف تہی اسکے بندوبست کو نہ یون جانتی تہے بارویل صاحب جو ہیچ
ہندوستان کی زمرہ اہل قلم مین داخل ہوا تہا اور کرنیل من سن و سر جان کی
کلیورنگ اور فرانسیس صاحب حاکم سپریم کونسل اور شریک ہیسٹنگز صاحب
ہوئی یہہ تینوں صاحب ہیسٹنگز صاحب کے مخالف ہو کر ولایت سی چلے اور
اسکی تدابیر کو چشم دشمنی سے دیکہنے لگی کہ وہ مدراس مین پہنچے اسوقتی انہین
ایک خط لکہا صاحبان کونسل کچہری کو واسطے پیشوائی انکی سنکے بہیجا گیا اور
ایک خط صاحب گورنر جنرل کا بہی انکی تواضع و تکریم کے لئے روانہ ہوا انیسویں
وارد ہونے انکی سنکے کلکتہ مین کلاود صاحب اور رومن سٹارٹ صاحب سے تعظیم
زیادہ ہوئی سترہ توپکین سلامی کی سر ہوئین اور جمیع صاحبان کونسل نے
انکا استقبال کیا لیکن وہ باوجود اس مدارات کی بہی ناراض رہی انہون نے
صاحبان دائیرکٹر سی شکایت کی کہ موافق ہماری قدر کے ہماری تعظیم ہو
اور فوج واسطے ہماری استقبال کے نہ نکلی اور سلامی ہماری خاطر خواہ
نہ اوتری اور ہمین ہیسٹنگز صاحب کے گہر مین اوتارا اور خانہ کونسل مین کہا
اور تقرر بندوبست جدید کا بخوبی مشتہر ہوا تہا یہہ تینون اصحاب کونسل
چودہوین اکتوبر کو کچہری مین پہنچے اور پانچ روز بعد کلکتہ مین داخل ہوئے
لیکن بارویل صاحب اب تک نہین آئے تہی اسلئے انہون نے ایک
اشتہار بندوبست جدید کا دیا اور کاروبار کو چوبیسوین تاریخ یوم دوشنبہ
تک ملتوی رکہا جب کونسل جمع ہوئے ہیسٹنگز صاحب نے اپنی اسکے
جو امور ہندوستان سے باہم جاہل تہے تفتیش کیفیت کاروبار

لیتی کا ڈال دیا اور جمع ہوئے کونسل کے سے جھگڑا یا شروع ہوگئے جنکے سبب
سے سات برس تک سلطنت ہندوستان مین خلل رہا بارویل صاحب
تہا دستدار گورنر جنرل کا تہا اور باقی تینون اصحاب کونسل ہمیشہ اسکے
بات مین خلاف کرتے اور چونکہ یہہ لوگ زیادہ تہے اسلئے گورنر کی کچہہ
بات پیش نہ آتی تہی اور بالکل اختیار انکا ہوگیا وہ ایسی باتین جنمین اہانت
ہیسٹنگز صاحب کی منظور تہی تجویز کرتے تہے اور وہ اکثر سوائے خصومت
کے خلاف عقل ہوا کرتی تہین ہان یہہ بات ایک بہت تعجب کے ہے کہ چہہ
برس تک یعنی شروع بندوبست پارلمنٹ سے سنہ سترہ سو اٹہتر تک
مخالف حاکمین سے سلطنت بالکل برباد نہوئی دو دن بعد جمع ہونے کونسل
کے مخالفین ہیسٹنگز صاحب نے مڈلٹن صاحب کو لکہنو سے جسکو صاحب
موصوف نے وہان کا ریزیڈنٹ کیا تہا طلب کرنا چاہا اور برخلاف
عہد و پیمان ہیسٹنگز صاحب کے انہین نواب لکہنو سے زیادہ لینے کے
خواہش ہوئی اسنے انہین سمجہایا کہ وہ ابہی توقف کرین اور ایسی امر
سے بہت قباحتین پیدا ہونگی کیونکہ لوگون پر یہہ بات ظاہر ہوجاوے
گی کہ حاکمین ریاست مین اتفاق نہین ہے اسنے یہہ کہا کہ اہل بلاد
گورنر کو حاکم کلان جانتے ہین اور جب کہ وہ دیکہینگے کہ اسکو کچہہ اختیار
نرہا تو البتہ ہماری نا اتفاقی ان پر ثابت ہوجائیگی لیکن صاحبان
کونسل نے اپنی ہی بات کی اور ان طورون سے انکی بے وقوفی اور ظلم
جو چلگے لوگون کو معلوم ہوئی ہندوستانی فساد ارباب کونسل اور
جاتے رہنے اختیار ہیسٹنگز صاحب کے جو چند روز پیشتر بالکل

مالک تہا جلد دریافت کرکے اُس سے وہ لوگ جو اُسکی فیصلہ سے
ناراض ہوئی تہے فرانسیس صاحب اور اُنکے ہمراہیون یا اُنکے پاس نالش لیگئے
جسکو انہون نے بدل شنا اُسوقت مین زوجہ تلکچند راجہ بردوان مرحوم
کی مع بیٹے اپنے کے کلکتہ مین آئی اُس نے ایک عرضی باینمضمون دی کہ بیس
نولاکھہ روپیے انگریزون نے اور اُنکے عملہ نے راجہ کے مرنے سی ابتک نوبت سے
مین لئی جسمین پندرہ ہزار روپی ہیسٹنگز صاحب مین آئی اُسکی اس عورت
کا عذر حساب بنگالی اور فارسی مین طلب کیا لیکن وہ ایک پرحیثیت بیگم کی
ابتک خلعت والقاب گورنر صاحب مرحمت کرتی تہی لیکن دشمنان ہیسٹنگز
صاحب نے واسطے اُسکی اہانت کی بیٹے راجہ مرحوم کو خلعت اپنی ہاتہہ سے
عطا کیا ہمین ہیسٹنگز صاحب کے لئی انعام مقرر کیا گو بندگان تمام اطراف
بنگالہ سی بلائے گئی بہت سی اقرار اور بہتان اُنکے ہوئی ایک شخص نے
عرضی اس مضمون کی گذرانی کہ فوجدار ہوگلی کے بہتر ہزار روپے سالیانہ
سرکار سی مقرر مین جسمین سے چہتیس ۳۶ ہزار ہیسٹنگز صاحب لیا کرتے ہین اور
چار ہزار انکا دیوان درخواست دہندہ کو یہہ عہدہ بتیس ۳۲ ہزار روپے
سالیانہ پر منظور ہی یہہ دعوے بے معنی بہی جسکو ہر شخص کہ جو حال باشندگان کا
اس ولایت سی واقف ہو معلوم کر جاوے ممنوع ہوا شاید گذرے
اور معاندین ہیسٹنگز صاحب نے کہا کہ مقدمہ تمام ہوا فوجدار موقوف ہوا
اور یہہ عہدہ باوجود کمی تنخواہ کے گوئندہ کو نہ ملا بلکہ اور شخص مقرر ہوا
اُسی مہینے مین ایک اور نالش آئی کہ منی بیگم نے نولاکہہ روپیے کا
حساب نہین دیا جب اُسسے بہت تنگ کیا اُسنے کہا کہ مین نے

ڈیڑھ لاکھہ روپے ہیسٹنگز صاحب کو جب کہ وہ مجھے مسند ریاست پر پہونچانے
کو آئے بطور ضیافت کی تواضع کیا ہیسٹنگز صاحب نے اظہار کیا کہ وہ
روپیہ خرچ سرکار مین آتا اور کہ رقم اس خرچ کی سرکار کو پہونچ رہے
اور بہی یہہ کہا کہ نواب بنگالہ جب کبہی کلکتے مین آتا اسی ہزار روپیہ روز
خرچ کا ملتا تہا یہہ اظہار ہیسٹنگز صاحب کا کچھہ خوب نہ تہا کیونکہ اور
کوئی حجت نہ تہی کہ روپیہ سوای خرچ سرکار تہا کے اور طور سے صرف ہو
جبکہ یہہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر ایک نالش برخلاف ہیسٹنگز صاحب کے
مسموع ہوتی ہی نندکمار نے بہی جو ایک مرد بدنام تہا اسپر نالش کے
اسنے اظہار کیا کہ گورنر جنرل نے ساڑہی تین لاکھہ روپے منی بیگم کو
مسند ریاست پر لانے اور میری بیٹے گرودس کو نواب مرشداباد
مختار کرنے کے واسطے لئی فرانسس صاحب اور اسکے رفقانے نندکمار
کو گذارنے گواہون کے لئی کونسل مین طلب کرنا چاہا ہیسٹنگز صاحب نے
جواب دیا کہ وہ میرا مدعی ہوکر اس عدالت مین جہان کہ مین حاکم ہون
آنے نہ دیگا اسنے کہا کہ مین عہدہ گورنری کو ایسی نالایق بالعداوت
سی ہندوستانیون کی آنکھہ مین حقیر نکرونگا اور اسیوقت یہہ بہی
کہا کہ مین مقدمہ سپرد صاحبان سپریم کورٹ کی کر دونگا ہیسٹنگز
صاحب کونسل مین سی اٹھہ گئے اور بارویل صاحب اسکی تبعیت
کی فرانسس صاحب اور اسکی رفقانے بعد رو انکی صاحبین موصوفین
کے نندکمار کو اندر بلایا اور اسنے ایک خط پڑہا اور کہا کہ اسمین منی بیگم
نے جتنا روپے کہ رشوت دیا تہا مجھے لکھہ بھیجا ہے تو ہی اولائی صاحب

نے ایک خط جسکو منی بیگم نے خود صاحبان کونسل کو لکہا بتاتا تہا لا اور اس خط
سے مقابلہ کیا مہر دونوں میں مطابقت ہوئی لیکن نوشت ایک سے نہیں بعد مرگ
نندکمار کے اُس کا فریب ظاہر ہوگیا اُسکے بیان سچ ہوا پر جیسے جمیع امیران بنگالی
کی نکلیں اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ وہ خط جعلی تہا اور منی بیگم نے اُسپر مہر
نہیں کی تہی بلکہ نندکمار نے خود نیت کرلی تہی ارباب کونسل نے کہا دعوے
نندکمار کا صحیح ہے اور حکم دیا کہ ہیسٹنگز صاحب وہ روپے واپس کردیں
جسکو اُس نے انکار کیا اُنہیں ایام میں کہ یہہ مقدمہ دائر تہا ہیسٹنگز
صاحب نے سپریم کورٹ میں نندکمار پر نالش سازش کی کی تینوں اصحاب
کونسل واسطے حقارت ہیسٹنگز صاحب کے خود اُسکی گہر گئے اور یہہ
بات آج تک ہوتی تہی کئی برس تک فرانسس صاحب اور اُسکی رفقا
مخالفت ہیسٹنگز صاحب اور تہا ہی ملک میں ساعی رہی نندکمار پر کمال
الدین نامی شخص نے نالش سپریم کورٹ میں لگائی کہ اُس نے نام میرا
ایک دست آویز جعلی بنایا ہے نندکمار کا جرم ثابت ہوا اور جولائی
سنہ سترہ سو پچہتر میں پہانسی ملی اہل اس دیار کو بہت تعجب ہوا
جب اُنہوں نے دیکہا کہ ایسی امیر کبیر ہندوستانی نے جو برہمن تہا
کلکتہ میں پہانسی پائی امیران ہندوستانی میں سے اولا اُسی کو انگریزوں
نے پہانسی دی تہی یہہ منقول ہے کہ ایک لاکہہ سے زیادہ بنگالی اُسکے
مقتل پر جمع تہی اُنہیں یقین تہا کہ وہ مارا نجائیگا لیکن جبکہ اُنہوں
نے دیکہا کہ وہ مارا گیا تب وہ اپنے ملک کو جسکے نے وقعت دیا
کر بہاگ سمجھے تو [illegible] نے کہا کہ ہندکو در [illegible] ہیسٹنگز صاحب نے

مرزا یا تھا کیونکہ انکو یقین تھا کہ اُس نے اس مقدمہ مین سعی کی تھی
حقیقت مین یہہ بات سپریم کورٹ کی تھی اور یہہ ایک منجملہ اُن باتون
مین سے تھی جو برخلاف اُس حکمہ کے کئی برس بعد ہوئین اور یہہ بات
بیشک ہی کہ نندکمار بھی ایک مفسد بنگالیون مین سے تھا گورنر جنرل
کو اُسپر جو ایک بعد دوسری کے مقرر ہوئی تھے اعتماد نہ تھا اُسکی نمک
حرامی دریافت ہوئی کہ وہ دشمنان انگریزون سے خط و کتابت رکھتا
تھا لڑائی بلاسے وہ سازش برایک گروہ سے کرتا تھا باین ہمہ
اوصاف وہ پھر بھی ظلم سے مارا گیا وہ جرم جسمین کہ سپریم کورٹ نے
فتوی اُسکے مارنے کا دیا یہہ چار برس پیشتر مقرر ہونے اُس عدالت
کے اُس سے سرزد ہوا تھا اُس حالت مین وہ محکوم اُسکا نہ تھا علاوہ
اُسکے بموجب شریعت اہل ہنود کی بھی یہہ جرم قابل قتل کے نہ تھا اسی
لحاظ سے وہ خلاف عقل و انصاف کے مارا گیا لیکن وہ بڑی ثروت
مین تھوا بہت سے خدمتون پر وہ مامور ہوا اور اُنمین اُس نے ایک
کروڑ روپے سے زیادہ کی دولت جمع کی جب کہ خلاصہ کیفیت مقدمہ
محمد رضا خان کا ولایت مین بھیجا صاحبان ڈائرکٹر نے لکھا کہ ہمارے
نزدیک اُسکی بیقصوری اور فریب نندکمار کا ثابت ہی اُنہون نے
حکم دیا کہ گورداس مختاری نواب سے موقوف کیا جاوے اور محمد رضا
خان بجاے اُسکے مقرر ہو سپریم کونسل نے یہہ دیکھ کر کہ اُنہین
عدالت صدر نظامت کلکتہ مین اب اجلاس کرنیکی فرصت
نہ تھی چاہا کہ وہ تدبیر قدیم اپنی پھر عمل مین لاوین اور ہندولست

عدالتہای فوجداری اور پولیس حوالہ ایک ہندوستانی کے کردین اس
سبب سے یہہ عدالت مرشد آباد سی کلکتہ کو گئی اور محمد رضا خان اسکا
رئیس ہوا اراضی واسطے پانچ برس کے سنہ سترہ سو بہتر سی اجارہ
دی گئی اور کہدیا گیا کہ محصول بتدریج بڑہیگا لیکن یہہ بات اول ہی برس
مین معلوم ہوگئی کہ زمیندارون نے اپنی حوصلہ سی زیادہ کا ٹہیکہ لیا تہا
باقیات محصول بہت ہوگئی بعد پانچ برس کی سرکار نے لاچار ہوکر ایک
کروڑ اٹہارہ لاکہہ روپے معاف کردیا اور پسر بہی ایک کروڑ بیس
لاکہہ روپے باقی رہ گیا اور اسکی کوئی صورت وصول کی نہ تہی دونو گورنر و
کونسل نے اپنی تدبیرین درباب بندوبست جدید کی ولایت کو لکہہ بہیجین
لیکن صاحبان ڈائرکٹر نے دونون رایون کو مسترد کیا جب کہ میعاد
ٹہیکون کی سنہ سترہ سو ستتر مین ہوچکی تب حسب الحکم انکے کی اراضی
باجارہ ایک سال کی دی گئی یہہ طور اجارہ سال بسال انکا سنہ سترہ
سو بیاسی تک رہا واسطے اسکی بندوبست کی یہہ قاعدہ تجویز ہوا کہ
تشخیص آمدنی تین سال سابق پر بنا محصول کی ہو اور ہر صورت اراضی
زمینداران قدیم کو جہان تک کہ ہوسکے دی جاوی ستمبر سنہ سترہ
سو چہتر مین کرنیل منسن مرا اور ہیسٹنگز صاحب کی دو ہی دشمن رہ
گئے انکا دخل پہر صاحبان کونسل مین ہوا انجام سنہ سترہ سو اٹہتر
مین نواب مبارز الدولہ سن تمیز کو پہنچا انہون نے سپریم کونسل کو لکہا
کہ وہ محمد رضا خان کو موقوف کردین کیونکہ وہ مجہکو نہیں بدرستی پیش
آتا ہی وہ بموجب رائے ہیسٹنگز صاحب کے معطل ہوا اور

عہدہ نایب صوبہ دارا کے گورنر یا نواب کے گھر سے نکلکر کمپنی کے ہندوبست کا اختیار
منی بیگم کو ہوا اس انتظام سے صاحبان ڈائرکٹر بہت ناخوش ہوے
انہون نے فوراً احد شون نے اس خبر کے بعد اس عہدہ کو مقرر
کرکر محمد رضا خان کو اسپر بحال کیا منی بیگم اپنی خدمت اتالیقی
سے موقوف ہوئی آٹھوان سال صدی اٹھارہوین کا تواریخ بنگالہ مین
مشہور ہی کیونکہ اسی سال مین اولاً کتابین حرفون بنگالی مین چھپنے
شروع ہوئین این ہیل ہیڈ صاحب جو ایک شخص بہت مستعد و
ذی ہوش تہا ہندوستان مین زمرہ اہل قلم مین داخل ہوکر سنہ
سترہ سو ستر مین آیا اور تمام زبانین اس ملک کے سیکہین اسنے
انمین ایسی دستگاہ پیدا کی کہ کسی فرنگی کو پیشتر اس سے حاصل ہوئی
تہی سنہ سترہ سو بہتر مین نظم و نسق ملک کا انگریزون کو اختیار ہوا اور
جب ہی سے ہیسٹنگز صاحب کی راے مین یہہ بات آئی کہ انہین ان
قوانین اس ملک سے واقف ہونا ضرور ہی ہیل ہیڈ صاحب کی دستگیری
اوسکی سے ایک کتاب مشتمل قوانین ہندو اور مسلمان کی تیار کرکر
سنہ سترہ سو چہتر مین چہاپی اس نے بنگالی زبان سیکہنے مین بہت
سعی کی شاید کہ یہہ شخص انگریزون مین سے جنہی کتب درسی اس زبان
کی تحصیل کین اول شمار کیا گیا ہی سنہ سترہ سو اٹہتر مین اسنے ایک
کتاب قواعد بنگالی مین چہاپی وہ ہوگلی مین مطبوع ہوئی کیونکہ دارالامارت
مین اتنک کوئی چہاپہ خانہ نتہا سابق مین چارلس ولکنس صاحب نے
جنکا نام اب تک زندہ ہے بیچ سیکہنے زبانون اس ملک کے بہت

کرشنش کی تہی وہ ایک بڑا دستکار اور ایک مرد عالی حوصلہ تہا اُسنی اپنے
ہاتہہ سی نقوش حروف بنگالی ڈہال کر تیار کئی اور بانی اول لانی ان حروف کا
وہ تہا اور اُسکی بیٹی تو اعد جبل ہیڈ صاحب کے جو اُسکا دوست تہا چہاپا سبب
تضیہ سپریم کورٹ اور ناظمین کمپنی کے کئی برس تک یہہ ملک تباہ
رہا یہہ عدالت سترہ سو چہہتر مین ۱۷۷۴ مقرر ہوئی اور محکوم ریاست کمپنی
کی تہی اصحاب سپریم کورٹ ولایت سی بخیال اسبابت کی کہ رعایا
ہندوستانی پر بہت ظلم و تعدی ہوتا ہی اور کوئی چارہ واسطے رفع
ان مصایب کی سوا ے تقرر اس عدالت کے نہین ہی چلے سرکاہ
منصفین عدالت مسطورہ کی چاندپال گہاٹ پر اوترے اور ننگا لوگون
کو برہنہ پا دیکہکر ایک نے صاحبان موصوفین مین سے دوسرے
کو کہا دیکہو بہائی کیا ظلم لوگون پر ہو رہا ہی اور کہ عدالت سپریم کورٹ
بروقت ضرورت کی مقرر ہوئی تہی اور مجہے یقین ہے کہ عرصہ چہہ مہینہ
کا اس عدالت پر نہ گذریگا کہ رعایا اس بلاد کی ایسی آسودہ اور
مرفہ حال ہو جائینگی کہ جوتی اور جراب پہننے لگین گے حکم اس عدالت
کا تمام انگریزون پر کہ ہندوستان پر جو کہ اندر کہائی مرہٹہ کے رہتے تہے
تہا اور نیز زیر حکم اس محکمہ کے جمیع مردمان بواسطہ یا بلاواسطہ نوکر
کمپنی یا نوکر انگریزی رعایا کے تہی بموجب فقرہ مرقومہ الصدر کے وہ
امور اہل بلاد مین جو خاص وسط اس ملک مین رہتے تہی دخل دینے
لگے حاکمین اس محکمہ نے کہا کہ باج گذار نوکر کمپنی مین یہہ قصور صاحبان
پارلمنٹ کا تہا جنہون نے جدا انکی اختیار کی مقرر نکی تہی صاحبان

پارلمنٹ نے دو عہدے الگ الگ مقرر کئے جنمین چند روز گذرے پائے کہ فساد برپا ہو گیا سپریم کورٹ نے تہوڑے دنون بعد اجلاس اپنے کے حکومت اپنی ڈالی چاہی جو شخص اس عدالت مین آنکر قسم کہا کر کہتا کہ فلانا زمیندار میرا مقروض ہے اور پانسو میل کے اندر کا رہنے والا اسی وقت پروانہ اسکے گرفتاری کا جاری ہوتا اور قید کیا جاتا بارہا جس شخص نے اقرار کیا کہ مین زیر حکم سپریم کورٹ کے نہین رہتا ہون اسی رہائی ہو گئی وصول اسکے ہتک کا کچھ تدارک نہوا ثمرہ اس نہج کی حکومت کا جلد ظاہر ہو گیا رعایا جو بخوشی محصول نہین دیا کرتی ہی یہہ حال زمیندارون اور ٹہیکہ دارون کا دیکہ کر بالکل محصول دینے سے انکار کر گئے اول سال اجلاس اس عدالت کے پردانین اس قسم کے ہر ضلع مین جاری ہوئے ایک بڑی پریشانی ملک پر پڑ گئی اور لوگون نے اپنے تئین ایک نئی بلا مین مبتلا پایا وہ اس قانون سے بالکل بموجب جسکے کہ وہ کلکتہ مین واسطے استفسار حال کے طلب کئے جاتے تھے یہہ لوگ تفتیش و خوض سے مانوس نہ تہے گورنر جنرل اور اسکے کونسل نے جو کہا کہ اب ہمارا اختیار بسبب علیہ سپریم کورٹ کے جاتا رہا لیکن وہ انکا مقابلہ نکرتے تھے حاکمین عدالت مرقومہ الصدر نے کہا کہ ہم نوکر بادشاہی ہین اور کسی نوکر کمپنی کو برابر ہمارے اختیار نہین ہے اور دیکہا یا کہ جو شخص ہماری اطاعت نکریگا اوسپر ہم تہمت نمک حرامی لگاوینگے آخر کار ایک مقدمہ پیش ہوا جس سے کہ قضیہ معرض خطر مین پہنچا مارچ سنہ سترہ سو اسّی مین یہہ ماجرا واقع ہوا ایکی

اثنا مین انگریزون ساکنین کلکتہ اور گورنر جنرل نے ایک عرضی صاحبان
پارلمنٹ کو لکھی کہ وہ تعدی سپریم کورٹ کا کوئی علاج کرین اس بابت
مین بہت سی خوض او تکرار رہی اور ایک آئین نو جاری ہوئی جس سے کہ اختیار
کل جو سپریم کورٹ کی تمنا تہی جاتا رہا قبل اجرا اس قانون کی ہیسنگز
صاحب نے وسیلے خاموشی سپریم کورٹ کے ڈہونڈہی اور حاکمین اعدالت
کو لقمہ تر دیکر راضی کیا اس نے الیجا امپی صاحب حاکم اول عدالت مسطورہ
کو باضافہ پانچ ہزار روپے مہینے اور چہ سو روپے مہینا کرایہ دفترخانہ
کا مقرر کرکر جج اول عدالت دیوانی کا کیا اور دوسرے حاکمین مین سے
ایک کو او بر عہدہ جدید کے جسپر امین جو منج سر لڑکر انگریزون سے
لیا تہا ممتاز کیا بعدازان تہوڑے دنون تک صاحبان کورٹ نے
کسی طرح کا مناقشہ نکیا اس عرصہ مین ہیسنگز صاحب نے محکمات اس
دیار کو بہت رونق دی اسنے ہر ضلع مین واسطے سماعت مقدمات
کے دیوانی عدالتین مقرر کین اور صاحب کلکٹر کو فقط تحصیل کا اختیار
رہا الیجا امپی صاحب نے صدر دیوانی عدالت مین اجلاس کرکر مجموعہ
قوانین واسطے عدالتون دیوانی کے ترتیب دئے نوبت ان قوانین کی
نوشتے پر آگئی اور وہ کتاب قوانین کورن ولیس صاحب کی بنیاد ہوئی
جب خبر تقرر الیجا امپی صاحب کے ولایت مین گئی صاحبان ڈائی
رکٹر اس سے بہت آزردہ ہوئی اور اسکو ناجایز کہا وہ دریافت
کرگئے تہے کہ ہیسنگز صاحب نے مصلحتاً واسطے صلح کی اقرار
کرایا تہا لیکن انہون نے کہا کہ یہہ بات خلاف سررشتہ کے

ابی اپنی صاحب محکمہ سرکار مین واسطے جوابدہی قبول کرنے اس
عہدہ کے طلب کئے گئے مدعی اسکا جلبرٹ الیٹ صاحب سرکار کی
طرف سے مقرر ہوا جو بعد ازان ملقب بہ لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان
ہوا ۱۹ انیسوین جنوری سنہ سترہ سو اٹھاسی مین اولا کاغذ اخبار ہندوستان
مین بلدہ کلکتہ مین چھپا چار برس بعد اس واقعہ کے ہیسٹنگز صاحب نے
بطلب درستی مقدمات بنارس و اودہ کے بنگالہ سے کوچ کیا اور
حیدر علی نے راجہ میسور سے جنگ کی اور تمام ہندوستان مین معاملات
کرلئے صاحبان ڈائرکٹر اور صاحبان پارلمنٹ کو اسکے معاملات
اضلاع مغربی کے مقبول نہ پڑے اور اسسے بہت سرزنش کی اور یہہ بات
پارلمنٹ یعنے خانہ پنچات مین پیش ہوئی کہ وہ واسطے جوابدہی ہتک
اور فوت کرنے فواید ولایت کے طلب کیا جاوے لیکن اسپر سب
متفق نہوئے تھے اس لئے وہ اپنی جاپر قایم رہا اسنے سفر ثانی اودہ
کا انجام سنہ سترہ سو چوراسی مین کیا وہ پھر شروع سنہ سترہ سو پچاسی
مین بیچ دارالامارت کلکتہ کے داخل ہوا اور کنجیان خزانہ اور فورت
کے میکفرسن صاحب کے جو اسکا جانشین تھا تفویض کرکر ولایت
کو روانہ ہوا اور ماہ جون مین وہان پہنچا کلیولنڈ صاحب مربی اور خیرخواہ
ہندوستان نے سنہ سترہ سو چوراسی مین رخت ہستی کا اس
دار فانی سے اوٹھایا وہ نوجوان ولایت سے زمرہ اہل قلم مین داخل
ہوکر ہندوستان مین آیا تھا اور چند روز بعد اسکے پہنچنے کے وہ
ضلع بھاگلپور مین مقرر ہوا جنوب اس مقام کے ایک پہاڑ واقع ہے

جسمین کہ وحشی لوگ رہا کرتے تھے اور وہ ظلم و تعدی اپنے ہمسایون
سے نہایت تنگ تھے اُس نے ارادہ انکی تعلیم اور ترتبے کا کیا اور ان
کی آسودگی مین جہانتک اُسکا مقدور تھا کوشش کی اور اسمین وہ
کامیاب ہوا اور صورت اُسکی بہادر ہو گئی اور شرارت مزاج پہاڑیون
کی جو ہمیشہ پہاڑ سے اوتر کر اُن شخصون کو جو اُن پر دست درازی و ظلم
کرتے تھے لوٹتے تھے بصلاحیت مبدل ہو گئی آب و ہوا اس ضلع
کی بسبب نہونے زراعت کے مرض خیز تھی کلیولنڈ صاحب بیمار پڑ کے
اور لاچار ہوکر سمندر کو گئے وہین اُسنے اٹھائیس برس کی عمر مین انتقال
کیا صاحبان ڈائرکٹر نے واسطے یادگاری شعور و لیاقت اس
شخص کے ایک مکان عظیم الشان اُسکی مدفن پر بنوایا اور غریب
پہاڑیون نے بھی جنکو اُسنے مودب و مہذب کیا تھا سرکار سے اجازت
لیکر ایک مکان اُسکی نام کا بنایا جس سے کہ نیکیان اُسکی یاد رہین سوا
اُسکے اور کوئی مکان ہندوستانیون نے اسطرح کا واسطے کسی انگریز
کے نہین تیار کیا سنہ سترہ سو تراسی مین ولیم جونز صاحب حاکمین
سپریم کورٹ مین بعہدۂ ججی کے داخل ہوکر اس ملک مین آیا چونکہ
وہ ایک طالب علم جید تھا اسلئے وہ اپنی ملک مین معزز و ممتاز
تھا بڑا سبب اسکے آنیکا ہندوستان مین دریافت کرنا تواریخ
قدیم ملت و عادت اہل اس کشور کا تھا وہ بمجرد وارد ہونے کے
مطالعہ سنسکرت مین مشغول ہوا لیکن اُسے بڑی دقت بمشکل ہاتھ لگا برہمن
اپنے زبان پاک اور کتب مذہب کو نہین سکھلاتے تھے

بعد بڑی تلاش کی ایک وید جو قوم کا طبیب اور زبان سنسکرت مین بہت مستعد
تہا ملا اور پانسو روپیے ماہیہ پر سکہلانے کا اقرار کیا اُسنے اُس زبان
سی بخوبی واقف ہو کر قوانین منو کو زبان انگریزی مین ترجمہ کر ڈالا اُسنے
سترہ سو چوراسی مین سوسائٹی اشیا کو کلکتہ کو مطلب دریافت
کرنے عادات و زبان اور قوانین قدیمی ہندوستان کے مقرر کیا
بہت سی لوگ جو متلاشی ان باتون کے تہی اسکے ساتہ ہوئی اور انکی
تلاش سی باشندگان فرنگ کو اوّل علم ان اشیا کا ہوا ہیسٹنگز صاحب
نے اس سوسائٹی کی بہت سی سعی و مدد کے اور اسمین اول شخص ہوا
سر ولیم جونز کی کوئی انگریز ایسا مشہور ہندوستان مین نہ آیا تہا اور باشندگان
اس کشور کے جو علم سی بہرہ رکہتے ہین اُسکی نام کی تعظیم کرتے ہین اور
عزیز جانتے ہین اس نے دس برس بعد وارد ہونے کے اس ملک مین
بیچ عمر اڑتالیس برس کے طرف دار عقبے کے کوچ کیا بمجرد پہنچنے ہیسٹنگز
صاحب کے بالاتفاق صاحبان رائے رکنیت نے اُسکی طرز انتظام پر
آفرین کی اکثر مقدمات ہندوستان مین اُسکا قصور ظاہر تہا لیکن
وہ طریقہ دانائی و ہوشیاری پر چلا اور بسبب اُسکی اس ملک مین
جسکو کلائو صاحب نے مفتوح کیا تہا مستحکم کر دیا اکثر قصور جو اُسکو
لگائی گئے تہے اونکا وہ مستحق نہ تہا کیونکہ وہ کچہ روی ہندوستانیون
کی سی جنکو اُسنے نوکر رکہا تہا وقوع مین آئے گنگا گوبند سنگہ اور کنٹو بابو
اور دیوی سنگہ کو اُسکی ایام اقتدار مین بہت اختیار رہا تہا جسمین
کہ انہون نے بہت روپیے جمع کیا دیوی سنگہ ان مین سے

ست اور بڑا بے ایمان تھا یہہ ایک ٹھیکہ دار تہا اور اسس نے غریب رعایا پر
زیادتی کرکر بہت روپیہ تحصیل کیا تہا ظلم جو اسس بدذات نی [illegible]
سکے تہے ذکر انکا بے رنج و قلق کے نہین ہوسکتا ہی ہیسٹنگز صاحب
کو الزام اسس تمام تعدی کا لگایا گیا تہا لیکن اہل ہند اسس بات سے
خوب واقف ہین کیونکہ انہین احکام اتنا اور شرارت خادم مین بہت مقابل
سے آغاز جلوس اسکے سے مسند ریاست پر چھ برس تک ارباب کونسل
اسکے مخالف رہی اور جہان تک اون سے بنا انہی رنج پہنچایا اور حقیقت
اور ذلیل کیا انہین ایام مین اقتدار اسکا بسبب سپریم کورٹ کے بہت
ہی کم ہوگیا لیکن اس نے آزادی سے کہا کہ مین ان مشکلات سے اسس
عہدہ کو نچھوڑونگا وہ ایسا صاحب ہمت و شجاعت تہا کہ اسپر کوئی
مصیبت غلبہ نکر سکتی تہی وہ آخر دور اپنی ریاست مین حیدر علی سے
لڑا جس مین کہ تمام آمدنی ملک کی صرف ہوئی بلکہ بسبب احتیاج اوسنے
کے تکلیف رہی جسکو اسس نے لطایف الحیل سے بہم پہنچا لیا تہا حاصل
کلام یہہ ہے کہ اسکے مزاج مین بہت تحمل و استقلال تہا اور نام اسکا
باشندگان اسس دیار کے با دب زبان پر لاتے ہین اور آج تک
اپنی اولاد کو تعلیم کرتے ہین کہ وہ نام داران ہیسٹنگز صاحب کا ہم
لین سنہ سترہ سو تراسی مین معاملات کمپنی سے صاحبان پارلمنٹ
آگاہ ہوئے اور فوکس صاحب وزیر اعظم نے ایک تدبیر واسطے ریاست
ہندوستان کے پیش کی اگر وہ بات منظور ہو جاتے علی الیقین تہا کہ ملک
ہندوستان کمپنی کے ہاتھ سے نکل جاتا لیکن بادشاہ انگلنڈ اسے

تحسین سجان کرر کشش ہوا اور نولس صاحب اپنے عہدہ سے موقوف
ہوئی بجاے اوسکے ولیم پٹ مقرر ہوا اگرچہ وہ چوبیس ۲۴ برس کا تھا
لیکن تمام باتین مدبری کی اوسمین موجود تہین اوس شخص نے ایک نئی تجویز واسطے
بندوبست ہندوستان کی نکالی جسکو صاحبان پارلمنٹ و بادشاہ
نے پسند کیا اب تلک صاحبان ڈائرکٹر کو ہندوستان مین بالکل
اختیار تھا لیکن پٹ صاحب نے ایک آئین سنہ سترہ سو چوراسی ۱۷۸۴
مین جاری کی اور موافق اسکے ایک بورڈ کمشنرز کا جو ہمیشہ سے بورڈ
کنٹرول پکارے گئے ہین واسطے امور ہندوستان کے متعین ہوا تمام اکہا کمیٹی انہیں
عدالت کو شاہ انگلنڈ نے مقرر کیا اور انہین اختیار دیا کہ وہ تمام
کاروبار ہندوستان مین بجز تجارت کمپنی کے مداخلت کرین اوسوقت
سے سلطنت اس ملک کی محکوم ملازمین شاہ اور صاحبان کمپنی کے
رہے ثد ثد ثد ثد ثد

مارکوس کورن ولیس

ہیسٹنگز صاحب نے امور ریاست تفویض میکفرسن صاحب کے کئے لیکن
صاحبان ڈائرکٹر نے اسکے آنے سے مطلع ہوکر لارڈ کورن ولیس کو
گورنر جنرل و کمینڈر انچیف یعنی مالک کل فوج کا بنایا اسکا خاندان
قدیم سے معزز اور وہ خود صاحب دولت و شعور تھا چونکہ اوس نے
کاروبار سلطنت کے مختلف مقاموں مین سرانجام کئے تہی اسلئے
اوسکو نہایت تجربہ حاصل تھا وہ سنہ سترہ سو چہاسی ۱۷۸۶ مین داخل

ہوا اور اُسکے شعور و کاردانی سے مقتضا یا جیسی کہ حکومت ہیسٹنگز صاحب
کی کم روز ہوگئی تہی جاتی رہی اسنے سات برس تک اس ملک مین بخوبی حکومت
کی وہ سلطان ٹیپو پسر حیدر علی والی میسور سے لڑا اور ایسا تنگ کیا کہ وہ سمجھے
صلح کا ہوا اور سبب ہے کہ انگریزون کو ایک بڑا حصہ اُسکی ملک کا ملا اور اُنہون نے
جتنا روپیہ کہ اس لڑائی مین صرف ہوا تہا لیا انگلستان مین تمامی دشمنان
ہیسٹنگز صاحب نے غلبہ کیا اور آخرکار تیرہوین فروری سن سترہ سو اٹہاسی کو دار
کامن نے ہاؤس لارڈ مین اُسکے جرمون اور بدچلنی کے نالش کے یہہ مقدمہ بڑے
رونق سے ہوا شاہزادے اور امرا اور امرازادیان جمع ہوئین اور اسکے ایسے
محفل عظیم الشان کے عقلاء انگلستان اُسکے مدعی ہوئے اور اسکے طریقہ حکومت
مین بہت سی غور کی گئی اور قبل اس سے کسی بندوبست ملکی مین اصلاح کا تفحص
نہوا تہا یہہ مقدمات برس تک پیش رہا تیئسوین اپریل سن سترہ سو پچانوے
مین ہاؤس لارڈس نے چند باتون مین اُسے ماخوذ کیا اور باور اُسکے جمیع
قصور اُسکے معاف ہوئے بندوبست مستقل آمدنی اراضی بنگال و بہار سے
نام کورن ولیس صاحب کا ہندوستان مین مشہور رہے صاحبان ڈائرکٹر
نے بسبب بندوبستونکے جو اکثر تحصیل روپیے مین ہوا کرتے تہین دیکہا
کہ رعایا بہت تکلیف مین ہے اُنہون نے خیال کیا کہ تیس برس سے ایک ثلث
ویرانی وہان ہے اور یقین کہ افسران انگریز سے باب زمین خوب نہ سمجہے
ہون سکے اُنہون نے صحبت کی کہ یہہ بات مناسب ہے کہ ہم محصول واجبی
واسطے زمانہ ممتد کے معین کردین جسمین منفعت دونو ہمارے اور رعایا
سے متصور ہے اور کہ تحصیل ایک نہج پر چلے ہمین بہت آرزو ہے

ہمیشہ رہی لیکن لارڈ کورن ولیس صاحب نے دیکھا کہ افسران عملداری کو باب محصول
مین کما حقہ علم نہ تھا اس لئے اونسے طریقہ قدیم سالیانہ بندوبست کا ایک
مدت تک جاری رکھا انہین ایام مین اُنسے ایک طومار سوالون کا سب کلکٹرون
پاس بھیجا تاکہ اُنکے جوابون سے اُسکو بخوبی حال آمدنی اراضی کا منکشف
ہوجاوے اُنکی کوائف مین بہت نقصان تھا کیونکہ اکثر اُنمین کے زبانی بردیانتی
عملہ سے جنہون نے بہت سا تغلب کیا تھا لکھی ہوئی تھین اگرچہ یہہ کوائف
معتبر نہ تھے لیکن اور کوئی انسے بھی بہتر نہ ہوسکتی تھے دس برس کے
واسطے بندوبست ہوا اور اسبات کا اشتہار دیا گیا کہ اگر صاحبان ڈائی
رکٹر اُسکو منظور کرینگے تب یہہ بندوبست مستقل ہوجائیگا جان شور
صاحب بڑا ایک ذی عزت شخص اہل قلم مین نمک خواران کمپنی سے
تھا وہ واسطے تیار کرنے ایک کتاب کی باب محصول مین جسمین کہ وہ
بہت ماہر تھا معین ہوا اگرچہ رای اُسکی مستقل کرنے محصول پر نہ تھی
لیکن حاکمین کو اُسنے اسکی تیاری مین بہت سی اعانت کی بندوبست
دہ سالہ مین یہہ بات ٹھیری کہ زمیندار جو اب تلک فقط محصل زرخراج تھے
وہ مالک زمین کی ہووین اور کہ بندوبست و تحصیل اُنکے طور پر ہو بعد ان
تمام باتون کے پرانے کاغذ تحصیل کے جو افسران ہندوستانی کے
پاس موجود تھے دیکھے گئے اور آمدنی سنین سابقہ پر تشخیص کے یہہ اب
بنا خراج کی ٹھیری تحصیل سائر اور تحصیل اختیاری کی ممانعت
ہوگئی زمیندار نے اسکے منہائی پائے حاکمین اعلی نے کہا کہ ہمنے
یہہ بندوبست لاخراج زمین کا نہین کیا ہے انہون نے ارادہ کیا

ئے اصلی اسنادین سرکاری عدالتون مین ملاحظہ سے کیجاوین اور جو کہ صحیح
ہوئین انکو محفوظ رکہین اور جو ناقص ہون انکو مسترد کرین اور قطعات اراضی
واپس لیے جاوین جب کہ یہہ تدبیر صاحبان ڈائرکٹرز کو پیش ہوئی انہون
نے فوراً اُسکو قبول کر لیا اور لارڈ کورنوالیس صاحب کو لکہہ بہیجا کہ وہ اُسکے
واسطے ہمیشہ کے مقرر کردین ایک اشتہار بائیسوین مارچ سن سترہ سو ترانوے
کو اس مضمون کا دیا گیا کہ تین کروڑ دس لاکہہ نواسی ہزار ایک سو پچاس
روپیہ بنگالہ اور بہار سے ہمیشہ کو تحصیل ہوگا اور چالیس لاکہہ چہہ سو پندرہ
روپیہ بنارس سے مستقل ہونا محصول کا حق اہل بنگالہ مین خوب ہوا اور اگر
طریقہ قدیم تبدیلی محصول کا جاری رہتا تو رونق اس ملک کی ایسی کبہی
نہ ہوتی لیکن اسمین دو برائیان تہین اول یہہ کہ تحقیقات مین اور آمد سے
اُسکی بخوبی نہوئی تہی اسلئے بعضے املاک مین جمع بہت بڑہی اور بعضون
پر تہوڑی دوسرے یہہ کہ کوئی سر انجام واسطے گذاری مزارعین کے
قرار واقعی نہوا جنکو بسبب دخل ہونیکے تحصیل مین محصلان ہندوستانی کے
جو حال مین زمیندار مقرر ہوئے تہے زیادہ منفعت تہی تواریخ بنگالہ ترانوے
سال اٹہارہوین صدی کی بہت مشہور ہے کیونکہ اس سال مین قوانین انگریزی
نے اول بنگالہ مین صورت ظہور اور تقرری حاصل کی تہے لارڈ کورنوالیس
نے تمام قوانین نافذہ منتشرہ ازمنہ سابقہ کو جمع کر کر ایک کتاب تیار کی
اور چند فصول انکے ترمیم مین لاحق کر کر اُسکو چہپوا دیا اور وہ جنتی اور
قوانین کی ہوئی یہی قوانین مرقومہ سن سترہ سو ترانوے کی بہت صاف
و پر مضمون ہے اور یہہ موجب توقیر گورنر جنرل کا ہوئے انکا ترجمہ

السنہ اس ملک مین ہو گیا اور وہ تمام دیار مین پہیل گئے اہل بلاد اب
آن ان اگرچہ بہت سی قوانین حال سی ناواقف ہین لیکن قوانین
مرتبۂ سن ستر ۹۳ متواتر اوسے کو مستحضر رکہتے ہین اور ہر وقت حسب احتیاج
کے انہین عمل مین لاتے ہین فورسٹر صاحب نے انہین بنگالی زبان
مین ترجمہ کیا اور اس زمانہ مین یہہ ایک طالب علم جید اور اول
شخص ماہرین زبان بنگالے سی تہا بعد اسکے اول اسی نے ایک
فرہنگ اس زبان کی تیار کی اور این بی اڈمنسٹن صاحب نے انکو فارسی
مین ترجمہ کیا یہہ بات مشہور ہے کہ حاکمین سلطنت ہندوستان اسکے
تصنیف سے بہت خوش ہوئی اور دس ہزار روپے انعام دئے
ہندوبست عدالتون کا بموجب ان قوانین کے چالیس برس تک رہا
بعد انقضاء اس عرصہ کے یہہ بات تجویز ہوئی کہ ہندوستانی عدالتون
دیوانی مین عہدون جلیل القدر پر ممتاز ہوئین لارڈ کورن ولیس صاحب
نے پانچ درجہ عدالتون دیوانی مین منصف وصدر امین صاحب رجسٹر
اور صاحب ضلع اور عدالت جج اور صدر دیوانی عدالت جسمین
کہ مرافعہ آخر ہندوستان مین ہوا کرتا ہی مقرر کئے انہون نے ملازمین
دیوانی کی تنخواہ زیادہ کر دی تاکہ وہ رشوت لینے سی باز رہین اور مشاہرہ
افسران ہندوستانی کا قلیل ہو گیا افسران انگریزی کو بڑے سی بڑے
بڑے عہدہ پر دو چار سو روپے ملتے تھے وہ اب اتنے ہی ہزار روپے
پانے لگے ابتدا مین ہندوستانیون کا بڑا مشاہرہ تہا فوجدار کو ساٹہہ
ہزار سے ستر ہزار روپے تک سالیانہ ملا کرتے تھے اور نائب دیوان

ضلع کو لاکہہ سی کم نہین ملتے ہی لیکن سن سترہ سو ترانوے سی کسی کی سنانے
کو سو روپے مہینے سی زیادہ نہ ملا استمراریہ بندوبست لارڈ کورن ولیس
صاحب کا مطبوع خاص و عام ہے یہہ گمان لوگون کا ہی کہ اسنی ریاست
ہندوستان کو مضبوط کیا اور اسکے بندوبست دائمی سے باشندگان
اس دیار کو منفعت کثیر ہوئی اور اسی سبب مروت و دانائی انکی
کے خلق اللہ کو اپنا مشکور کیا صاحبان ڈائرکٹر نے اسکے سلیقہ و تجویز
سے خوش ہو کر حکم دیا کہ اسکے مورت انڈیا ہاوس مین رکہی جاوے
انہین جب کہ وہ ولایت ہند سی روانہ ہوئے بیس برس تک پچاس
ہزار روپے سالیانہ ملا تہ تہ تہ تہ تہ

جان شور صاحب

اٹہائیسوین اکتوبر کو جان شور صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئی وہ نوجوانی
ہندوستان مین اہل قلم مین داخل ہو کر آئے لیکن بسبب خوبی ہوشمندی
اور متانت فکر کے ہمسرون انپر سے فوقیت حاصل کی ایام مبدء
وہ سال مین انہون نے ایک کتاب دربارۂ آمدنی اس ملک کے
تیار کی تہی وہ واسطے ملاخطہ پٹ صاحب وزیر اعظم انگلند کے
پیش ہوئی وہ اس کیفیت محققانہ اور عالمانہ سی جو اسمین درج تہے
منتخب ہو کر صاحبان ڈائرکٹر کو ملاقات کیواسطے لکہہ بہیجا
اور اس اجتماع مین انہون نے یہہ بات تجویز کی کہ بعد لارڈ کورن ولس
کے یہہ شخص مقرر ہووے چند روز بعد وہ عہدہ بیرونٹ پر سرفراز
ہوئے ایک برس بعد انکے تقرر کے ولیم جونز صاحب جج حاکم

تیز فہم اور طالب علم نامی ہندوستان مین تہا چالیس برس کی عمر
مین مر گیا جان شور صاحب کو اُس سے بہت صحبت تہی اور اُسکی تذکرہ
حیات کو جو بہت مشہور ہے اس نے تالیف کیا سن سترہ سو پچانوے
مین نواب مبارک الدولہ موئے اور نظیر الملک بیٹا اسکا بجای اُسکے
مسند نشین ہوا اب کوئی پروا نواب مرشد آباد کے تقرر ہونے کی نہیں
کرتا تہا یہہ بات کافی ہے واسطے غور کے کہ جس قدر اولے کہ باپ کو ملا
کرتا تہا وہی بیٹے پر جاری رہتا جان شور صاحب جو لارڈ ڈن مونٹ کا
مقرر ہوا تہا پانچ برس تک ہندوستان مین حکمران رہا اور کسی نوع کا
فساد اس عرصہ مین واقع ہوا بعد اُسکے استعفا داخل کیا کوئی حادثہ
عظیم بنگال مین قابل تحریر کے ظہور مین نہ آیا لیکن اوسکے آخر ایام اقتدار
مین خرابے آنے لگی آثار رفاقت کے لشکر مین سی جاتے رہی ٹیپو سلطان
والی میسور نے در نامہ و پیام فرانسیسون سے جو مخالف انگریزون
کے تہی کہولا اور اُنسی استمداد کی داغ پایمالی اور تباہی کا اوسکے دل
سے جو انگریزون نے پچہلی لڑائی مین اُسے دیا تہا نہ مٹا اور خواہان مقاومت
کا ہوا اور یہی اُسکی اُمید بندہی کہ وہ بمدد فرانسیسون کے اہل انگلنڈ
کو ہندوستان سے بدر کر دیگا صاحبان ڈائرکٹر نے جمیع احوال غور کر کر
ارادہ کیا کہ ایک مرد شجاع کو گورنر جنرل مقرر کرین اُنہون نے لارڈ
کورن ولیس سے درخواست کی کہ وہ تجدیداً عنان ریاست اُس
ملک کی اپنے ہاتہہ مین لیوے جسکو اُس نے اقبال کر لیا لیکن جب
سب تیاری اُسکے روانگی کی ہو رہی تہی کہ وہ والیسراے یعنی

تا جب بادشاہ ہوا اور ایرلنڈ کو گیا شد شد شد شد

مارکوئس ولیسلی

صاحبان ڈائرکٹر نے فوراً لارڈ مورنگٹن کو جسنے کہ بعد ازان مارکوئس ولیسلی کا لقب پایا تھا اس عہدہ جلیل پر ممتاز کیا گورنر ولیسلی صاحب کے بھائی نے انکو تربیت کیا تھا اور آئین ہندوستان اکثر اسکے مطالعہ مین رہی تھے وہ کلکتہ مین اٹھارہ دین مئی سن سترہ سو اٹھانوے کو وارد ہوا اسمین دوربینی شجاعت اور استقلالیت مزاج جیسکا ہیچ اوس وقت کے ہونا ضرور تھا سب موجود تھین جب کہ سرانجام امور ہندوستان کا اسکے ہاتھ آیا تب تمام خوف و تشویش باب ریاست کی مفقود ہوگئے اور سبکی تسلی و تشفی ہوئی وقت ورود اسکے کے ہندوستان مین اعتبار سرکار کا ایسا کم ہوگیا کہ تمسکات روپیہ قرض کا جو کہ بارہ روپیہ فیصدی فی سال کے سود پر لیا گیا تھا اسکو چار روپیہ سیکڑے سے کے نقصے پر بھی کوئی نہین خریدتا تھا فوج بہت کم اور ناراض تھی سیندھیا شمال سے انگریزون پر حملہ کا ارادہ کرتا تھا اور ٹیپو جنوب سے اور فرانسیسی آہستہ آہستہ ہندوستان مین زور پکڑتے جاتے تھے انہون نے جلد فوج کا انتظام کیا اور افسران فرانسیسی کو جسکے زیر حکم فوج کثیر حیدرآباد مین تھی نکال دیا انکے فوج سے ہتیار کھلوا دئی اور بجاے اُسکے فوج انگریزی مقرر کی دفعۃً جنگ ٹیپو سے واقع ہوئی کیونکہ وہ جمیع دشمنون سے سخت تر تھا گورنمنٹ مدراس بجاے اعانت کرنے لارڈ گورنر ولیسلی صاحب کے اوس سے سرکش ہو گئی وہ خود جلد ایسے

مدراس کو روانہ ہوگیا اور انکو اس طور پر آنے سے مدراس کے اور انتظام
جمیع کاروبار کا اپنے ہاتھ مین لیا ایک لشکر انگریزی جمع ہوا اور ستائیسوین
مارچ سن سترہ سو ننانوے ۱۷۹۹ کو ٹیپو پر مہم ہوئی وہ ایسی جلد چلے کہ دارالخلافہ
سارنگ پٹم جو تہی مئی کو قبضہ انگریزون مین آگئی ٹیپو مقتولین مین سے پایا گیا
تہا اور اسطرح سلطنت خاندان حیدر کے گئی صاحبان ڈائریکٹرز نے
نوید اس جنگ کی شکر علاوہ پچاس ہزار روپے سالیانہ کا گورنر جنرل
کے لئے مقرر کیا اکتوبر سن سترہ سو ننانوے ۱۷۹۹ مین اول پروٹسٹنٹ
مشنری سیرام پور ضلع بنگال مین ڈاکٹر مارشمن اور وارڈ صاحب
اور انکے مشارکین نے مقرر کیا ڈاکٹر کیری جسکو ہندوستان مین آئے ہوئے
چند برس ہوئے تہے اور ضلع مالدہ مین رہتا تہا جلدی سے ان کا
شریک ہوا یہہ لوگ بانی سیرام پور مشن کے جو بہت مشہور ہوئے
بڑا مطلب انکے بنا سے پہیلانا مذہب عیسائی کا ہندوستان مین تہا
انہون نے ایک چہاپہ خانہ بنایا اور اس ہندوستانی سے جسنے چہاپہ
کلون کو تیار کرے حروف بنگالی مین مدد کی بہت تلاش کر کر حروف
جمیع اقسام اس ملک کے بنوائے انہون نے مہارت اور دانائی اور
دوسری تصنیفات زبان بنگالی کی چہپوائین اور مترجمین اول اس زبان
کے ہوئے انہون نے انجیل کا بنگالی اور سنسکرت اور دوسری زبانون
ہندوستانی مین ترجمہ کیا انہون نے پہلے پہل مدارس زبان بنگالی کے
کہولے اور انگریزون کو انمین مختار کیا انکو اس مشقت اٹہانے سے
کچہہ غرض مطلوب نہ تہا بلکہ ایک بڑا حصہ آمدنی اپنی کا

انہون نے واسطے ان مدارس کے صرف کیا انہون نے ترویج زبان بنگالی
مین بہ نسبت اور لوگون کے بیشتری کی اور اول آدمیت اور ترقی اس ملک
کے سیرام پور مین ہوئی لارڈ ویلسلی صاحب نے دیکھا کہ ملازمین اہل قلم زبان اس
ملک سے بخوبی واقف نہ تھے اسلئے انہون نے اٹھارہ سو عیسوی کو شہر کلکتہ مین مدرسہ
فورٹ ولیم کے بنا رکھی جمیع صاحبان اہل قلم ولایت سے آنکر اول اسمین داخل
ہوا کرتے تھے اور جبتلک کہ وہ امتحان نہ دے لیتے اور کیفیت لیاقت
انکی کے واسطے نوکری سرکار کے نہ لکھی جاتی انہین کوئی عہدہ نہ ملتا
تھا بڑے بڑے پنڈت اسمین رکھے گئے اور تصانیف مختلف زبان
بنگالی وغیرہ کو جمع کرکر چھاپین اور یہہ ایک سلسلہ جنبانی بڑا واسطے
رتبہ ترقی اس ملک کے ہوئی مری تن جی نامی فاضل اور سیر ترسر
ان مدارس کا ہوا اور بسبب اپنی لیاقت و تجربہ کے اوسکو بہت
رونق دی صاحبان ڈائی رکٹر نے تقرر اس مدرسہ کو منظور کیا لیکن
انہون نے کہا کہ اس کا خرچ بہت ہے اور وہ کم کیا جاوے اور ایک
مدت تک اسمین سے طالب علم تحصیل بخوبی کرکر نوکری سرکار
مین داخل ہوا کئے اور تدریس زبانون ہندوستانیکی جاری رہی
موجبات جنسے بنگالی زبان نے رواج و ترقی پائی انمین سے اول
تمین واجب ہے کہ تقرر سیرام پور مشن اور مدرسہ فورٹ ولیم کو جسمین
ڈاکٹر کیری صاحب پروفیسر اس زبان کا تھا اٹھارہ سو تین مین لارڈ
ویلسلی صاحب کو سندھیہ اور ہولکر سے لڑائی دربیش ہوئی
اور اس نے تھوڑے سے عرصہ مین اختتام پایا ان دونون سرکار

روہیلے اور نے شکست پائی اور تباہ ہو گئے اور انکے ملک مین سے اکثر
مقام قبضہ انگریزون مین آگئے ماہ ستمبر مین انگریز اول دفعہ دہلی قدیمی
تختگاہ مسلمانون پر مسلط ہوئی شہنشاہ جسپر سے مرہٹے بدسلوکی
کیا کرتے تھے انگریزون کے ہاتہہ لگا اور انہون نے پہر اُسے شہنشاہ کیا اور
اوسکو کچھہ اختیار ندیا اور پندرہ لاکہہ روپے سالیانہ واسطے اُسکے
تجویز کیا انہین ایام مین راجہ ناگپور سے کچھہ تقضیہ ہو گیا اور لارڈ ولیسلی
صاحب نے فوراً فوج اوڑیسہ کو روانہ کی مرہٹے ہٹ گئے اور اٹہارہ دن
ستمبر سن اٹہارہ سو تین کو معبد جگناتہہ پر فوج انگریزی قابض ہو گئے
اور تمام ضلع اوڑیسہ کا بعد اٹہتالیس برس کے جسکو علیوردی خان نے
آخر میں سلطنت اپنی کے حوالہ مرہٹون کو کر دیا تہا بنگالہ مین مل گیا معبد جگن
ناتہہ کی بہت سی تعظیم اور تکریم ہوا کرتی تہی بندوبست شوالہ اور وہان
کے تحصیل اور اُسکے صرف کا انہین اختیار رہا اور اون امور مین جو وہ
مناسب جانتے سو کرتے تہے چند روز بعد انگریزون نے واسطے زیادہ
کرنے آمدنی کے بندوبست اُسکا آپ لیا اور سرکار نے اُسکی آمدنی
جمع کی کچھہ آمدنی مین سے مجاورین شوالہ کو دیا اور باقی روپے داخل
خزانہ عامرہ ہوا یہہ ایک قدیمی رسم تہی کہ لوگ اپنی اولاد کو گنگا ساگر
مین بہینٹ کرتے تہے لڑکون کو اس جزیرہ مین اُنکے ماں و باپ لیجا کر بعد
پوجا پتری کے سمندر مین پہینک دیا کرتے تہے اس عملکو اگرچہ وہ اپنے
شریعت سے جائز سمجہتے تہے لیکن اُسکا ذکر کہین شاستر مین نہ تہا
گورنر جنرل نے اس رسم کی ممانعت مین ایک قانون جاری کر کے گشت

سن اتہارہ سو دو مین جاری کیا اور ایک کمپنی سپاہیون کی معین کی
تاکہ وہ یہہ حرکت نکرنے پاوین اگرچہ اسبات سے صاف مداخلت رسوم
مذہبیہ اہل بلاد مین پائی گئی تہی لیکن کچہہ غوغا و فساد اس ملک مین نہ اتہا
بعد پچیس برس کے جب کہ آسے واسطے دور کرنے رسم ستی کی حجت
بکڑا یہہ بات دریافت ہوئی کہ وہ اسکو بالکل بہول گئے تہے اور اکثرون
نے انکار کیا کہ یہہ رسم ہمارے یہان کبہو تہی تو تاریخ ہندوستان
مین زمانہ اقتدار لارڈ ولیسلی صاحبکا بہت اچہا ہے جنگہای مختلف
مین وہ مظفر ہوا اور سلطنت قدیمی پر ہتہائی اور شہنے فتح کرکر اور بڑہائی
اور میزرہ کرور چالیس لاکہہ روپے کی آمدنی زیادہ ہوگئی لیکن جیسی آمدنی
ہوئی ویسا ہی قرض بڑہا صاحبان ڈائرکٹر اسکی تدابیر جنگ سے بہت
ناخوش ہوئی اور انکی یہہ بڑی آرزو تہی کہ کوئی بات ایسی تجویز ہووے
جس سے کہ صلح ہوجاوے انکا یہہ ارادہ ہوا کہ فوائد منافع جو ہمین حاصل
ہوئی ہین اونمین سے ہم کچہہ چہوڑ دین صاحبان کورٹ ڈائرکٹر اس
بابت سے ناواقف تہے کہ انگریز بغیر فتح کرنے تمام ہندوستان کے وہان رہ
نہین سکتے ہین وہ یہان تک ناراض ہوئے کہ انہون نے لارڈ ولیسلی
صاحب کے شکایت کی کہ اوسنے خلاف آئین پارلیمنٹ کے کیا تہا
اوسنے دیکہہ کرکے اب اسکا اعتماد نزدیک صاحبان ڈائرکٹر کے
نرہا تہا جواب اسکے خط کا باجلاس کونسل لکہہ بہیجا اور ترک کرنا
حکومت کا قصد کیا سال اتہارہ سو پانچ کے انجام مین وہ ولایت
کو جہاز مین سوار ہوگیا وہ پارلیمنٹ مین اور باہر اسکے مطعون جا بجا عام

ہوا اور موافق کلا اور صاحب اور ہیسٹنگز صاحب کے اُسپر مدعیون
نے ہجوم کیا لیکن اس سختی سے پیش نہین آئی اُسکی شعور آمیز اور
پختہ تدابیر اور فتح نمایان کا جو کے سبب سے اُنکی سلطنت ایسی بڑھ
گئی تھی یہہ ثمرہ ملا نہایت طرفہ ماجرا جو اُس معرکہ مین آگے صاحبان
پارلیمنٹ کے پیش ہوا یہہ تھا لارڈ موایرا صاحب نے اُسکی عمل
ہاوس آف لارڈ یعنی عدالت امیرون مین کی اور بیان کیا کہ فتوح
اسکی غیر واجبی اور خلاف قوانین پارلیمنٹ کی تھین لارڈ موایرا صاحب
تخمیناً دس برس بعد عہدہ گورنری پر مقرر ہو کر جنگہای عظیم مین مصروف
رہا اور فتوح کہین زیادہ ویلیس سے کی جس کا اُس نے اُسے الزام
لگایا تھا کین تدابیر واسطے انتظام و بندوبست کے اُن لوگون سے
جو کبھی ہندوستان مین نہی ہون اور وہان کے باشندون سے
کاروبار کیا ہو وے بہت مشکل ہے ۞ ۞ ۞ ۞

مارکوس کورن ویلیس

صاحبان ڈائرکٹر نے چاہا کہ جس طرح بنے صلح ہو جاوے اور کہ
ہمارے خرچ مین کمی ہو وے اُنہون نے لارڈ کورن والیس صاحب کو
پیش کیا کہ وہ عہدہ گورنر جنرل کا لیتا اگرچہ وہ بڈھا تھا لیکن اُسنے
قبول کیا اور جہاز پر سوار ہوا اور ۳۰ تیسوین جولائی سن اٹھارہ سو پانچ
وہ کلکتہ مین داخل ہوا وہ یہان نہ ٹھیرا اور بمطلب صلح کرنے
کے پریشان ہندوستان سے روانہ ممالک مغربیہ کا ہوا اور راہ
مین اُسکے بیماری نے آہستہ آہستہ زور پکڑا اور اُسی سال مین

پانچوین اکتوبر کو غازی پور مین مرگیا جب کہ صاحبان ڈائی رکٹر اس
خبر جانکاہ سے مطلع ہوئی اُنہون نے واسطے اظہار ادب صاحب موصوف
کے چار لاکہہ روپیہ اسکے بیٹے کی نذر کر دیے

جارج بارلو اور لارڈ منٹو

جارج بارلو صاحب جو کونسلیون مین سے بڑا تہا بجاے اُسکے گورنر جنرل
مقرر ہوا تقرر اسکا اس عہدہ اعلیٰ پر منظوری صاحبان ڈائی رکٹر
ہوا تہا لیکن وزرای شاہی نے انسے کہا کہ اس عہدہ پر نصب کرنیکے
ہم مختار ہین ایک بڑا معرکہ رہا اور آخر کو لارڈ منٹو گورنر جنرل ہوئے
ایام اقتدار جارج بارلو مین کارکنان کمپنی نے چاہا کہ آمدنی جگناتہہ
خود لیوین اور اسکا بندوبست آپ کرین وہان طرح طرح کی رغبت انگیز
باتین اختراع کین تا کہ لوگ کثرت سے اس شوالہ کے تیرتہ کو آیا کرین
اور آمد سرکار بڑہی وہی طور تیس برس سے کچھہ زیادہ عرصہ ہوا کہ اب تک
جاری ہے اکتیسوین جولائی سن اٹہارہ سو سات کو لارڈ منٹو کلکتہ مین
داخل ہوئی اسکی ریاست اٹہارہ سو تیرہ تک رہی لیکن کسی طرح کا انقلاب
عظیم امور بنگال مین واقع نہوا مگر محصول پرمٹ جسکو لارڈ کورن ولیس
صاحب نے سترہ سو اٹہاسی مین موقوف کردیا تہا اور اٹہارہ سو ایک
مین پہر قرار پا گیا تہا از سر نو معہ بندوبست جدید کے جو بیشتر سے کم
سخت تہا مقرر ہوا تحصیل ملک اسطور بڑہ گئی لیکن تجارت مین
خلل پڑا اور رعایا پر ظلم ہونے لگا اٹہارہ سو دس مین جزائر بوربن
اور ماریشس انگریزون نے فرانسیسیون سے لی اور دوسر

برس مین جزیرہ جاوا اہل ڈچ سے لیا گیا اٹھارہ سو تیرا مین میعاد سند
کمپنی کی جو صاحبان پارلیمنٹ نے واسطے بیس برس کے دی تھی تمام
ہوئی اور اب ایک نئی سند ملی انقلاب عظیم بیچ کاروبار ملک کے
اسوقت مین کئے گئے قبل اس سے دو سو برس تک تجارت مابین انگلنڈ ا
اور ہندوستان کے صاحبان کمپنی کے متعلق تھی اور انہین بالکل اختیار
تھا لیکن اب کمپنی جو کہ ایک گروہ مرائون کی تھی مختار ہندوستان ہوئی
اور یہہ تجویز ہوئی کہ صاحبان کمپنی جو کہ حاکم اس ملک کے ہووین
تجارت نکرین صاحبان کمپنی فقط حاکم رہی بموجب سند دولت جدید کے
اور تجارت ہندوستان کی سوداگری کیا کرتے تھی انگریز جو ملازم سرکار
نہ تھی انہین اجازت ہندوستان مین آنے کی بمشکل ملا کرتی تھی وہ دقت
جاتی رہی کیونکہ جن لوگون کو صاحبان ڈائرکٹران نہ دیتے وہ اسکو
صاحبان بورڈ اوف کنٹرول سے حاصل کرسکتے تھے جو تھی اکتوبر سن
اٹھارہ سو تیرا مین لارڈ منٹو صاحب سلطنت ہندوستان کو لارڈ موائرا
کے جو بعد ازان مارکوئس اوف ہسٹینگز پکارا گیا تھا تفویض کر کر خود
راہی انگلنڈ کے ہوئے لیکن گھر تک نہ پہنچا تھا کہ اجل اسکی آگئی ۔

مارکوئس اوف ہسٹنگز

جب کہ لارڈ ہسٹنگز اس ملک کے حاکم ہوئے اسنے دیکھا کہ نیپالی
آہستہ آہستہ ہمارے ملک کو دباتے جاتے ہین اس خاندان نے
جو نیپال مین حکمران تھا سبب فتح صدی گذشتہ کی اپنی سلطنت
حاصل کی اور اپنی ریاست کو آہستہ آہستہ بڑہایا اور بہت سے

تنازع لارڈ منٹو کے وقت مین واقع ہوئے لارڈ ہیسٹنگز نے دیکھا کہ اب ۹۲
جنگ نیپال سے ضروری ہے جہانتک اس سے بنا صلح مین سعی کی لیکن گستاخی
اہالیان دربار کٹھمنڈو سے وہ تنگ آیا اور سن اٹھارہ سو چودہ مین
آمادہ جنگ کا ہوا پہلے لڑائی کچھہ اچھے نہوئی تہی لیکن جنگ اٹھارہ
سو پندرہ مین فوج انگریزی نے جسکا سردار جنرل اوکٹرلونی تہا شکست
فاحش غنیم کو دی نیپالی تنگ ہوکر خواہان صلح کے ہوئے عوض اسکے بہت
سا ملک اپنی سلطنت مین سے دیا پنڈارے وسط ہندوستان مین جو
ایک گروہ سارقین کا تہا گہوڑون پر سوار ہوکر ایک مدت سے تمام ملک
کو لوٹ رہے تہے اور چند روز سے ممالک انگریزی مین بہی دست انداز
ہوئے تہے حامی انکے کتنے راجہ اور سردار اسطرف کے تہے انکی لوٹ آ
پانسو کوس تک پہیل گئی اور سپاہ جو سال بسال واسطے اخراج ان غارتگران
کے رکہی جاتی تہی خرچ اسکا اتنا ہوتا کہ حاکمین انگریزی کو گران معلوم ہونے
لگا انجام کار یہہ تدبیر مستحسن اختیار کی کہ ایک دفعہ ایسی کوشش کیجاوے
کہ انکا استیصال اس ملک مین سے ہوجاوے ہیسٹنگز صاحب نے
صاحبان ڈائرکٹرز سے اجازت لیکر احاطہ ثلثہ سے فوج جمع کی سپاہ
نے ان قزاقون کو انکے مقامون پر گہیر لیا اور ایک ایک کو مارا
اور انکے تمام فرقون کو برباد کر دیا جبکہ فوج انگریزی تعاقب پنڈارون
کا کر رہی تہی پیشوا اور راجہ ناگپور اور ہولکر متفق ہوئے اور بامید اخراج
انگریزون کے اس ملک سے انکے مقابلہ مین مستعد ہوئے لیکن ان تمام
سردارون نے شکست پائے پیشوا اور راجہ ناگپور مسند ریاست

اور ہارتے گئے اور ایک بڑا حصہ اس ملک [illegible]ت انگریزین
آ گیا یہہ تمام باتین زمانہ اقتدار مارکوس ہیسٹنگز مین جسنے دس برس بیشتر
مارکوس ویلس نے صاحب کے انہین باتون کی سعایت کی ہتی ہو بھی ہتین اگرچہ
ن بیت برس کا تہا لیکن دانائی اور زور جو اس وقت مین درکار رہتا اسمین
سب موجود تہا پنڈاریون اور مرہٹون کی لیاقت بالکل جاتی رہی اور انگریز تمام
کشور ہند پر مسلط ہو گئے قبل زمانہ لارڈ ہیسٹنگز کے کوئی ساعی واسطے
تادیب و تعلیم رعایا کے نہوا تہا یہہ بات زعم کی گئی تہی کہ تعلیم کرنا انکا موجب
زوال سلطنت ہمارے کا ہے اور انکی جہالت باعث ہمارے قیام
کی اس منطنہ مہمل کو لارڈ ہیسٹنگز نے رد کیا اسنے کہا کہ سلطنت
انگریزی ہندوستان مین واسطے بہتری لوگون کے مقرر ہوئی ہے
اور ہم پر فرض ہے کہ ہم انکی تادیب و تہذیب مین سعی کرین ایک شئے
بات انکے ایام حکومت مین واقع ہوئی مدارس مقرر ہوئی اور مساعی
جمیلہ واسطے تعلیم و ترقی علم ہندوستانیون کی کی گئی انیسوین مئی سنہ
اٹھارہ سو اٹھارہ مین اخبار ہندوستانی جو اب تک ہندوستان مین
چہپتا تہا چھاپہ خانہ سیرام پور مین مطبوع ہوا اور وہ سماچار درپن
کر مشہور ہوا جب کہ لارڈ ہیسٹنگز پاس اوسکی ایک نقل گئی اسکو
دیکہہ کر اسے اسبابات کی کچہہ تشویش نہوئی کہ باشندگان اس ملک
کے سبب اسکے بہت ہوشیار ہو جاوینگے بلکہ اسنے صاحبان کونسل
سے کہ لکہنا اور حکم دیا کہ یہہ جو تہائی محصول ڈاک پر ارسال ہوا
کرے اسیوقت مین بیچ کلکتہ کے کلکتہ سکول بک سوسائٹی نے

ایچ ٹی پرنسپ صاحب سے مقرر ہوئی اور ڈبلیو بی بیلی صاحب اور کری صاحب بہت اسمین ساعی تہے اونہین ایام مین بیچ دار الریاست کلکتہ کے ایک مدرسہ سوسایٹی کا واسطے تربیت ہندوستانی لڑکون کے مقرر ہوا چنانچہ اسی صاحب نے ایک بڑا مدرسہ واسطے تعلیم باشندگان اس ولایت کی انکی اپنی زبان مین کہولا اور سیرام پور مین سیرام پور مشنری نے بیچ تقرر ہندو کالج کے ایڈورڈ ہایڈ ایسٹ صاحب اور ہرنگٹن صاحب اور ڈیوڈ ہیر صاحب نے بہت کوشش کی اور ایسے ہزارون ہندوستانی زبان علوم انگریزی سے بہرہ مند ہوئی مارکوس ہسٹنگز صاحب کی جود و فیض نے طبایع انگریزون پر اثر کیا اور ہر جا جنکا وجود چند سال پیشتر تصور مین بہی نہ تہا اب ظاہر ہوئے اور ہندوستان انکی کمال فیاضی سے ہونے لگی اٹہارہ سو تیئس مین لارڈ ہسٹنگز ہندوستان سے روانہ ہوگئے اسکی بڑے اہتمام کوشش سے عرصہ نو برس مین علاقہ کمپنی بڑہ گیا اور آمدنی زیادہ ہوئی اور قرض گہٹ گیا ہندوستان میں کبہی ایسی رونق نہوئی تہی خزانہ معمور تہا اور آمدنی خرچ سی تقریبا دو کروڑ روپے سال کے زیادہ ہونی لگی تہی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

لارڈ امہرسٹ

جارج کیننگ وزراء شاہی مین سے کمال عقل و فراست رکہتا تہا اور حاکم اول بورڈ اوف کنٹرول کا تہا اوسی امور ہندوستان سے خوب واقفیت تہی بعد مستعفی ہونے لارڈ ہسٹنگز صاحب کے وہ گورنر جنرل مقرر ہوا جب کہ سب تیاری اسکے آنے کی ہو چکی تہی کہ ایک

لارڈ امہرسٹ

ریجنٹ سی مر گیا اور وہ درجہ ذات عالی پر انگلستان میں نصب ہوا صاحبان
لارڈ امہرسٹ کو جو دس برس بیشتر شاہ انگلنڈ کا سفیر ہوکر چین کو
اور گورنر جنرل کرکر ہندوستان کو روانہ کیا اس روانگی ہیسٹنگز صاحب
آنے لارڈ امہرسٹ صاحب کے پہلی اگست سن ستره سو تئیس سے
میں جان آدم حاکم اول کونسل کار و بار گورنری کا کرتے رہے یہہ ابتدا
میں مزاحم چھاپہ خانہ کا ہوا اور یہہ تحریر اسکی اقبح بنی لارڈ امہرسٹ نے
انکو دیکھا کہ اسی فورا لازم ہے کہ اہل برما کو زجر و توبیخ کرے خاندان
مسلط تھا انہون نے انہین دنون مین تختگاہ اوا کو جسپر انگریز بنگالہ
میں جیسے ہیں قابض ہوئے ہتے لیلیا تہا فتح منی پور و آسام سے دماغ شاہی میں
ہمت روشن ہوا اور یہہ خیال ہوا کہ وہ بنگالہ تک فتح کرتا جب
اور انگریزون مین صلح تہی وہ کچھہ فوج علاقہ کمپنی میں جو طرف کچار اور
کے تہا لیگیا تہا اوسنے جزیرہ شاہ پوری پر جو زیر دریای ٹیکناف
کے ہاتھ آگیا اور تہوڑے سے سپاہی جو وہان رہتے تہے انہیں تہ تیغ کیا جب
سبب اسکا دریافت کیا گیا اُسنے گستاخانہ جواب دیا کہ
میں جزیرہ مذکور کو خود رکھتا اور درصورتیکہ مجہی اوسمین دخل ہوگا تو میں بنگالہ
کردن کا پانچویں مارچ سن اٹھارہ سو چوبیس میں بسبب اس
شرارت اور زیادتی کے گورنر جنرل مستعد جنگ کا اہل برما سے ہوا گیارہ دن
فوج انگریزی علاقہ شاہ برما میں اُتری اور بندر رنگون پر قابض ہوگئے
عرصہ میں اضلاع آسام اور کچار اور کنارہ مرگیو کو بھی لے لیا شیا
انگریزی آہستہ آہستہ سلطنت آوا کو بڑہی اور راہ میں جتنے قلعہ اور شہر
تہے ان پر آپ قابض ہوگئے اور فوج اہل برما کو بار بار مغلوب کرنا شروع

سن اٹھارہ سو چھبیس مین سپاہ انگریزی امیرا پورا سے چند منزل رہ گئی تھی
بادشاہ نے اپنی تخت گاہ کی محافظت کے لئے شروط مطلوبہ صاحبان انگریز
کو منظور کر لیا اور صلح ہو گئی اور نام اسکا صلح یاندابو ہوا اس معاملہ مین
اہل برما نے منی پور آسام اراکان اور تمام کنارہ مرتبان حوالہ انگریزون
کے کر دیا اور ایک کروڑ روپے دینے کا جو لڑائی مین ان کا صرف ہوا تھا اقرار
کیا جب انگریز اہل برما سے لڑ رہے تھے کہ ایک فساد درجن سال سردار بھرتپور
اور بلدیو سنگھ آنکے بھائی جو چاہتے تھے کہ اپنے بھتیجے بلونت سنگھ کو جو خورد
سال تھا مسند ریاست سے اتار دین اور آپ حاکم ہو جاوین اٹھایا چارلس
مٹکاف صاحب نے درجن سال کو بہت سی فہمائش کی لیکن اوسکو کچھ مفید نہ ہوئی
اور یہ بات معلوم ہوئی کہ بے جنگ کرنی ضرور ہے تسخیر اس مقام کے بہت
دشوار تھی سن اٹھارہ سو پانچ مین (۱۸۰۵) لارڈ لیک نے اوسکو محاصرہ کیا اور
انگریزون کے سردار اور سپاہی کسی جنگ ہندوستان مین اتنے نہین مارے
گئے تھے جتنے اس محاصرہ مین ہلاک ہوئے اگرچہ راجہ نے بسبب محاصرہ
اٹھا لینے کے بیس لاکھ روپے انگریزون کو دئے تھے لیکن پھر بھی وہ
قلعہ انکے قبضہ مین نہ آیا حقیقت مین یہی ایک قلعہ تھا کہ انگریز
باوجود محاصرہ کے اوسکو نہ لے سکے اور تمام ہندوستان مین یہ مشہور
ہو گیا کہ وہ اوسکو تسخیر نہ کر سکینگے گرد اوسکے ایک کچی بڑے آثار کے
فصیل تھی اور تلے اوسکے ایک چوڑی خندق اگرچہ ایک بڑی فوج مرہٹے
لڑ رہی تھی تسپر بھی ایک لشکر بیس ہزار آدمی کا اور سو ضرب توپ اہل
قلعہ پر بھیجی اور تمام ہندوستان منتظر تھا کہ کیا بات ظہور مین آوے

تئیسوین دسمبر جنگ شروع ہوئی اور اٹھارہوین جنوری سن اٹھارہ سو چھبیس
مین لارڈ کمبرمیر کمانڈر انچیف اس جگہ پر قابض ہو گئے در جن سال کو انگریزون
نے بیگر قلعہ الہ آباد کو روانہ کیا جنگ برما اور بھرت پور مین سرکار تیرہ کرور
روپے سے زیادہ کی قرض دار ہو گئی سن اٹھارہ سو ستائیس مین لارڈ امہرسٹ
نے اضلاع مغربیہ کا دورہ کیا اور دہلی مین آئے گفتگو و اوضاع و اطوار
حکومت انگریزی کی شاہ دہلی سے ہوئی گورنر جنرل نے صاف کہہ دیا کہ آپ
انگریز کسی نوع سے تابعدار خاندان تیموریہ کے نہین ہین اور ہم تاجدار
ہندوستان ہین یہہ پہلا ساٹھ برس بعد جنگ پلاسی کے اسطرح کا کلام انگریزون
نے کیا خاندان شاہی یہہ بات سنکر نہایت غمگین ہوا اور انہون نے خیال کیا
کہ مرہٹے اگرچہ ہمسے کمال گستاخ تھے لیکن انہون نے کبھی بادشاہت ہندوستان
کا دعوی نکیا تھا اور ہمین ملقب شاہ ہند کرتے تھے اور اب خاندان ہمارے
سے سلطنت ہمیشہ کو گئی اہل اس دربار کو اس بات سے کچھ رنج نہوا تھا

لارڈ ولیم بنٹنک

لارڈ امہرسٹ نے سلطنت ہندوستان کو ولیم بٹر ورتھ بیلی کے تفویض
کر کر آپ آخر مارچ سن اٹھارہ سو اٹھائیس کو طرف انگلنڈ کے روانہ
ہوئے جب انگلنڈ مین اونکے مستعفی ہونے کی خبر پہنچی لارڈ ولیم بنٹنک صاحب
نے واسطے اس عہدہ کے حقوق اپنے آگے صاحبان ڈائرکٹر
کے ظاہر کئے کہ مین زیادہ بیس برس سے بیچ مدراس کے گورنر تھا لیکن
دفعتہ غیر منصفی سے نیچے تمنزل کیا تھا اور بیچ وقت مین اونہون نے اوسکے
دعوے کو تصدیق کر لیا اور اوسے اٹھارہ سو اٹھائیس مین گورنر جنرلی

مقرر کر دیا یہہ بات جانا چاہئے کہ انگلنڈ مین سوائی دو چار آدمیون کے
اور کوئی لائق اس عہدہ جلیل کے نہ تہا لارڈ بنٹنک صاحب جو تہی جولائی
سنہ ۱۸۲۸ع مین بیچ کلکتہ کے داخل ہوئی آمدنی جسکو عرصہ چہہ برس کا ہوا تہا
کہ لارڈ ہسٹنگز اچہی حالت مین چہوڑ گئے تہے اوسکی اب صورت کچہہ اور
ہو گئی تہی قرض بہت ہو گیا تہا اور خرچ آمدنی سے زیادہ قبل اپنی روانگی
کے لارڈ بنٹنک نے صاحبان ڈائرکٹرز سے اقرار کیا کہ مین اخراجات مین
کمی کرونگا اوسنے آتے ہی دو کمیشن بمطلب دریافت کرنے حال خرچ عملہ ملکی
اور سپاہ کے مقرر کئین اور اونہین کہہ دیا کہ معلوم کرو کہ کس قدر کمی ہو سکتی
ہے حقیقت مین یہہ بات بہت ناپسند تہی جن لوگون کا سبب کمی کرنے
لارڈ بنٹنک کے نقصان ہوا اونہون نے کلام دشنام آمیز اوسکے حق مین
بہت سے کہے کیونکہ اوسنے احکام صاحبان ڈائرکٹرز کے تعمیل کئے تہے
جو اونکا ارادہ واسطے تخفیف خرچ ملک کے معین ہوگا اوسکے سبب شکایت
کرینگے اور کوئی اوس سے راضی نہوگا لیکن زمانہ آئندہ مین اوسکا انصاف
کرینگے باوجود اس شور و غل کے جو لارڈ بنٹنک صاحب پر ہو رہا تہا اونہون
نے کچہہ تامل نکیا اور اپنی کام کو بدستور کئے گیا آخر کو اوسنے خرچ سرکار
گہٹایا اور ادائی قرض کی راہ کر دی سرکار کتنی ہی برس سے دریافت
رسم ستی اور مدت اوسکے رواج اور تعصب اہل مذہب کے درپے تہی
اکثر نوکران سرکاری نے لکہا تہا کہ اہل دیار اس رسم کو بہت عزیز جانتے
ہین اور اسکا موقوف کرنا خوب نہوگا لارڈ ولیم بنٹنک نے بعد داخل
ہونے کے ہندوستان مین اس مقدمہ مین بہت سی غور کی اور

اوسکے نزدیک یہہ بات تحقیق ہوگئی کہ موقوف کرنا اوسکا کچھہ مشکل نہین ہے سپریم کونسل نے بہی اوسکی رای کے مطابقت کی جو تہی دسمبر سن اٹھارہ سو انتیس مین یہہ حکم جاری ہوا جس سے کہ وہ رسم ظلم و بیرحمی کے جانے رہنی بہت سی متمول اور معزز اس دیار کو اس کار نیک سی خفگی اور ناراضمندی بہت ہوئی کیونکہ مداخلت ہماری اونکی رسومات مذہبیہ مین ہی اور اس آئین کے منسوخی کے لئی گورنر جنرل کو درخواست دی لارڈ بنٹنک صاحب

اونکو یہہ موقوف کرنے اس رسم مین لایا اور انکی عرضی کو پہیر دیا اوسنے اونہین سمجہایا اگرچہ سرکار نے اس رسم سے انکو جسکے سبب سی سیکڑون آدمی ہلاک ہوتے تہے ممانعت کی لیکن ہمنے طریقہ مساوات سی جو ہماری عادت قدیمی ہی تجاوز نہین کیا انہین ایام مین ایک دوسرے گروہ ہندوؤن نے جس کا سرمنشا دوارکاناتھہ ٹاگور اور راے کالی ناتہہ چودہرے سبہی اس کارخیر کے شکرگذاری مین ایک عرضی گورنر جنرل کو پیش کی وہ لوگ جو جاری رہنے اسکے مین ساعی تہی انہون نے دہرم سبہا مقرر کی یعنے ایک گروہ نے کلکتہ مین متفق ہوکر کچھہ روپیہ جمع کیا اور ایک انگریز کو اپنا وکیل کرکر انگلنڈ کو روانہ کیا اور ایک عرضی درباب جاری رہنے اس رسم کے اوسکے حوالہ کی تاکہ وہ ڈیرکٹر صاحبان کونسل کے پیش کرے لیکن وزراے شاہی نے تمام باتین جو جو اس رسم مین کہی گئین تہین سنکر حکم موقوفی رسم ستی ہونے کا بحال رکہا اس رسم کو موقوف ہوئی نو برس ہوئے اور کچھہ علامت مخالفت کے نہین پائی گئی اب لوگ اوسکو قطع دیوانگی

۱۰۰ لوبہول گئے ہین اور درمیان زمانہ آیندہ اس حال کو تواریخ مین دیکہکر شاید یاد کرین اٹہارہ سو اکتیس ۱۸۳۱ مین بڑا انقلاب عدالتون دیوانی مین واقع ہوا اسلیے آلان باشندگان اس دیار کو تنخواہ قلیل ملا کرتی تہے اور وہ مقدمات خفیفہ کا فیصلہ کیا کرتے ستہے لیکن لارڈ ولیم نے چاہا کہ اونکے مشاہرے بڑے ہون اور اس طرح ہندوستانیون کا رتبہ بلند ہو سال مذکور مین تنخواہ اور حکومت منصفون اور صدر امینون کی بڑہ گئے اور ایک نیا گروہ اہل کارون کا ملقب بہ پرنسپل صدر امین یعنے صدر الصدور مقرر کیا انکا مشاہرہ بڑہ گیا اور اور اختیار دیوانی مین بہت ہو گیا عہدہ رجسٹری اور عدالت ہاے پروونشیل موقوف ہوگئین اور عدالتین جن مین ہندوستانی حاکم ستہے اور عدالتین صاحبان ضلع جج اور صدر دیوانی عدالت فقط باقی رہ گئین یہہ نیا بندوبست جدید کی جسکے آٹہہ برس سے بہت ترقی ہے ہی غرض وضع اس بندوبست سے یہہ ہے کہ اول ہندوستانی مقدمات کی سماعت کرین اور انہین فیصلہ کردین اور انگریز فقط مرافع اونکے احکام کا سنین لارڈ ولیم بنٹنک نے عدالتون فوجداری مین بہی بہت سی درستی کی ابتدا مین صاحبان سرکٹ یعنے عدالت دائرسائر چہہ مہینہ مین ایک بار اجلاس کیا کرتے تہے بعد ازان صاحبان کمشنر کو جنکو تعلق اس عدالت کا ہوا اور وہ تین مہینے مین ایک مرتبہ اجلاس دائرسائر کیا کرتے تہے انجام کار یہہ ہوا کہ صاحب سشن جج ہر مہینے مین ایک بار اجلاس

عدالت مین بیٹھنے لگا اور اسطرحسی تکلیف تشددیون اور گڑبڑیون
کی کم ہوگئے اِس مختصر کتاب مین بیان اون بہبودیون اور آسودگیون
کا جو زمانہ لارڈ بنٹنگ مین ہوئین نہین ہوسکتا ہی حاصل ان سب
باتون کا یہہ تہا کہ ہندوستانیون کے ترقی ہو اور کار سرکار بہ
آسانی ہونے لگے اٹھارہ سو اکتیس مین رام موہن رای ولایت
کو روانہ ہوا بنگالہ مین بعد ایک مدت مدید کے یہہ ایک شخص ایسا
صاحب علم و صاحب فہم پیدا ہوا اور ایک مدت تک بنگالہ مین
رہا وہ قوم کا برہمن تہا انگریزون کی سلطنت مین وہ عہدہ ہای
جلیل پر ممتاز ہوا وہ زبانون بنگالی و فارسی و سنسکرت اور انگریزی
سے خوب واقف تہا اور دل اسکا مخزن جمیع علوم تہا اوسنے
بہت سی کوشش کی کہ اوسکے ہم وطن پرستش دیوتاؤن و دیوتون سے
باز رہین اور وہ بے آمیزش کسی بات کی اصل وید یا پر عمل کرین
لیکن یہہ ماجرا اسے غریب ہی کہ اوسکے ہم وطنون سلنے اس پر کفر
کا اطلاق کیا اگرچہ ہنوز اب تک دعوے کرتے ہین کہ ہمارا عمل وید پا
پر ہے لیکن وہ لوگ بھی جو اس سے مخالف تہے اوسکے استعداد
پر تحسین و آفرین کیا کرتے تہے اور وہ مفتخر جانتے تہے کہ ایسا شخص
ہمارے ملک مین پیدا ہوا اوسکا اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بزرگی خاندان
خاندان تیموریہ کے لارڈ امہرسٹ کے وقت سے جاتی رہی تہی
بادشاہ کو آرزو تہی کہ عزت و مرتبہ جو سابق مین اسکو تہا پہر حاصل
کرے اور اس لئے اوسنے حاکمان ولایت سے رجوع کرنے

چاہی اوس نے رام موہن رائے کو اُس مقدمہ مین وکیل کیا اگرچہ جہاز ۱۰۲
پر سوار ہونا زمانہ سابق مین مذہب ہنود مین معیوب نہ تہا لیکن کل جگت
مین اوسکو برا جانتے ہین اور جو یہہ کلام کرتا ہے اوسکو برادری سے
خارج کرتے ہین رام موہن رائے سرزنش اپنے ہم وطنون کی خیال مین
نہ لایا اور جہاز پر سوار ہوکر ولایت کو گیا اور وہان اوسکی بہت عزت
و توقیر ہوئی جس مطلب کے لئے وہ گیا تہا ہوا حاکمین ولایت نے
بزرگی خاندان تیموریہ کا جسکو اونہون نے تیس برس سے کچہہ علوفہ احسانا
مقرر کر دیا تہا انکار کیا لیکن رام موہن رائے نے خاندان مذکور کی آمدنی
مین تین لاکہہ روپیہ زیادہ کر دئے وہ قبل مراجعت کے مر گیا اور
برسٹل مین مدفون ہوا اٹہتیسوان سال انیسوین صدی کا تواریخ بنگال مین
عجیب ہے اسمین کتنی کوٹہیون کا دوالا نکلا بعضے اونمین کی پچاس
برس سے جاری تہین اٹہارہ سو تینتیس ۱۸۳۳ مین پالمر اور کمپنی کی کوٹہی
بند ہوئی اور باقی پانچ تین چار برس تک کہلی رہین لیکن انجام کار
وہ بہی بند ہو گئین اور لوگون کو سولہہ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا دو کروڑ
روپیہ سبب اس اسباب سے جو باقی رہ گیا تہا وصول ہوا اُسکے ایک
بعد انقضاے بیس برس کے کمپنی نے ٹہیکا از سر نو لیا اس جہت سے
بہت سی تبدیلیان کاروبار اس ملک مین ہو گئین تجارت کمپنی ہندوستان
سے موقوف ہو گئی اور حکم ہوا کہ اون کی کوٹہیان بیچی جاوین اور تجارت
چین کی بہی جو چوبیس برس تک صرف وسیلہ اونکے گذران کا تہا
لاچار ہو کر چہوڑ دی حاصل کلام یہہ ہے کہ اونہین جبر آخری تجارت

تو جب وہ دو سو برس سے عادی ہوئے ترک زمانہ پیدا
اور نقطہ حکومت ہندوستان پر مکتفی ہوئے جو اشخاص کہ بیچ انگلستان
کے کمپنی مین داخل تھے اونکے لئے یہہ حکم ہوا کہ بیس لاکھہ روپئے
سالیانہ آمدنی ہندوستان مین سے بیس برس تک لیا کرین اور سب
چھوٹے بڑون نے اس بات کو برا جانا ایک گروہ واضعین قانون
کا کلکتہ مین مقرر ہوا اسمین تمام اصحاب کونسل اور ایک شخص اور جو لوگ
سرکار نہاد داخل ہوئے یہہ لوگ تمام ہندوستان پر حکمران اور دستور
سپریم کورٹ کے درست کنان تھے چند اشخاص واضع قوانین
ہندوستان کے مقرر ہوئی اور لقب لا کمشن کا پایا گورنر جنرل تمام
ہندوستان مین حاکم اعظم تھے اور دوسرے احاطے اوسکے محکوم
رہی احاطہ بنگال کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک کلکتہ اور دوسرا آگرہ یہہ
انقلابات عظیمہ اس اجارہ جدید مین ہوئے بیچ زمانہ اقتدار لارڈ
بنٹنگ کے بہت سعی واسطے تربیت تعلیم لوگون کے ظہور مین آئی
خصوصا زبان انگریزی کے سکھلانے مین سن اٹھارہ سو تیرا مین صاحبان
پارلمنٹ نے ایک لاکھہ روپئے آمدنی سرکاری واسطے ترقی علوم
اور تربیت رعایا کی مقرر کیا تھا تمام روپئے سکھلانے علوم سنسکرت
اور عربی مین رائگان صرف ہوتا تھا کیونکہ لوگون کو تعلیم ان دونون
زبانون سے کچھہ تہذیب و تادیب حاصل نہوئی لارڈ ولیم بنٹنگ
نے سکھلانا زبان انگریزی کا اہتمام کیا اور تقرر مدارس انگریزی مین
بہت سا روپیہ علاوہ اس روپئے سے جسکو صاحبان پارلمنٹ

نے مرحمت کیا تہا خرچ کیا ۔ اوسنے حکم دیا کہ طلبا کو وظیفہ خوار
مدارس سنسکرت و عربی مین بجای طلبا تنخواہ یاب سابق کی داخل نکیے
جاوین اون سے اور دوسرے پا عنون سے خواہش سیکہنے زبان انگریزی
کی تمام ہندوستان مین ہو گئے اوسکے اعمال حسنہ مین سے ایک یہہ تہا کہ
اوسنے مدرسہ طب واسطے تعلیم ہندوستانیون کے کلکتہ مین جسکا خرچ
بہت تہا مقرر کیا پروفیسر علم سکہلانے جو واسطے ترقی ہندوستانیون کے
فن جراحی و طبابت مین ضرور تہا رکہے گئے فایدہ جو تقرر اس مدرسے
ہوگا قیاس سے باہر ہے لارڈ بنٹنک کے وقت مین رسیوینگ بنک کلکتہ مین
مقرر ہوتا باشندگان اس دیار کے اسراف سے بچین اور طریقہ اعتدال
پر چلین اور یہہ بات تجربے مین آئی اب لارڈ بنٹنک صاحب متوجہ طرف
درستی محاصل سائر کے ہوئے یہہ بات مدت سے رایج تہی کہ تمام اجناس
جو کہ ہندوستان مین پیدا ہوتی ہین بے محصول دئے ایک جا سے
دوسری جا نہ جا سکتے تہین کچہریان پرمٹ کی راہہای خشکی و تری
پر جہان سے آمد و رفت لوگون کی کثرت سے ہوتی تہی مقرر ہوئی تہین اور
افسر واسطے تلاشی اسباب کے مقرر ہوئے تہے اس طرح آمد سرکار
بسبب مداخلت کرنے کے تجارت مین زیادہ ہو گئے لیکن افسران پرمٹ
محصول سرکاری دو چند روپے آپ لیا کرتے تہے حقیقت مین
ان عاملین نے اس ملک مین ایسا ظلم کیا کہ اس ضابطہ کو ایک انگریز نے
جو اس علاقہ مین داخل تہا اور علم و دانش سے بہرہ کافی رکہتا تہا
تعبیر بالفاظ دشنام کیا جب انگریز خود منصرم امور سلطنت کے

ہوئے اور مسلمانون کا اختیار جاتا رہا انہون نے خراج کو بدستور پایا
اور بطور سابق اوسکو بحال رکہا لارڈ گورنر ولیسلی صاحب نے جو ایک
مرد عالی ہمت تہا ان خرابیون کو جنمین اہل دیار متحمل ہو رہے تہے
ملاحظہ کیا اور سترہ سو اٹہاسی مین کچہریات برسٹ کو یکقلم اضلاع انداز
سے موقوف کردیا اور اس قاعدہ کا بالکل رواج جاتا رہا بعد تیرہ برس کے
جب صاحبان انگریز کو خواہش اس بات کی ہوئی کہ آمدنی سرکار
مین توفیر ہووے اسلیے اس قاعدہ نے پہر قرار پایا لارڈ ولیم
بنٹنک نے واسطے دریافت کرنے حقیقت اس ضابطہ کے سرای
برڈی ریلین صاحب کو جو اہالیان سرکار بنگال مین داخل تہا مقرر کیا
اور کہدیا کہ بعد دریافت کماینبغی کے کیفیت اوسکی لکہہ بہیجے بعد اوسکے
اوس نے ایک کیفیت تحریر کی تا کہ وہ کوئی تدبیر واسطے دور کرنے محصول
کی نکالین اگرچہ اوسکے زمانہ مین اسباب کی درستی ہنوز باقی تہے
لیکن بسبب تحریک کرنے اوسکے اول اس مقدمہ مین وہ مستحق
آفرین و تحسین کا ہی لارڈ ولیم بنٹنک کو ابتدا حکومت اپنی سے خواہش
جاری ہونے جہاز دخانی کی بیچ سمندر اور دریاے بنگال کے بہت
تہی اور اسمین اوس نے بہت سعی کی جہان تک اس سے بنا
اوس نے کوشش کی کہ انگلستان و ہندوستان مین ماہ بماہ آمد
رفت ہوجاوے لیکن صاحبان ڈائرکٹر اوسکے سنگ راہ ہوئے
اور اوسے بار بار سرزنش کی کہ اوسنے جہاز ہیو لنڈسی کو بابت
بمبئی اور سویز کے ڈاک لیجانیکے واسطے مقرر کیا تہا

لارڈ بنٹنگ صاحب نے کورٹ اوف ڈائرکٹرس سے کہہ کر سٹیمرز
یعنے جہاز دخانی بنوائے جو کہ دریاؤن بنگال اور اضلاع مغربی مین جاری
ہو وین انگریزون اور ہندوستانیون کو بسبب اونکی بہت مفاد ہوا
ہے اور وہ سابق سے دو چند شمار مین ہو گئے اور توقع ہے کہ ایک
زمانہ مین وہ اس افراط سے ہو جاینگے جیسے انگلینڈ اور امریکا
مین اب ہین یہہ زمانہ لارڈ ولیم بنٹنگ کے جو مارچ سن اٹھارہ سو پینتیس
مین تمام ہوا کسی نوع کا دشمنان اطراف سے ظہور مین نہ آیا تھا
اونکے وقت مین امن وچین رہا اور رعایا کی بہت ترقی ہوئی کیفیت
نظم ونسق کی بلی تفصیل تاریخ تدابیر کے جو اوسنے کی ہین کما حقہ معلوم
نہین ہو سکتا ہے بعضے باتون اونکی مین شاید قصور عقل ہو لیکن جو
اوسکے دورہ حکومت مین جو احوال یہہ سلطنت عظیمہ کے واقع
ہوئے ان کا ذکر تواریخ سے ظاہر ہوگا اور ہندوستانی اوسکے
نام کو ساتھ نیکی کے یاد کرتے ہین فقط

یعنے سن ۱۸۳۵ء مین

حواشی

حاشیہ اول

۱۷۶۵ء
سن سترہ سو پینسٹھ مین صوبہ داری صوبہ ثلاثہ بنگالہ و بہار و اوڑیسہ
کی تمام شاہزادہ لیسر عالم گیر ثانی کے جو بعد ازان شاہنشاہ

اور ملقب شاہ عالم ثانی ہوا مقرر ہوئی وہ مع لشکر کے پٹنہ کو روانہ ہوا اور اُس شہر کو حصار کر لیا یورش فوج شاہزادہ نے اگرچہ حسب دلخواہ نکیا تہا لیکن باوجود اسکے بہی وہ شہر قبضہ اولیاء دولت شاہزادہ مین آجاتا اگر نواب اود ازراہ فریب کے کہلا بہیجتا کہ اعانت شہزادہ عالم پناہ کے لئے آتا ہون اور دغا کر کر قلعہ الہ آباد کو تسخیر نکرتا یہہ خبر سنکر محمد قلیخان نواب الہ آباد جسکے ہاتہہ سے تمام معاملات شاہزادہ کے ہوتے تہے اور وہی اسکا مددگار رہتا اپنی تختگاہ کے چہڑانے کے لئے چلا آیا جب شاہزادہ بیکس کا کوئی یار و یاور نرہا اور بہی اُسنے کوئی چارہ ندیکہا اسنے کلائو صاحب کو ایک خط لکہا اور کچہہ روپے طلب کیا جسکو صاحب موصوف نے فوراً ایثار کیا دوسرے سال وزیر عماد الملک نے اس ہنگام مین کہ افغان متصل تختگاہ کے آگئے تہے شاہ عالمگیر کو مارڈالا شاہزادہ نے تسخیر بنگالہ کو چلتے ہوئے اسباب تجمل اور لقب شہنشاہی کا لیا وہ اگرچہ فتح یاب ہوا لیکن اوسنے بعد کئی شکستون کے انگریزون سے اعانت لیکر سن سترہ سو پینسٹھ ۱۷۶۵ مین الہ آباد اور کوڑے پر قابض ہوا اور اوسنے بہی دیوانی بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی عطا کی وہ برخلاف مرضی انگریزون کے نواب اود اور مرہٹون سے جاملا اور اونکی مدد سے وہ دوبارہ تختگاہ دہلی پر جو سن سترہ سو ساٹھ ۱۷۶۰ سے قبضہ ابدالیون یا روہیلون مین تہی متسلط ہوا تمت

تمت حاشیہ دوم تمت

رہیلون کے غارت اور لوٹ کے لئے انگریزون نے سن سترہ سو بہتر
مین شجاع الدولہ نواب اودہ سی صلح کی اور اوسنے تنخواہ فوج انگریزی
کی اپنے ذمہ کرلی یہہ ایک لڑائی جو تاریخ مین مرقوم ہی بہت بیجا تہی
نواب اودہ نے یہہ ایک حیلہ اوٹہایا کہ رہیلون نے دہ روپے جسے
اونہون نے عوض ہماری حمایت کے دینا اقرار کیا تہا نہین دیا اور
حقیقت مین وہ روپے اونکے ذمہ پر واجب تہا کیونکہ اوس نے
اون کی کچہہ حمایت نہین کی ماہ فروری مین ایک فوج بسرداری کرنل
چمپین کے رہیل کہنڈ کو بمطلب جنگ روانہ ہوئے اور تیئسوین اپریل
کو کرنل مذکور نے چالیس ہزار رہیلون کو مع حافظ اونکی سردار کے
متصل بابل نالہ کے شکست دی وزیر فاصلہ سی کہڑا رہا اور میدان
جنگ مین شریک نہوا لیکن بعد حصول فتح کے اوس نے تمام ملک
کو لوٹا اور غارت کیا ٭ ٭ ٭ ٭

حاشیہ سیوم

رئیسان ہند مین سے کسی نے موافق حیدر علی کے انگریزون سے
مقابلہ نہین کیا تہا اور وہ اوس سے بہت خائف سب تہے ابتدا مین
وہ کچہہ اشخاص معززین و ممتازین مین سے نہ تہا بلکہ ایک عرب
سپاہی تہا عرصہ قلیل مین پانسو سوار زیر حکم اوسکے متعین ہوئے
اور بعد اوسکے اوسنے فوج شاہی میسور مین ایک عہدہ پایا اپنے
اپنی دستگیری اور ولی نعمت کو اوسکے عہدہ سے معزول کردیا

اور آخر کو آپ مالک تخت ہوگیا سن سترہ سو ہات مین اوس نے فرانسون سے صلح کر لی اور اون سے مدد لینے کے واسطے پونڈچری کو آیا لیکن انگریزون نے اوسی ہٹا دیا سن سترہ سو سٹ اور سترہ ہو اٹہت مین بہر وہ انگریزون سے لڑا اور بعد اظہار بہت سی فنون سپاہگری کے اوس نے دور تک فوج انگریزی کا تعاقب کیا اور دفعۃً چہہ ہزار سوار سے متصل مدراس کے آ ظاہر ہوا چوتہی اپریل کو اوس نے کچہہ شروط باب صلح مین کہ جس مین بہبودی اور فائدہ قلیل انگریزون کا منظور رہا گورنمنٹ یعنے حاکم اعظم مدراس سی لکہہ بہیجین جسے اوس نے جبراً قبول کیا اور لڑائی سنہ مین برخلاف مرضی انگریزون کے مرہٹون نسے صلح کی اور ساتہہ جمعیت ایک لاکہہ آدمیون کے جسمین سے کچہہ زیر حکم فرانسون کے تہی مدراس کو چلا اور اوسکے گرد و نواح کو بہت سا لوٹا حیدر علی نے ساتوین دسمبر سن سترہ سو بیاسی کو اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اور ٹیپو بیٹا اوسکا بجاے اوسکے تخت نشین ہوا

حاشیہ چہارم

جیت سنگہ راجہ بنارس کو انگریزون نے سن سترہ سو ستر مین خلاف مرضی نواب اودہ کے جس نے بعد مرنے باپ راجہ موصوف کے چاہا تہا کہ اوسکی اضلاع پر آپ قابض ہو جاوے مسند نشین کیا جیت سنگہ زر خراج موافق وعدہ کے دیا کیا لیکن سن سترہ سو اٹہتر مین انہون نے علاوہ اوسکے کچہہ فوج واسطے مدد کے طلب کی جسکا اوس نے عذر

رہیلون کے غارت اور لوٹ کے لئے انگریزون نے سن سترہ سو چوہتر
مین شجاع الدولہ نواب اودہ سے صلح کی اور اوسنے تنخواہ فوج انگریزی
کی اپنے ذمہ کرلی یہ ایک لڑائی جو تاریخ مین مرقوم ہی بہت بیجا تہی
نواب اودہ نے یہ ایک حیلہ اوٹہایا کہ رہیلون نے وہ روپیہ جسے
اونہون نے عوض ہماری حمایت کے دینا اقرار کیا تہا نہین دیا اور
حقیقت مین وہ روپیہ اونکے ذمہ پر واجب تہا کیونکہ اوسنے
اون کی کچھ حمایت نہین کی ماہ فروری مین ایک فوج بسرداری کرنل
جمیپن کے رہیل کہنڈ کو بمطلب جنگ روانہ ہوئے اور تئیسوین اپریل
کو کرنل مذکور نے چالیس ہزار رہیلون کو مع حافظ اونکے سردار کے
متصل بابل نالہ کے شکست دی وزیر فاصلہ سے کہڑا رہا اور میدان
جنگ مین شریک نہوا لیکن بعد حصول فتح کے اوسنے تمام ملک
کو لوٹا اور غارت کیا ٭ ٭ ٭ ٭

حاشیہ سیوم

رئیسان ہند مین سے کسی نے موافق حیدر علی کے انگریزون سے
مقابلہ نہین کیا تہا اور وہ اوس سے بیشتر خائف ستہے ابتدا مین
وہ کچھ اشخاص معززین و ممتازین مین سے نہ تہا بلکہ ایک غریب
سپاہی تہا عرصہ قلیل مین پانسو سوار زیر حکم اوسکے متعین ہوئے
اور بعد اوسکے اوسنے فوج شاہی میسور مین ایک عہدہ پایا ا
اپنی دستگیری اور ولی نعمت کو اوسکے عہدے سے معزول کروایا

اور آخر نواب مالک تخت ہوگیا سن سترہ سو ساٹھ مین اوس نے فرانسیسون
سے صلح کرلی اور اون سے مدد لینے کے واسطے پوندچیری کو آیا لیکن انگریزون
نے اوسی ہٹا دیا سن سترہ سو ستسٹ اور سترہ سو اڑسٹ مین
ہر دو انگریزون سے لڑا اور بعد اظہار بہت سی فنون سپاہگری کے
اوس نے دور تک فوج انگریزی کا تعاقب کیا اور دفعۃً چھ ہزار سوار سے
متصل مدراس کے آظاہر ہوا چوتھی اپریل کو اوسنے کچھ شروط بابت
صلح مین کہ جسمین بہبودی اور فائدہ قلیل انگریزون کا منظور تہا گورنمنٹ
یعنی حاکم اعظم مدراس سی لکھ بھیجین جسے اوسنی جبراً قبول کیا اور
لڑائی نشتاً مین برخلاف مرضی انگریزون کے مرہٹون سی صلح کی اور
ساتھ جمعیت ایک لاکھ آدمیون کے جسمین سے کچھ زیر حکم فرانسیسون
کے تھی مدراس کو چلا اور اوسکے گرد و نواح کو بہت سا لوٹا حیدر علی
نے ساتوین دسمبر سن سترہ سو بیاسی کو اس عالم فانی سے طرف عالم
جاودانی کے کوچ کیا اور ٹیپو بیٹا اوسکا بجائے اوسکے تخت نشین ہوا

حاشیہ چہارم

جیت سنگ راجہ بنارس کو انگریزون نے سن سترہ سو ستتر مین خلاف
مرضی نواب اودھ کے جس نے بعد مرنے باپ راجہ موصوف کے چاہا تھا
کہ اوسکی اضلاع پر آپ قابض ہو جاوے مسند نشین کیا جیت سنگھ
زر خراج موافق وعدہ کے دیا کیا لیکن سن سترہ سو اٹھتر مین انہون نے
علاوہ اوسکے کچھ فوج واسطے مدد کے طلب کی جسکا انکار ہنے عذر

کیا راجہ مین انکا معقد رہین سب اوراس طرح سے گریز کرگیا سن شروع
ہو کا شی مین سبنگر صاحب متوجہ بنارس کے ہوے اور ایک فرمان
واسطے گرفتاری راجہ کے بہیجا لیکن فوج باغی ہو گئی اور قریب دو کمپنی
سپاہیون کی مع اپنے افسرون کے ماری گئین راجہ نے انجام کار شکست
پائی اور اپنے ملک کو چہوڑ کر بہاگ گیا سبنگر صاحب اس کار سے
فراغت کر کر بمطلب دریافت حساب اس روپیہ کے جو کمپنی کو نواب
اودہ سے لینا تہا ملک اودہ کو روانہ ہوئے جاگیرات بیگمات کو جنہون
سے ایک والدہ نواب کی تہی ماین حیلہ کہ وہ سبب کشی جیت سنگہ مین شریک
تہین ادہر اسمین انہون نے مدد کی تہی قرق کرلین نواب نے اون سے
جتنا نقد اسباب ہاتہہ لگ سکا لیا اور اوسکو قرضہ انگریزون مین ادا کیا تہا

حاشیہ پنجم

ٹیپو سلطان میسور عقل و فراست اور فن سپاہگری مین حیدر علی سے
بہت کم تہا اور موافق اپنے باپ کے وہ بہی انگریزون کا بڑا دشمن
تہا اوس نے سن سترہ سو بیاسی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور
صلح سن سترہ سو چوراسی تک وہ لڑتا رہا بسبب حملہ ٹیپو سلطان کے
تراوان کور پر ایک دوسری لڑائی انگریزون سے واقع ہوئی اور
آدہا ملک سلطان میسور کا اوسکے قبضہ سے نکل گیا چونکہ یہہ گمان اسپر
مسلم تہا کہ انگریز اوسکے باقی ملک لینے کے لئے قابو دیکہہ رہے ہین
اسواسطے اوس نے فرانسیسون سے مدد چاہی اور جو تہی مئی

سن سترہ سو نناوے مین بیچ تخت گاہ سرنگاپٹم کے جسکی حفاظت
مین وہ ساعی تھا مارا گیا ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

حاشیہ ششم

صلح سن اٹھارہ سو دو مین پیشوا نے جو اتبک بھی برائے نام سردار
مرہٹون کا گنا جاتا تھا کچھہ اضلاع وجہ تنخواہ فوج انگریزی مین جو ہمیشہ
اوسکے ممالک محروسہ مین رہتی تہی مقرر کئے اور اسبات کا عہد
کیا کہ مین ان سے آئندہ کو کبھی نہ لڑون گا بلکہ جو قضایا کہ نسبت اور
رئیسان ہند سے درپیش ہون گے بطور صاحبان عالی شان انگریز دولت
کے جو دیار ہند پر مسلط ہین فیصلہ پاوین گے دوسرے ریاستون
مرہٹون کو اس صلح سے خوف پیدا ہوا خاصۃً سیندھیہ اور راجہ
برار بہت ہی ہراسان ہوئی اور اونہون نے جلد طرز دھمکانے
کی موجب جنگ کا ہوئی اختیار کئے اس عرصہ جنگ مین تیج
ہندوستان کے اور بھی بہت سی فتح انگریزون کی ہوئین اون
مین سے اگرہ پر لارڈ لیک فتح یاب ہوئی اور دہلی قبضہ انگریزون
مین آگئے سن سترہ سو اٹھاسی مین دہلی برائے نام شاہ عالم
کے قبضہ مین تھی اور غلام قادر امیر الامرا اختیار کل رکھتا تھا جبکہ
اس سال مین مرہٹے اوس پر حملہ کرنے آئے امیر الامرا کو
غلام قادر نے یہہ سمجھہ کر کہ شاہ عالم مرہٹون سے موافقت
رکھتا ہے اوسکے آنکھین نکالین اور خزانہ لوٹا اور قریب پہنچے

سیندیہ کی سشکر بہاگا اسی طرحسے سیندیہ نے اس شاہ برجودارث تخت ہند تہا غلبہ پایا اور تمام اضلاع کا جواسوقت اوسکے زیر حکم تہے مالک ہوگیا غلام قادر اگرہ مین جاکر چہپا اور اوسکو سیندیہ نے محاصرہ کرلیا اور وہ بہاگتے ہوئے پکڑا گیا سیندیہ نے اوسے ایک پنجرہ مین بند کیا اور اوسکے کان ناک ہاتہ پانو کٹوا کر اندہا کیا اور اوسی حالت درد والم سے وہ موا اگرچہ شاہنشاہ کو سیندیہ نے قلعہ دہلی مین رہنے کے رخصت دی تہی اور بہی براسے نام حکومت اسکے دہلی اور تہوڑے سی اسکے مضافات مین مقرر کی لیکن وہ ایسی حالت افلاس مین تہا کہ بجاے اچہا کہانے پہینے کے بامحتاج بہی اوسکی اور اوسکے خاندان کو میسر نہوتا تہا ایک قلعہ دار اوسکی نگاہبانی کے لئے قلعہ مین رہتا تہا تاکہ وہ دور نہ کہین بہاگنے جانے نپاوے جنرل پیرون فرانسیس سیندیہ کی طرف سے حاکم اس ضلع کا تہا اور اوسنے شاہ بیکس کے حق مین کچہہ بہلائی کی تہی حال شاہنشاہ کا جب انگریز دہلی پر فائق ہو بہ نسبت سابق کے بہتر ہوگیا آرام جو حالت قید مین رو سے ہوسکتا ہی اوسکو میسر تہا اور بہی مصائب جسمی سے محفوظ اس سے خوب تر اس خاندان کے لئے کیا ہوسکتا تہا جنکی حشمت وشوکت ایک سو برس یعنی وفات اورنگ زیب سے روز بروز زوال مین تہی اور بہی اونہین اتنا حوصلہ نہ تہا کہ وہ رعیت اپنے کو غارت اور حملہ مفسدین سے بچادین اور وہ تابع اپنے ملازمین

بجنسہ

لی ہوگئی تہی پندرہ لاکھہ روپیہ سالیانہ شاہنشاہی کی مقرر ہوئی اور اسکے سوا
کچہہ اور مواضع جنکی شاید ایک یا دو لاکھہ روپئے کی تحصیل ہوتی ہے لیکن اسے
کچہہ حکومت مین مداخلت نہین ہے سن اٹہارہ سو چار مین ہولکر اغلب تہا
کہ دہلی پر قابض ہوجاتا وہ لارڈ لیک سے پہلے جیب کر مقابلہ شہر کے مع لشکر
کے آپڑا فوج انگریزی اگرچہ یہان بہت تہوڑی تہی لیکن اونہون نے زیر
حکم ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب کے بہت شجاعت اور بہادری سے مقابلہ کیا
اور دشمن کو ہٹا دیا تہ

حاشیہ ہفتم

بعد اختتام پانے اس تواریخ کے دو بڑی لڑائیان یعنی جنگ افاغنہ اور
اہل چین واقع ہوئین باعث جنگ افاغنہ کا یہ ہے کہ دوست محمد خان والی
کابل اور شہنشاہ روس مین کچہہ شروط موعود ہوگئین تہین اور گمان تہا کہ اس
سبب سے ایک فوج اہل روس کی افغانستان مین واسطے کمک خان موصوف کے
آویگی تا کہ پنجاب جو زیر حکومت رنجیت سنگہ تہا پہر سلطنت افغانیہ مین آجاوے
انگریز اور رئیس اس بلاد کی ارادہ روسیون سے اندیشناک ہوئے اور انکی خیال پہر
زمین بنی اس طرف ہندوکش کے رہ جاوے یہی ارادہ اخراج دوست محمد کا
کابل سے موجب اتفاق رنجیت سنگہ اور شاہ شجاع والی سابق کابل کا ہوا جنگ چین
کمپنی کیطرف سے نہین ہوئی بلکہ بنام شاہزادی انگلستان کے ہوئی چند سال سے
گورنمنٹ بنگال مین افیون لوٹی جاتی ہے اور کلکتہ مین اسکا نیلام ہوتا ہے خریدارونکو
اختیار ہے کہ جہان چاہین اپنی مبیعہ کو بیچین لیکن حقیقت مین اوسکو مستحضر
جانتا ہے کہ وہ تمام چین کو جاتا ہے اگرچہ شاہ چین نے اسباب

کی ممانعت کیتھی کہ انیون ہماری قلمرو مین نلائی جاوی تجار انگلستان نے کفایت سرکار پر ۱۱۴
تکیہ کی اپنی قوت بازو پر بہروسا کر کر اور خصوصاً چشم پوشی حکام چین سے انیون خفیہ وہان
پہنچنے لگی منسٹرین کو شاہ چین نے کنٹن کو روانہ کیا تا وہ جا کر وہان انیون کو خفیہ آنے
دی اوسنی جب سوداگران اور بیس شخص کو جو سار ادیے انگلستان کے طرف سی حاکم
اشیاء مجوزہ بالتجارت کا تہا گرفتار کر لیا اور کہا کہ اگر وہ کشتیان جو خفیہ محمول
انیون کی یہان آئی ہین اور انکو مین پکڑ نہین سکتا ہون میرے حوالہ نکروگے تو مین سبکو جو اون
دستر یک امر ممنوع ہون یا ہون قتل کرونگا کپتان الیٹ صاحب یہ احوال دیکہکر
انکی جوابدہی کا آپ کفیل ہوا اور کہا کہ جو شخص خفیہ یہان انیون لائی ہون وہ بجبر
اوسکے حوالہ کرین انہون نے اس اعتماد پر کہ گورنمنٹ انگریزی بسبب کہنے الیٹ صاحب کے
ذمہ دار مال جانیکے ہو گئی ہی اور جسکو وہ درصورت تلف ہو جانیکے ادا کریگی سپرد
کر دیا تہا
لن صاحب نے تمام انیونکو جو اوسے دی گئی تہی برباد کی لیکن اب گورنمنٹ انگریزی حصول
زر سے اور بعوض ہتک کیل شاہی ہوتی ہے اگر کپتان الیٹ نے جو اظہار فرمایا تہا تو اوسکو
خشنود کرنا منظور تہا کہ ایک زمانہ ہوا ہوتا لیکن اوسکے واسطے بالسبب کے کہ اوسکی اختیار نہ تہا
کہ اسکی پر مقدمات مین دست انداز ہووے ارادہ نکیا جس بات مین کہ اہل چین کیطرف سی صلح
پائی جاتی تہی آدہ فیصل کر لیتا تہا کئی بار اسطرح سی اہل چین نے اوسکی فریب دیا اور دروغ گوئی کی
اونہون نے ایک کرور روپے دیا تاکہ کنٹن حملہ سی محفوظ رہی انہین ایام مین کپتان الیٹ
کی رہائی ہو گئی اور بجائی اوسکے ایک اور صاحب جلیل القدر بہیجی گئی اور قریب ہے کہ جنگ کو
اختتام پر لاوینگا اور ثابت کر دیگا کہ حکم انگریزونکا بخوف اہل چین کا مرجب غفلت اور
سستی جو ظہور مین آئی ہوا فقط تمت تمام شد

507